

CHECKED

# الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

احمد علی شاہ کدویر خان ترمذی انجمنیت اقران نسخہ عیدم ایشیل الموسوم بہ اسم تارستان

## منظر عام

Checked  
1987



## تفسیر ہود

CHECKED 1995

از مولانا مولوی محمد سپہدار خان صاحب دہلوی علیہ السلام جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب شاہ شوالیہ

# مطبع مجتبوی دہلی شہر درجہ ممتاز مطبوعہ

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد اللہ الذی انزل القرآن علی رسولہ والصلوۃ والسلام علی الذی انزل علیہ الفرقان من پییدہ علی الہ  
 علیہ الذین جابہ وانی سبیلہ اما بعد کہتا ہے مسکین محمد سپہدار نان ابوالاحد بن محمد کبر خان  
 محمد کبر خان سپہ نندی ثم الدہلوی غفر اللہ لہ ووالدیہ ہر گاہ کہ بعض اجبا و مصر ہوئے دہلی کی کہ اکثر  
 رو تو اس مجلس سے مشرف ہوتے ہیں مگر عورتیں ہر جا و عظمین جاسنے سنہ ماجزہ میں اور اس  
 رستے میں مشرک اور جہالت اور ترک صوم و صلوۃ اکثر ہی انکے واسطے اپنے مکان پر و غلط متصرف ہو  
 تاکہ یہ بھی سن کر فیض یاب ہوں اگرچہ یہ بندہ لیاقت اس امر عظیم کی نہیں رکھتا تھا مگر یہ سب  
 لنتم خیر امرا اخرجت للناس نامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر اور پختہ و عہدہ کا نوالہ تھا  
 عن مستکرمہ و ستہ ازکار نہ کر سکا نہ کچہ نہ تہا سیراد کر کتب سیرت واسطے بیان کے  
 مطالعہ کیا او سکو لکھ لیا اس فرض سے کہ جو لوگ اس تہاد و عزیت کی نہیں رکھتے وہ اس کتاب کی  
 دیکھ کر نپید و غلط کہہ سکیں اتفاقاً سورہ ہود میں کہ اکثر قصہ انبیاء علیہم السلام کے ہیں سب سے پہلے  
 رشیکا ہوا اور گاری کی تہا کا مظاہر علوم رکھا اسکی تہاد و محرم الحرام سن بارہ سو اکیانوے ہجری میں  
 ہوئی ہوئی و نعم الوکیل و اما سألکم علیہن ابرار اجری الالہ دیوالموتی بالبدایہ والایہام  
 سورۃ ہود دیکھتے آیا تھا ۱۲۳ نزدیک کوفیون کے اور ۱۲۱ نزدیک بصریون کے او مکیون کے  
 اور ۱۲۲ نزدیک شامیون کے کلماتھا ۱۳۶ احرو تھا ۷۴۲۴ رکوع تھا ۱۰ ربط اس سورہ کا  
 سورہ یونس کے ساتھ بہت وجہ سے ہے لفظاً و معنی ایک تو یہ کہ اگر تہاد و نو کی ابتدا ہو سکتی  
 تلک آیات الکتاب انکحیم ہے اور ہمیں کتب احکمت ہے اور وہ ان ان الذل الناس و ان الذل  
 امنوا اور یہاں انہی لکم منہ نذیر و بشیر اور یہی لکم اللہ بکم فاعبد وہ اور یہی لکم ان لا تعبدوا الا اللہ و اس  
 فام پر خلق سموت و الارض اور اس مقام پر بھی ہی کلمات ہیں علی بالقیاس بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اللہ اعلم ہر ادہ بذاک چنانچہ جبریل میں علیہ السلام حروف مقطعات جب لاتے تو پیغمبر علیہ السلام  
 کہ اسے جبریل میں سمجھ گیا آگے پڑ جبریل کو تعجب ہوتا کہ مجھ وہی لایو امیکو اسکے جید سے  
 میں اون سے کہ کو معلوم ہو گیا یہ کلام مرزا اور اشارت کا قلم سے لکھا



علماء اہل سنت و جماعت پر کہ کتب عقائد میں تصریح کر گئے ہیں یاد اور وجہ وغیرہ صفات الہیہ سے مراد ثابت بالنسب مگر اسکی کیفیت ہر کو معلوم نہیں جیسے اسکی ذات بی شبہ بی نمون ہے اسے طرح یاد اور وجہ بھی ہے ذات اسکی واجب الوجود ہے اور ممکنات سے پاک ہے **سے نظم**

موجود و منقسم بہ قسم است نزل و عقل	یا واجب الوجود و یا ممکن الوجود
ممكن در قسم گشت همه جو ہر و عرض	جو ہر بہ پنج قسم شد ای ناظم عقود
جسم و دو اصل او کہ ہر دو لا صورت	پس نفس و عقل این ہمہ ریا و گیزد
نہ قسم گشت جنس عرض این دقیق را	فی الحال بحث جو ہر عقلی بمن نمود
چون کیفیت دم و این و متنی و مضانی وضع	پس فعل و انفعال و دیگر کلامے و دود
پس واجب الوجود ازینہا منزه است	کوہست و بود و خواہد و اینہا ہمہ بود

اب اگر اجتماع اگلوں کا کریں اور اپنی تحقیق شروع کریں تو لازم ہے اہل سنت سے نکل کر خدا جانے بہترین سے کس فرقہ میں جا ملیں اور ایمان کو ہاتھ سے کھو بیٹھیں اسکی مثال یہی ہے کہ لکھے لوگوں کی عمدہ عمدہ کہانی جو ہمارے واسطے پکا کر رکھ گئے ہیں پسند نہیں کرتے اور اسمعیل علیہ السلام نکالتے ہیں باوجودیکہ اپنے تئیں کچی کچی روٹی بھی پکانی نہیں آتی پھر بھوکا مرینکے اور شمرہ اسکا کیا ہوگا پس تقلید مجتہدہ و کئی لازم پڑی اور اس زمانہ میں کیسا ہی عالم ہو مجتہد و کئی نسبت عاجی ہے عجیب ماجرا ہے کہ مجتہد و کئی تقلید تو لوگ چھوڑتے ہیں اور عاصیوں نے تقلید کرتے ہیں فرقہ المطرقہ ماتحت المیزاب مصرعہ او خوشنغم گم است کرار بہری کند بیان احسن تھا کہ کتاب حکمت یا اسکی معنی یہ ہیں کہ آیات توحید کے اصل اصول دین کا ہیں یا حکمت کے معنی غیبیہ نظم اور بدیع المعنی یعنی یہ کتاب معجزہ ہے نظام و معنی یا حکمت کے پیشہ ہیں کہ ایک جگہ اجمال اور دوسری جگہ اسکی تفصیل ہے جسکو فرمایا **لَا تَدْرِيْ حَيْثُ يَخِيْرُهُ** پھر تفصیل کی گئی ہے پاس حکمت والی خبردار کی سے **ف** یعنی جب نازل کرنا والا قرآن کا ایسا حکمت والا خبردار ہے تو بتنا یہ متوفی ہے اور کی عبادت کرنی سوا اللہ جل شانہ کے اب کہہ دے تو لے محمد انے **اَلَا تَقْبَلُوْهُ** **اَلَا تَدْرِيْ** **اَلَا تَعْلَمُوْنَ** کہ نہ بندگی کر کر اللہ کو ایسا نہ ہو کہ قیامت تک کہو کہ ہمارے پاس کوئی ڈرائیو والا نہیں آیا لائی ٹنگو مشن میں ہوں واسطے ہمارے ڈرائیو والا اگر ایمان نہ لاؤ گے تو پشیمان اور خوشخبری دینا اسکی طرف سے اگر ایمان لاؤ گے تم ف ایمان لانے سے اول کے معنی سب سے پہلے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے **اَلَا يَمَانُ يَهْدِيْكُمْ** اور اگر بعد ایمان لائیکے شاید گناہ ہوں اس سے استفسار کرو **وَاِنْ اسْتَفْهَرْتُمْ اَرَكَكُمْ** **لَمْ يَكُنْ لَكُمْ** اور استغفار کرو لینے رب سے پھر تو بیکر و متعقار کے سبب سے عذاب نہیں آتا جیسا کہ فرمایا **وَمَا كَانَ اللّٰهُ مَغْضَبًا عَلَيْهِمْ** **وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ**



اور اند گناہ معاف کرتا ہے اور قحط بھی دور کرتا ہے جیسا کہ فرمایا استغفر وارکلم انکان عفا رارسل السماء  
علیکم ملا اور صحیح بخاری میں ابی ہریرہ سے روایت ہے حضرت استغفار کرتے تھے ہر روز  
تشریب سے زیادہ اور مسلم کی روایت میں تلو مرتبہ آیا ہے یا وجوہ مغفور ہو گئے گناہ ماقدم و  
ما تاخر کے پھر بھی حضرت کثرت استغفار کرتے تھے ہکواؤس سے زیادہ بطریق اولی چاہئے مگر کیا  
توبہ فقط فائدہ مند نہیں جیسے بعض عورتیں کلون پر ہاتھ مارتی ہیں اور توبہ توبہ کرتی ہیں  
اور وہ بھی استہستہ کہ چوٹ نہ لگے توبہ کے یہ معنی ہیں کہ جس گناہ میں مبتلا ہوا ہو اسکو چھوڑ  
اور توبہ کیوقت استغفار ارادہ کر لیا پھر ہوش حشر سجہ و کف توبہ برب دل پر از ذوق گناہ +  
معصیت را خندہ مرآید بر استغفار ماہد اور موجب برکت مال اور اولاد کا بھی ہے جیسا کہ فرمایا  
یحدو کم باموال و بنین اور جس عورت کے بچہ نہ ہوتا ہو یا نہ جیتا ہو اسکو پڑھنا استغفار کا موجب عمل ہے  
اور زینت اور انہار کا بھی وعدہ ہے اسکا اشارہ یہاں بھی فرمایا یُتَبَّعُ کُمْ مَتَاعًا حَسَنًا  
رَآلِیْ اَجَلٍ مُّسَمًّى پرورش کر لیا تمہاری پرورش بھی مدت معلوم تک ف یعنی موت یا قیامت  
کہ دن جزا کا ہے دیکھا عمل والیکو بدلہ اسکے عمل کا فرمایا قَبُولٌ کُلِّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلُهُ  
اور دیکھا ہر عمل والیکو بدلہ عمل اسکے کا آخرت میں ف جبکہ جانا مننے فائدہ توحید اور عمل  
صلح کا تو اب لائق ہے کہ میرا کہنا مال کو کہ فلاح دارین کی زمین ہے فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّیْ خَافُ عَلَیْکُمْ  
عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ پس اگر روگرائی کرو گئے تم پھر میں خوف کرتا ہوں تم پر عذاب  
بزرگ کا اصل میں تلو او دو تا تہین ایک حذف ہوئی ہے اسطے تخفیف کے اور ذکا  
بڑا ہونا ظاہر ہے کہ کان مقدار ہمیں الف من قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہو گا اگر  
مکو قیامت کے آنے میں شک ہے یا بہ خیال ہے کہ ہمارے اجزا منتشرہ کیونکر جمع ہونگے  
یہ جان لو اِنَّیْ اللّٰهُ مَوْجِعُکُمْ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ طرف اندھی کے ہے باز گشت تمہاری  
اور وہ قدرت رکھتا ہے ہر شے پر ان دلائل توحید کو سکر بعض تو سلمان خالص ہو گئے  
اور بعض نے واسطے بچانی جان و مال اور اولاد اپنی کے ظاہر ایمان قبول کیا لیکن دل میں  
کھڑ ہا اور بھی ملتے ہے اور کفار سے بھی جیسا کہ فرمایا وَاِذَا الْقَوَالِیْنِ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنُوْا وَاِذَا  
خَلُوْا اِلٰی شَعِیْطَتِہُمْ قَالُوْا اِنَّا مَعُکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ سَتَرٌ لِّلنَّاسِ اِنَّہٗ لَیْسَ اِلٰہٌ سِوَہٗ اَلَا اِنَّہُمْ یَنْتَوُوْنَ  
اِلَآ اِنَّہُمْ یَنْتَوُوْنَ صِدُّ وَاِنَّہُمْ لَیْسَتْ تَخَفُوْا اِنَّہٗ اَکَاہُ ہولے محمدؐ کو تحقیق وہ لوگ دہراؤ  
کھتے ہیں اپنے دونوں تاکہ چھپاویں دل کے بھید اندر سے ف جب بعض بھید گئے اندر  
رسول پر ظاہر کر دئے تو خیال فاسد اُنکے میں یہہ آیا کہ ہم جو مشورہ کرتی ہیں کوئی سکر خبر  
رسول کو پہنچاتا ہے اب مشورہ حفاظت کے ساتھ کرو جسکی خبر ہی اللہ جل شانہ نے فرمایا

اَلْحَيِّ يَكْفُرُ بِكُلِّ شَيْءٍ مِّمَّا يَكْفُرُ بِهِ الْكَافِرُ بِكُلِّ شَيْءٍ مِّمَّا يَكْفُرُ بِهِ الْكَافِرُ  
 وہ اپنے تئیں کپڑوں سے **فت** یعنی پردوں کے اندر بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں تاکہ کوئی نہ سنے  
 اور ایک مکان علیہ بنا رکھا ہے جسکو دارالندوی کہتے ہیں **مصراع** نہایتی مانند آب  
 رازی کر دسازند محفل ہا اور یہ نہیں جانتے کہ **يَكْفُرُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْاَنْفُسِ**  
 وہ اندر جاتا ہے جو پوشیدہ کرتے ہیں وہ اور جو ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ بانسے والے پوشیدہ  
**ابیات** برو علم کبیرہ پوشیدہ نیست کہ پیدا و نہایت نزدش تھے است کہ  
 زابر افگند قطرہ سوے یم کہ ز صلب آورد قطفہ در شکم کہ اذان قطرہ لولوی لالا کند  
 وزین صورت سرب بالا کند کہ اگر علم اسکا ایسا وسیع نہ ہو تو کارخانہ جہاں درہم برہم ہو جاتا  
 کہیں فقیر کو غنی اور غنی کو فقیر اور نذر دست کو بیمار اور بیمار کو نذر دست کرنا علی بذالقیاس اور  
 ہر ایک کو روزی پہنچانا و مَآيِنَ كَاذِبَةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ اَدْخُلُوهَا وَنَهْنِیْنِ ہے کوئی بے  
 زمین پر مگر اندر ہے رزق **اسکاف** من اھجک زائد ہے تبغیغہ نہیں بن سکتا کیونکہ  
 رزق سب کو پہنچاتا ہے **ابیات** میا کند روزی مار و سور کہ در چندی دست و بانید  
 زور کہ چاہیں خوان گرم گسترد کہ سیرغ در قاف روزی خورد کہ اویم زمین سفرہ  
 عام اوست کہ برین خوان بخاچہ دشمن چہ دوست کہ اھمی ایک بزرگ سے اٹکے مغیرل بڑی  
 اگر گھیر لوجھا او نہوں نے کیا سبب ہے تم سبب میل لیتے ہو جواب دیا ہماری روزی اس پر  
 او نہوں نے کہا اللہ قرآن میں فرماتا ہے **فَمَنْ لَّمْ يَمْشِ رُكُومًا وَنَعْدُونَ** چروٹوں کا یہ اندہ کا کلام ہے  
 او نہوں نے کہا ہاں چروٹے کہا میری بڑی بے وقوفی ہے کہ میں زمین میں تلاش کردن اُتیب  
 تو یہ کری بعد چند مدت کے خانہ کعبہ کے طواف میں اھمی سے اُس نے ملاقات کی اھمی نے پوچھا  
 علم کون ہو جواب دیا آپ نے مجھ کو جس روز سے قرآن کی آیت تعلیم کری ہے مجھ کو رزق ایمان سے  
 ملتا ہے آپ کا بڑا احسان ہے اور کچھ تعلیم کرو فرمایا **قُورَبَ اِلَہِمَا وَاَلَارِضِ اِنَّہُ لَمِنْ مَّحْقٍ مَّثَلٍ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّثَلٍ**  
 جواب دیا ایسا کون کم بخت ہے جو اللہ کا کلام حق نہیں جانتا کہ اللہ کو قسم کھانے کی حاجت پڑی  
 یہ کہہا اور ایک چیز ماکر انتقال کر گیا **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ** غرض کہ جو جس کے مقصود میں ہے  
 ہر جملہ اُس کو پہنچتا ہے قوج الشام میں ہے کہ خالد بن ولید نے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا مدت دواز  
 تک جنگ رہی بہت کفار جہنم واصل کئے لیکن قلعہ فتح نہوا ہر روز جان بازی کرتے ایک روز جو کرا  
 جنگ سے بسبب بھوک کے حمیمہ میں آئے کھانا نہ پایا پھر واپس گئے اور لڑا اسی میں شہول  
 ہوئے دوسرے اور تیسرے روز بھی یہی اتفاق ہوا غلام سے پوچھا کہ تو روٹی پکھانا نہیں پاتا  
 واسطے نہیں رکھتا اُس نے کہا چار روٹی روز پکھانا ہوں دو میں کھاتا ہوں دو آپ سے

واسطے رکھ جاتا ہوں خالد نے کہا میں تین روز سے نہیں پاتا خادم نے تعجب کیا بموجب  
 عادت کے روٹی پکا کر اُنکے واسطے جہاں رکھتا تھا رکھ کر چھپ کر بیٹھ رہا دیکھا ایک کتا دو  
 روٹیوں کو لیکر قلعہ کی طرف گیا غلام نے سید کو خبر دی خالد نے کہا الحمد للہ یہ قلعہ انشا اللہ  
 اب فتح ہو گا حکم دیا کہ سو آدمی جان باختہ اللہ کے واسطے جان اپنی بیچیں اور میرے ساتھ  
 اُس کتنے کتا چھپ کرین سو آدمی طیار ہوئے اور کتا معہ روٹیوں کے پانی کی خندق میں  
 کود قلعہ کی بدر رو میں گیا ساتھ آدمی خالد کے ساتھ خندق میں کودے چالیس روٹھی خالد نے  
 حکم دیا تم ساتھ آدمی آگے پیچھے ایک ایک برابر چلے آؤ آخر ہزار جزائی بدر رو سے قلعہ کے اندر  
 پہنچے وہاں دوسری فسیل تھی اسکا دروازہ بند اس کتے نے دونوں روٹھیں شگاف کو اُڑ  
 میں سے اندر دین خالد نے کہا تو کون ہے اندر سے غورت بولی میں سریرہ کی بہن ہوں میرے  
 آقا نے بسبب اسلام لانے میرے کے قید کیا ہے اور کھانا نہیں دیتا بہہ دو روٹھیں اللہ  
 بھیجتا ہے اب مجھ کو اس قید سے چھڑاؤ خالد نے کہا دروازہ کھول اُس نے دروازہ کھول دیا  
 خالد اور اُنکے ہمراہیوں نے اور دروازہ کھول دئے اور اوپر پرچ قلعہ کے باؤز بلند تکسیر کھی  
 اللہ اکبر لشکر نے سستی ہی حکم کیا قلعہ فتح ہو گیا بیان اس میں تھا کہ وامن دابۃ فی الارض الاعلیٰ  
 رزقہا معلوم کرنا چاہئے کہ علماء و معانی اور بیان لکھتے ہیں کہ نفی کے بعد الا اناسی تو فائدہ حکم کا  
 ہوتا ہے اب جو کسب یا نو کری ہم کریں تو یہم نہ جانیں کہ اگر نہ کریں گے تو رزق نہ ملے گا اصل رزق  
 اللہ ہے اور باقی سب اسباب اور جیلے ہیں انپر ہم دھندلے ہاں اسباب کی تلاش ضرور  
 شعر رزق ہر چند سبکیان برسد + لیکہ شرط است جستن از دریا + اور کلمہ علی کا نہایت  
 شققت پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ کوئی کہی علی بالغ در ہم غفلان تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسکے  
 ذمہ واجب اور قرض ہیں اور یہ سلسلہ عقائد میں مصرح ہے کہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں مگر  
 معتزلہ کا مذہب ہے کہ اللہ پر واجب ہے اصلاح بندوں کی سوال کیا شیخ ابو الحسن الاشعری  
 اپنے دست ادا ابو علی جہانی سے کیا کہتے ہوتے تین جہانیوں کو ایک مطیع مراد دوسرا غاصی  
 تیسرا صغیر کہا پہلا بہشت میں دوسرا دوزخ میں جائیگا تیسرے پر نہ عذاب نہ ثواب کہا اشعری  
 اگر وہ کہی اسے رب کیوں مارا مجھ کو صغیر نہ ٹاکیا مجھ کو کہ ایمان لاتا اور جنت میں جانا کیا جو ہے  
 پروردگار کو کہا جہاں نے اللہ کہہ سکتا ہے اگر تو برا ہوتا نا فرمانی کرتا پھر دوزخ میں داخل ہوتا پر  
 تیرے حق میں صغیر نہا بہتر تھا پھر کہا اشعری نے اگر کہے غاصی لے رب کیوں نہ مارا مجھ کو صغیر کہ  
 مجھ کو سب سے بچا پس کیا جواب ہے اللہ کو پس مہیوت ہو گیا جہانی اور جواب نہ آیا پس چھوٹا  
 لکھ اشعری نے مذہب اُس کا اور دلائل سے مذہب معتزلہ کا باطل کرنا شروع کیا اور کلمہ

علی کا ولایت کرتا ہے وجوب پر تو جواب اس کا یہ ہے کہ محض ہمارے اطمینان کے  
 واسطے تفصلاً السجیل شائع فرمایا کہ کمال بھروسہ ہو کہ رزق کے ملنے میں اسدی ہی پر ہو اور  
 فراغت سے اس کی عبادت میں مشغول ہوں کہ ہمارے اوپر فرض ہے اور بغیر عبادت کے  
 زندگی زندگی نہیں بلکہ موت سے بدتر ہے جیسا کہ تجاری اور مسلم نے روایت کیا ابانی  
 موسیٰ اشعری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے مثل الذی یدکر ربہ والذی  
 لا یدکر مثل الحمی والمیت لمولفہ شعر نکہ باشد زندگیش بندگی یا بد از حق زندگی یا بندگی  
 و در زیادش آنکہ بے پروا بود لایموت فیہا لایحی بود اور نقل کیا ہے امام تجاری نے  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ قال وما تقرّب  
 الی عبدی بشئ احب مما انقضت علیہ و ما یزال عبدی یتقرّب الی بالنوافل حتی احببت فاذا  
 حببتہ فقلت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ الذی یطیش بہا و رجلہ الذی یشی بہا  
 و ان سألنی لاعطینہ و لمن تعاذنی لاعینہ و ما تردّدت عن شیء انا فاعلہ تردّدت عن نفس  
 المؤمن یکرہ الموت وانا کرہ مساوتہ و لا بد لہ منہ تردّدت عن شیء انا فاعلہ تردّدت عن نفس  
 المقام میں تشبیہ دی ہے مردوسی در میان دو امر کے حامل اسکا توقف ہے یعنی توقف کرتا ہے  
 میں اس کی موت میں اور وہ لا بد ہے ہر شے کے واسطے مگر جب کہ آوے گا وہ وقت تکلیف  
 نہیں دوں گا کیونکہ انا کرہ مساوتہ کلام اس میں تھا کہ عبادت ہمپر فرض ہے بیشتر اس کا  
 اہتمام ہو چاہئے مولفہ شعر ہے مصلیٰ بے شبہ نزدیک رب آیا ہے قرآن میں واجب  
 و قرب سید الشہداء نے جسد سردیا وہاں نماز اپنی کریں اور دم ادا خیر میں اول  
 نمازون کا حساب آپڑے او سوقت کیا دوگی جواب اب تو ہے وقت تدارک کر کرے  
 پھر نہ کچھ آخر وہاں پرین پڑے دھو کا یہ شیطان کا ہر کل شے پر ہے آج اگر موت آئی  
 تو غاصی مرے ایسے بھی کچھ ہیں اکثر آدمین گھر سے نکلے پھر ہے وہاں کے وہیں  
 وہی نہ آنکو موت نے ہملت ذرا جا کے گھر پر کچھ بوسن آویں بھلا قال اللہ تعالیٰ حتی  
 اذا جاء اجلہم لایستأخرون ساعۃ ولا یتقدمون اب برعکس معاملہ ہے جو چیز ہمارے ذمہ پر ہے  
 اس سے کمال عقل ہے کہ فرمایا و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون اور جس کو اللہ نے اپنے  
 ذمہ پر لیا ہے کہ فرمایا علی اللہ رزقہا اس میں کوشش حد سے بڑی ہوئی ہے حتی کہ نماز قضا ہو  
 یا روزہ چلے مگر دنیا کا نقصان ذرا سا بھی نہ ہو شعر سب ادا دل الفرومایہ شاد کہ زہیر  
 دنیا بد دین بباد چاہئے کہ اللہ کے وعدہ کو سچا جانیں کہ وہاں دایتہ فی الاض الاعلی اللہ  
 رزقہا اگر یہ خیال اوسے کہ یہاں تو ہمارا روزگار بنا ہوا ہے اگر اور کسی سر زمین کو سفر کیا وہاں

رزق کیونکر پہنچائے ساتھ جائیگا فرمایا وَ یَعْلَمُ مُسْتَقَرُّہَا وَ مُسْتَنْقَدُہَا اور جانتا ہے جائے  
قرار اسکی اور جگہ پیرنگی اسکی کو فستق اور مستودع کے لیا تو صلب باپ کے یا رحم مان کا یا  
اُس سے پہلے روزِ ميثاق میں جہان مادہ اُس کا موجود تھا ہو سکتی ہے یا مستقر سے جگہ بہتے  
اُس کی کے کہان کہان زمین پر رہیگا اور مستودع سے قریب یا بعد اُس کی قیامت تک  
جہان جہان اجزاء اُس کے منتشر ہوں گے اور یہہ کیونکر نہ ہو کل فی کتبِ مبینہ نہر شے لکھی ہوگی  
لوح محفوظ میں ف یعنی کل حساب جہاں کا ماضی اور حال اور استقبال کلیات ہو یا جزئیات سب  
لوح محفوظ میں ہے شعر محیط است علم ملک برسیطہ قیاس تو بر دی مگر د محیطہ اگر یہہ شبہ ہو  
کہ یہہ امر نہایت مشکل ہے یہہ قیاس مع الفارق ہے کہ شکل باعتبار مخلوق کے ہے نہ باعتبار  
خالق کے مخلوق نہایت عاجز ہے اور خالق بجز سے پاک ہے جیسا کہ فرمایا ان الذین تدعون من

دون الدین یلقوا ذبا و لولوا اجمعوا الدوان سلبہم الذیاب شیالای تنقذ ومنہ ضعف الطالب  
والمطلوب ماقدر والحق قدرہ ان الدلقوی غریہ تحقیق جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا ہرگز  
نہیں پیدا کر سکتی ایک لکھی اگرچہ سارے جمع ہوں واسطے اُسکے اور اگر چھین لے اُسے لکھی نہ  
پھیر سکیں اُس سے اُسکو عاجز ہیں طالب اور مطلوب نہ قدر جانی اللہ کے حق قدر جانے کا  
تحقیق اللہ قوۃ والا غالب ہے ف سبھی اللہ کیا کلام مجرب ہے اول تو فرمایا کہ ادنی مخلوق ہماری  
لکھی ہے تم سب مل کر بھلا ایک لکھی ہی بنا لاؤ پھر اس کلام سے ترقی کرے کہ بتانا درکنار ہے  
بلکہ لکھی اگر اُنکے بقول کے چڑیا ویسے یا اُنکے کھانے میں سے کچھ لے جائے باوجود اُنکے قوی  
جسم کے اور اُس کے ضعیف جسم ہونے کے اُس سے چھین ہی لیں اور یہہ بدیہی امر ہے کہ  
لکھی اکثر ناک پران کر بیٹھ جاتی ہے اور بار بار اُس کو اڑاتے ہیں ایسا ضدی جانور ہے عاجز  
کر دیتا ہے پھر وہیں اُنکر بیٹھ جاتا ہے تو پ مارنے کی جگہ نہ ہیں بندوق تلوار کی جگہ نہ ہیں بہت  
غصہ آتا ہے آدمی کو تو طمانچہ مارتا ہے وہ بھی اپنے ہی منہ پر گستاہی لا لاہ الا اللہ مخلوق نہایت  
ہی عاجز ہے اور عظمت الہی سبحان اللہ کہیں بیان تقریر میں آسکتی ہے وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ  
وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ اور وہ اللہ ہے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو چھ  
دن میں شعر نگہ کن برین گنبد زرنگار ج کہ سقفش بودی ستون استوار ف چھ دن میں  
پیدا کرنے سے یہہ نہ جانتا کہ اس سے کم میں پیدا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اذرا و شیان لقول  
کن فیکون بلکہ اس میں کئی فائدہ ہیں ایک تو بزرگی آسمان زمین کے کہ باوجود قدرت کے  
باہشتی پیدا کیا دوسرے اسمین تعلیم ہے ہلکو کہ ہر امر میں سہولیت اور تدریس کیا کہین کہ تعجیل ہے  
ہماری کام خراب ہو جاتے ہیں تیسرے یہہ کہ اللہ نے کل کاموں کو اسباب پر موقوف کیا

اس کی مثال بہت ہیں جیسے دفع بھوک کا طعام سے اور پیاس کا پانی سے وغیرہ ذلک اور  
تفسیر جلالین میں ہے کہ اول ان چھ دن کا اتوار تھا اور آخر جمعہ پیمان پر ایک نکتہ ہے کہ دن چمکا  
چونکہ تکمیل تخلیق آسمان و زمین تھا وہ دن ہلکے غایت ہوا کیونکہ نبی ہمارے تکمیل کرنے  
والے انبیاء یقین اور امت انکی تکمیل اہم ماضیہ ہے اور جیسا کہ بعد پر عاتقہ تخلیق کا ہوا  
اب جو غرض اس تخلیق سے تھی وہ بھی تمام ہوئی اب تک کوئی ہی باقی ہے دامت سلاطہ  
تمام ہوا اور قیامت قریب ہے مگر یہ ان ایک اشکال پر ہے کہ ان کا دین اور آسمان کے  
دور وں پر موقوف ہے قبل تخلیق آسمان کے دن کہاں ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کا ایک دورہ  
آٹھ ہر میں کرتا ہے اس کا نام لیل و نہار ہے اس طرح اس دورہ میں نہار کا ہے  
کہ جب شمس اور قمر ایک جگہ پر پہنچتے ہیں اور پھر شمس سال کے شمس تیز و زور و زائد ہوتا  
طے کر چکے ہیں جو اب یوں لگے سکتے ہیں کہ ایام اور شہور کا اب تحقیق ہوتا با عباد و قوم  
اور ظہور کے ہے اور اس وقت علم الہی میں مقدر رکھے ہوئے ہے مثال اس کی ایسی ہے  
جیسے کوئی مکان بنانا ہے تو مکان کی نقشہ اور وجود اس کا زمین معمار میں پہلے موجود ہوتا  
پھر اس کے موافق ظہور میں آتا ہے اور اگر ہمہ شبہ ہو کہ عرش آسمان کو محیط ہے قبل  
وجود آسمانوں کے عرش کہاں تھا و کان کثرتہ یلک اللہ اور تھا عرش اس کا پانی پرف  
پانی ہوا پر اور ہوا قدرت الہی پر اور پیدا کرنے زمین آسمان وغیرہ سے غرض کیا ہے  
لَیْلًا وَ نَہَارًا اَحْسَنُ عَمَلًا لَّہٗ اَزْ مَا وُیُّ لَکُمْ کَوْنِ تَمَّ مِنْ سَے اچھے عمل کرنے والا  
شعر در میان قہر و ریختہ بندم کردی با بازی گوی کہ دامن ترکن ہشیار باش ہا جیسا کہ  
اور جگہ فرمایا ہے کہ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات  
الالباب الذین یتدکرون بالہدایا و قعودا علی جنبہہم یتفکرون فی خلق السموات والارض  
ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار تحقیق پنج پیدا کرنے آسمان اور زمین کے  
البتہ نشانیاں ہیں عقل مندوں کو جو کہ یاد کرتے ہیں اپنے رب کو کھڑے اور بیٹھے اور  
لیٹے اور فکر کرتے ہیں پنج پیدائش آسمان اور زمین کے یعنی ہر حال میں غافل نہیں اور  
جب عاجز پاتے ہیں اپنے تئیں اور ایک حقیقت سے تو کھتے ہیں اے رب ہمارے نہیں  
پیدا کیا تو نے ان کو بی کار پاک ہے تو اور ہم گروہ انسان اور جنات کے سب عاجز ہیں  
اور تو خالق برحق ہے بجا ہلکے آگ دو روح حضرت تہجد کو اٹھتے تھے ان آیات کو ختم سورۃ  
تک آسمان کی طرف منہ کر کے آنکھیں ملتے ہوئے پڑھا کرتے تھے اس میں اشارہ ہے  
اسکا کہ جیسے اب نیند سے اٹھتے ہیں ایسے ہی قبروں سے مبعوث ہو گئے بنائی کھار کے



وَلَا يَنْفَعُ الْكُفْرَانَ ۚ وَالَّذِينَ أُولُواْ ذُلًّا مِّنْهُ يَوْمَ ذُلِّ الْكَافِرِينَ ۚ  
جاوگے بعد مرنے کے وہ بھی عذاب کا عذاب کا حال جانتے ہیں کہتے ہیں رازاً  
تنتنا وکنتا ربا وعظما وانا لمبعوثون ۚ اوابا وانا الاولون ۚ تو بھروسے حال مبعوث ہونے  
کی قرآن میں غیب نکالیں گے کیقولہ ۚ الَّذِیْنَ كَفَرُواْ اِنَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّشْتَرِكًا ۚ  
البتہ کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہیں نہیں ۚ اِن مگر جادو ظاہر و باطن ایک تارہ میں  
ساحر میں کیا ہے تو معنی یہ ہوں گے ۚ اِن مگر جادو ظاہر و باطن ایک تارہ میں  
قیل ان الاله ذو ولدہ قیل ان الرسول قد کہیں ۚ الدجواب ۚ یہ شرط کا  
جب کہ انہوں نے انکار قرآن اور رسول اور نبی ۚ عذاب کے ہونے  
الدرجل شانه حلیم ہے کہ جلدی نہیں پکرتا یا بعض ۚ یہ تو ایمان نہ لائے مگر  
انکے اصحاب میں جو نطفہ میں وہ ایمان لائے ۚ خیر عذاب کی موتی  
اور یہ عذاب کے طالب ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا وَلَیْسَ الْاَسْفَلَ الْاَسْفَلُ ۚ اِلَّا اُمَّةٌ  
مَّعْدُوْدَةٌ ۚ لَّیْقُوْلُنَّ مَا یُحِبُّوْنَ ۚ اور اگر تاخیر کرتے ہیں ہم ان سے عذاب کی موتی  
اُس کو ایک وقت شمار کئے گئے پر تو کہتے ہیں کس چیز نے روکا عذاب ۚ یہ تو کھٹے  
باتی کرتے ہیں امتہ کے معنی جماعت اوقات میں کذا فی الجلالین ۚ اَلَا حَسِبْتُمْ  
لَیْسَ مَعَهُ رُوْفًا ۚ عَنَّا اَکَافُ ۚ ہولے محمد جبریل اور نکال ان پر عذاب نہ پھیرا جا  
عادۃ البد کے جاری ہے کہ جب عذاب آتا ہے پھر انہیں اخیر بد میں عذاب آتا ہے  
ہوئے اور بڑے بڑے سردار قریش کے عقبہ اور شعیبہ اور ربیعہ وغیرہ قلیب بد میں  
گئے اور ان پر کھڑے ہو کر حضرت نے فرمایا فسل وجہکم ما وعدکم بحاجکما اشارہ  
جل شانہ ۚ حَافِیْ بِسَیْرٍ مَّا کَاوَاہِ ۚ اَوْرَثَہُ ۚ اَوْرَثَہُ ۚ اَوْرَثَہُ ۚ عَذَابُ اُنْ ۚ پر کہتے تھے وہ ساتھ  
ٹھٹھا کرتے و کافر دنیا کے مال و جاہ پر غرور ہو کر احکام الہی سے استہزار کرتے ہیں اور اسے  
اُن کو پیش دیتا ہے مال اولاد بڑھاتا ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ فرماتا ہے سَنَسْتَدْرِجُہُمْ مِنْ  
حِیْثْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۚ والی لہم ان کیدی متین شعر تو کہدے سرے اسے رسول امین ۚ والی  
لہم ان کیدی متین ۚ اور بعض لوگوں کو اگر بعد نعمت کے کہہ سنبھلی نہ ہوتی سے تو ناشکری اور کفران  
نعمت کرتے ہیں وَلَیْنِ اِذْ تَنَا الْاِنْسَانَ سِنَادَۃً ۚ لَّہُ نَزَعْنَا مَا فِیْہِ ۚ اِنَّہُ لَیُؤَسُّ ۚ کَفُوْرًا  
اور اگر چکھاتے ہیں ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت یعنی غنی پھر چین لیتی ہیں ہم اُس سے  
تحقیق وہ البتہ ناامید ہوتا ہے ۚ غنی چین لیتے ہیں بمقتضی حکمت کے یا سبب گناہ  
انکے کے جیسا کہ فرمایا واما صاحبکم من مصیْبۃ فَمَا سَبَبُہَا ۚ لَیْمٌ وَّیُفْضُوْنَ کَثِیْرًا ۚ اور اگر بعد محتاجی کے



غنی ہوتے ہی تو اترتا ہے وکن اذ لنا ظمآن بعد ما شربوا لیقولن ذہب الیہا انما ہوا  
 انہ لفقیر حق حق اگر چکھاتے ہیں ہم انسان کو یعنی کفار کو نعین پیچھے فخر کہ پہونچا  
 تھا اُس کو البتہ کہتا ہے دور ہو مصیبت مجھے تحقیق وہاں البتہ خوش ہوتا ہے اتر کر ف  
 کہیں تیامت کا انکار کرتا ہے کہتا ہے و ما اظن اساعۃ قائمۃ کیا فصاحت تو ان کی ہے اس  
 مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ مختلف عبارات کے باعتبار مقولہ ہر اشخاص کے ارشاد  
 فرمایا ہے جیسے حم سجدہ میں وان سمہ الشرفیوس قنوط الی الحسن اور اسی سورہ میں واذا احسنا  
 علی الانسان اعرض الی عریض اور یونس میں ذاک الانسان الطرد عانا لجنۃ الی سرکان الہم  
 الی حمسہ اور اذنا کے معنی چکھنے کے ہیں چکھنا قلیل شے کو کہتے ہیں کل نعیم دنیا مقابلہ نعیم  
 آخرت کی قلیل ہیں و ما تلوع الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل حاصل یہ کہ انسان کو جب تکلیف ہو  
 ہے کفران کرتا ہے اور جب راحت ہوتی ہے تو اترتا ہے شعر دست التضرع یہ سو بندہ محتاج  
 وقت دعا برضا وقت کرم و قیل مگر اُس میں یہ اللہ نے استا کیا لا الذین صبروا  
 مگر وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں مصیبتوں میں قیل و عل کے نیک وقت اسایش کے اولیٰک لکم  
 مغفورۃ و آج کبیر وہ لوگ ہیں کہ واسطے انکی مغفرت ہے اور جبر و اٹ یعنی مصیبتوں میں  
 صبر موجب کفارہ و ذنوب کا ہوا اور اسایش میں عمل خیر یعنی نہ کو قح نقل صدقات تعمیر ساجد  
 خدمت علماء و طلباء و مساکین وغیرہ یہ موجب اجر عظیم کا ہوا شعر نردانکہ ماندیلن فی  
 بجایے۔ پل و سجد و چاہ و ہجان سارے۔ و گرفت انا خیر ش نماند۔ بناید پس از مرگش  
 الحمد خواند۔ جب کفار نے سوال ہیودہ کئے تو حضرت کا دل ان سے نہایت تنگ ہوا  
 کہ کو خطاب ہوا قلعلک تارک بقض مایوحولک و تارک یہ صمدک ان یقولوا کولاً اقول علیہ  
 کثر او حواء معہ ملک پس کیا تو چھوڑنے والا ہے بعض اُس چیز کو کہ وحی کیا  
 گیا ہے طرف تیری اور تنگ ہو گیا ہے سینہ تیرا ساتھ یہی کہ کہتے ہیں کفار کیوں نہیں  
 اتارا گیا اور اُسکے عزائے یا اتا ساتھ اُسکے فرشتے جب حفر کو کفار سے طرح کی ایذا ہوئی  
 اور اپنے بیگانہ ہو گئے اور سارے قبائل عرب کے دشمن قتل اور اخراج کے درپے ہوئے  
 اور حضرت نے دیکھا کہ انکو نصیحت اثر نہیں کرتے نہایت معنوم ہوئے اللہ جل شانہ نے  
 واسطے تسکین اور مضبوط کرنے کو ارشاد فرمایا قلعلک تارک الی اخرہ ہسقام ہر ایک  
 اعتراض قوی وار دہوتا ہے کہ رسول کے شان کے خلاف ہے کہ بعض وحی کو ہیو عباد  
 او بعض کو ترک کرے کیونکہ فرمایا یا ہا الرسول بلغ ما انزل الیک فان لم تفعل فما بلغت  
 رسالتہ اگر یہ بات حضرت میں ثابت ہو تو تمام کارخانہ دین کا درہم بہم ہوجا

کیونکہ مدار دین کا وحی پر ہے صاحب تفسیر کبیر اور صاحب روح البیاء سے اس جگہ کہی  
جواب دئے ہیں عمدہ ترین اولکا یہ ہے نسبت کتمان کے حضرت کی جانب بلکہ کل نبیاء  
کی طرف محال ہے بموجب آیت مذکور کے اور نیز دو قیاحین اور لازم آتی ہیں ایک رسول کا  
خائن ہونا اور دوسرا قصور اللہ کے علم میں کہ ایسے کو رسول کیا اور یہ دونوں نہیں ہو سکتے  
معلوم کرنا چاہئے کہ آیت کے معنی اور یہی ہیں اور وہ ایک مثال پر موقوف ہے جیسا کہ وہی  
کسی کو امر مقیم بالشان پر مقرر کرتا ہے اور اس امر میں مشقت اور تکالیف ہوتی ہیں تو  
اس کی مضبوط کرنے کی واسطے ہمیش کرتا ہے اور کہتا ہے کیونکہ جی کیا اس کام کو چھوڑ دو  
معنی اس کے یہ ہوئے کہ اگر کسی ہی تکلیف پہونچے اس کام کو سہرا تمام کرنا تنگ دل  
نہو نا اسی قسم سے یہ فرماتا جناب باری کا حضرت کو سہے کہ لے نبی کفار جو کہتے ہیں کہ  
ہمارے معبودن کو تیرا نگہ تو پھر ہماری تجھ سے صلح ہے اب کیا تو انکے کہنے سے مذمت بتو کہ  
اور بیان توحید کا چھوڑ دینا گناہا یہ بات ممکن نہیں اگرچہ تیرا دل انکی ایذاؤں سے تنگ  
ہو گیا ہے کہ کہتے ہیں لولا انزل علیہ کثر یہ طالب دنیا کے میں جیسے اگلی لوگوں نے کہا تھا  
تکلیف لنا مثل ما اولی قارون انه لذر و خط عظیم اور طالب خدا تھے انہوں نے انکو سمجھایا  
جیسا کہ فرمایا قال الذین اتوا العلم ولیکم اب السخیر من آمن وعمل صالحا ولا یلقہا الا الصبرین  
جب قارون ہلاک ہوا تو مبتدی ہوئی اور کہا لولا ان من اس علیہا مصعب بنا یہ لوگ بھی چاہتے ہیں  
کہ رسول کے پاس خزانہ ہوتا تو ایمان لاتے تو کہہ دے متاع الدنیا فلیل والاخرۃ خیر لمن اتقى اور  
حدیث میں آیا ہے لو کانت الدنیا عند السدر جلیج لبعوضۃ لما اذاق الکافر شرہ اگر ہوتے قدر  
دنیا کے اللہ کے نزدیک برابر پھر کے پر کے نہ چکھتا اللہ کا فر کو ایک پیاس پانی اور یہ جو  
کہتے ہیں او جاہ مع ملک یعنی فرشتہ ان کر پکودہ کتا اللہ کو ایمان پھر قبول نہیں بلکہ انکو غمنا  
لینے فعلوں کا کیا ہے اور تو جو غم کھاتا ہے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے تیرا کام فقط ڈرانا ہے  
اَلَا اَنْتَ سَیِّدُ الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَیْءٍ وَکِیْلٌ ہوا اسکے نہیں تو فقط ڈرانے والا ہے اور  
اللہ اور پرہیز کے نگاہ کھنے والا ہے و تیرے ذمہ فقط ارلۃ الطریق ہے نہ ہدایت صلو  
یہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ ابو طالب کو میسر نہ ہوئی اور عمار و سہیل اور بلال کو بھی  
انک لا تہدی من اجبت ولكن اللہ ہی من ایشا اور جیسے یو تھا کو ہوئی کہ اتنی مدت  
متقابلہ میں ابو عبیدہ کے لڑا کیا جب اللہ کو منظور ہوا ایک دم میں ہدایت ہو گئی نقل ہے  
کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے کعشرہ ہشہو میں سے ہیں خلافت امیر المومنین میں انخطا  
رضی اللہ عنہ میں محاصرہ قلعہ یوسف کا گیا چھ مہینہ تک لڑے فتح ہوا امیر المومنین کو لکھا

کہ آپ دعا کیجئے اور مدد بھیجئے یہ قلعہ نہایت سخت ہے حضرت عمرؓ کے پاس چار سو آدمی  
 لے کر مسلمان ہوئے تھے اور درخواست جہاد کی کر رہے تھے انکو ہمراہ قاصد کی طرف  
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا انہوں میں ایک حبشی تھا جس نام اُس نے قاصد سے کہا کہ ابو عبیدہ  
 کو کیا ہوا کہ چھ مہینے سے ایک قلعہ فتح نہیں ہوتا قاصد نے کہا کہ جس سپہ کی گستاخی میری  
 شان میں کرتا ہے داس نے کہا میں سچ کہتا ہوں اگر میری اور تیرے درمیان اخوت  
 اسلامی نہ ہوتی تو اس کلمہ کی عرض تو نے کہا قتل کرتا اب مجھ کو دیکھو کہ میں جل کر کیا کرتا  
 ہوں دیکھو کہ کیونکر قلعہ فتح نہیں ہوتا وہ حال مجدد پہنچنے کے قاصد نے ابو عبیدہ سے  
 کہا امیر نے اس غلام کے سید سے کہا کہ تمہارا غلام ایسا ایسا کہتا ہے کیا دیوانہ ہے  
 سید نے کہا حضرت وہ آدمی نہیں ایک آفت سما پر کالہ ہے جو کہتا ہے کہ گزرتا ہے اس پر  
 سنگرشتیاق ہوا اسکو طلب کیا اور کہا مجھے تمہارا بڑا بہت تعریف سنی ہے داس نے  
 کہا اے امیر میں تعریف کے لائق نہیں ہوں مگر چاہتا ہوں کہ تینسل آدمی جی بیان باز  
 حوالہ میرے کرو امیر نے تینسل آدمی بہادر چھانت کر داس کے حوالہ کئے وہ تیسرا  
 آدمیوں کے پہاڑ کی نشیب میں جا چھپے اور ابو عبیدہ سے کہا جہاں سے شہر کے لوگ  
 تمہارے حلیف ہیں او دھیر سے صبح کو مکر کہ جنگ سارا سارا دیکھو جب لڑائی گرم ہوئی  
 تین کو اس تک آپ بھاگ جائیے اور وہیں تمام کیجئے پھر انشاء اللہ قلعہ فتح ہوگا ابو عبیدہ  
 یونہی کیا یوقنہ جب دیکھا کہ لشکر امیر بھاگ گیا نہایت خوشی کی شراب پی کر ہنس  
 کے گانے سننے میں مشغول ہوئے شہر کے حلیفوں کو کہلا جیسا کہ تھا ہے حلیف ابو عبیدہ  
 اب تم سے سمجھیں گے داس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ بے کوئی حوالی قلعہ سے دو  
 آدمی پکڑ کر لائے کہ وہاں کا حال معلوم ہو پھر آپ ہی حرات کر کے گیا اور دو آدمی پکڑ کر لایا  
 وہ زبان عربی نہیں جانتے تھے پھر گیتیں آدمی لایا پھر چار پہر تین پہر بارہ آدمی جمع  
 ہو گئے لیکن سب زبان نصرانی رکھتے تھے کچھ مطلب اُتے نہوا پھر اشارہ سے پوچھا  
 کہ تم مسلمان ہوتے ہو انہوں نے انکار کیا داس نے حکم دیا کہ قتل کرو انکو کہ گستاخی  
 نکرانی پڑے انکی پھر معہ ہمارے بیوں اپنے کے مثل چوپالوں کے کھجک کر اور مراث اور بوسیتیں  
 اور بڑال کر پیچے دیوار قلعہ کے پہونچے اور داس نے اپنے اوپر ایک آدمی کو سوار کیا  
 اور اُسے اپنے اوپر دوسرے کو سید طرح سات آدمی اور تلتے سوار ہوئے ساتواں آدمی  
 قلعہ کے اوپر تک پہنچا اور غماہ اپنا کھول کر دوسرے کو لایا سید طرح سب کو اوپر لے لیا  
 داس نے کہا جب یہ خوب نشے میں ہوں گے ان پر خون مارینگے داس قلعہ کے

دروازہ پر گیا کہادیکھا کہ پتھر پینٹس میں کا دروازہ پر لگا ہوا ہے چار آدمیوں کو نیچا کر پتھر  
 ہٹایا اور دروازہ کھول کر دو آدمی لشکر ابو عبیدہ کی طرف روانہ کئے انہوں نے خبر  
 پہنچائی اور لشکر کو ہمراہ اپنے اسی دروازہ پر لائے تمام لشکر داخل قلعہ میں ہوا اور قتل  
 کرنا شروع کیا یوقنا سلام لایا اور کہا کہ مینی پیغیر خدا اصلی السلام علیہ وسلم کو آج کی رات  
 خواب میں دیکھا کہ فرماتی ہیں کہ یوقنا ہمارا ہے مینی کہا کہ تم کون ہو فرمایا کہ محمدؐ بیٹے عجرہ  
 طلب کیا کہ میں عربی نہیں جانتا دعا کرے کہ عربی فصیح بول سکوں صبح کو اٹھا تو زبان عربی  
 عربی ہو گئی ابو عبیدہ نے تاج بخشی اسکو کمری اور یہ قلعہ فوج روم سے تھا اور اس  
 سخت تھا کہ روم بھی اس پر غالب نہیں ہوتے تھے شعر شوق درمہر دل کہ تابدر ہیری وکل  
 نیست۔ سبیل بے رہر بدریا میرساند خویش را۔ بیان اس میں تھا کہ تو ڈرانے والا  
 اور اللہ ہر شے پر نگہبان ہے اگرچہ یہ کفار طرح طرح کی جنتیں نکالتے ہیں یہاں تک کہ اگر کو  
 افسر کی نسبت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا اَمْ یَقُولُوْنَ اَنْزَلْنَاهُ یَا یہ کہتے ہیں کہ قرآن بنا لایا  
 ف یعنی کلام الہی نہیں ہے محمدؐ نے آپ بنا لیا ہے باوجودیکہ حضرت آدمی تھے ابتدا سے  
 ان میں ہی ہے کسی مکتب میں نہیں بیٹھے یہ سوال کمال حماقت کا ہے اب تو ان سے شعر  
 کر خَلَّ تَوَكَّدَ سَوْرٍ مِّثْلَهُ مَذْمُومٌ لَّا تَمُوتُ دس سورتیں مثل اسکے بنائی  
 ہوئی ف سبحان اللہ کیا قرآن کی فصاحت ایک جگہ تو فرمایا قل لئن جمع الناس  
 والجن علی ان یا تو امثل هذا القرآن لایاتون بشک و لو کان بعضہم بعض ظہیر اگر اس سے  
 عاجز ہو تو دس ہی سورتیں بنا لاؤ اگر یہ بھی نہیں لاسکتے تو قاتوبسورۃ من مثله منون  
 سورۃ کے متحیر کے واسطے ہے یعنی چھوٹی سی صورت بنا لاؤ اور تم کیا بلکہ اپنے اعدا  
 اور انصار کو بھی جمع کر لو اَوْ عَوَّامِنَ اَسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ  
 صٰلِحِیْنَ اور پکارو ان کو کہ طاقت رکھتے ہو کیا رکھتے کی سوا اللہ کے اگر تم  
 سمجھو یعنی جن کو معبود بنا رکھا ہے قٰلَ لَکُمْ یٰ سَیِّدِیْنَ اَلَمْ یَسْئَلِیْوْا اَللّٰہَ اِنْ کُنْ تُمْ  
 ف یعنی بت تمہارے اور جگہ فرمایا قٰلَ لَمْ تَعْلَمُوْا وَاَنْ لَّیْسَ لَہُمْ اَفٰلَہُوْا اَلْاِنْسَارِ اَلْاَلٰہِ  
 وَاَعُوْذُ بِالْاِنْسَانِ وَاَحْجَا رَہِ اِیْسِ اَلْاِنْسَانِ اَلْاَلٰہِ اَلْاِنْسَانِ اَلْاَلٰہِ اَلْاِنْسَانِ اَلْاَلٰہِ  
 کہ ایندھن اس کا آدمی اور پتھر ہیں ف یعنی وہ بت قابل جواب دینے نہیں ہیں پتھر  
 مدد کیوں کر کریں گے ہر طرح سے تم عاجز ہوئے فَاَعْلَمُوْا اَسْمَا اَنْزَلَ یَعْلَمُ اللّٰہُ  
 پس اب جان لو کہ سوا اس کے نہیں کہ اتار لیا ہے یہ قرآن ساتھ علم اللہ کے ف  
 جب دلیل قائم کر دی جتنے ساتھ حق ہوتی قرآن کے اور عدم استطاعت بتوں کی تو اب کہو

وَأَنَّ لِلَّهِ الْإِلَهَ الْأَوَّلَ فَهَلْ تَتَّقُمُوهَا وَرَبِّهِ كَنِهِن كَوْنِي مَجْبُودٌ مَكْرُوهٌ اِسْدِيسْ اَيَا هُوَ كَمِ اِسْلَامِ لَانِي  
 دالے ف یعنی بعد ایسی حجت قاطعہ کے اب بھی مسلمان ہوتے ہو یا نہیں اور اگر تم کو یہ خیال ہے  
 کہ اسلام لالوؤں کے کوس منہ حال میں بلکہ ظاہر میں محتاج ہیں جیسے عمار اور سہیل اور بلال آخر تم کو  
 انکے واسطے نئے درجات عالی رکھی ہیں دنیا سے انکو کچھ غرض ہی نہیں اور تم طالب دنیا ہو  
 اور دنیا کے طالبوں کا تو حال یہ ہے کہ مَنْ كَانَ يُرِيدَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا كَذِبٌ إِنَّ الدُّنْيَا كَذِبٌ  
 اِنَّمَا لِلدُّنْيَا دَعْوَةٌ قَلِيلَةٌ لَا يَسْتَحْسِنُونَ جو شخص کہہ راوہ کرے زندگانی دنیا اور زینت اسکے کا  
 پورا جیتے ہیں ہم اسکو بد اعمال اسکے کا اور وہ دنیا میں نہیں کم کئے جاتے اجر و بہت  
 نازل ہوی ہے بلکہ حق میں کہ اصرار کرتے ہیں شرک پر یا ریا کاری میں انکے صدقہ و صلہ جی کا  
 بدلہ نہیں ملتا ہے یہ مقام بڑے خوف کا ہے جسکو دنیا میں باوجود گناہ کے رحمت میں ہو  
 تو ڈرنا چاہئے ایک روز عبد الرحمن بن عوف صائم تھے شام کو انکا خادم انکے پاس کھانا کئی  
 قسم کا لایا اُس کو دیکھ کر بہت روئے اور کھانا نہ کھایا کسی نے پوچھا مایکیک یا عبد الرحمن  
 انہو نے کہا کہ مصعب بن عمیر مجھے بہتر حال اور نکاہ یہ ہوا کہ جبوقت دفن کئے گئے تھے  
 انکے پاس گمراہ چادر کہ اسے میں دفن ہوئی فلما غطينا راسہ بدت رجلیس جب نکلتے  
 تھے سر انکا کھل جاتے پاؤں انکے اور جب ڈھکتے تھے پاؤں انکے کھلی تا سر انکا حضرت  
 عرض کیا حضرت نے فرمایا سر ڈھکو و اجعلوا الاخر علی ہایہ و انکو گھاس از سر کی انکے  
 پاؤں پر اب ایک وقت یہ ہے کہ ایک رکابی ہمارے آگے رکھی جاتی ہے اور دوسری  
 اوٹھائی جاتی ہے شاید عجلت لنا طیبات یعنی جلدی کے گئے واسطے ہماری نعمتوں کے  
 دنیا میں یہ اندیشہ ہے کہ آخرت میں محروم نہو جاؤں یا جو دیکہ عشرہ و عشرہ میں سے تھے  
 پھر بھی اتنا خوف تھا کہ دنیا کی اسایش کو برا جانتے تھے قیاس کرو و ہلکو کس قدر خوف  
 چاہئے اور مصعب بن عمیر کو جو اپنے سے بہتر کہا یہ انکی کس قدر تھی اور اگر دنیا میں کچھ تکلیف  
 ہو تو صبر کرنا چاہئے کہ دنیا سجن المؤمن و جنت الکافر اور اگر بالکل آرام ہی آرام ہو تو خدا  
 ایمان کو ٹھول لینا چاہئے ایسا نہو کہ ایمان رخصت ہو گیا ہو تو خدا بامدہ نہا اور اگر نیک کام  
 سرزد ہو تو نیت خالص امد کے واسطے ہو ریا اور غر نام نہو نہو کہ نیک ریا و گناہ لازم ہو  
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اول الناس یقضی یوم القیۃ علیہ رجل شہید  
 فاتی بفرعہ نعمتہ فہو قال فاعلمت فیہا قال قللت فیک حتی شہدت قال کذبت وکنک  
 قانت لان یقال جرئی فقد قبل ثم امر فمحب علی و ہر جتی القی فی النار الرانی اخر الحدیث روئے  
 یعنی اول ان لوگوں کا کہ فیصلہ کیا جائیگا اُس کا دیکھ امت کی ایک آدمی کہ شہید کیا گیا تھا

فہو یقال انہو یوم القیۃ

پس لایا جائیگا وہ پھر جانیگا اللہ اپنی نعمتوں کو وہ اقرار کرے گا فرمایگا کیا عمل کیا ہے اسکے عرض کرے گا مقاتلہ کیا ہے تیری راہ میں حتیٰ کہ شہید کیا گیا حکم ہوگا کہ جھوٹا ہے تو ویسے مرنا تو اسکو کہ کہا جائے بڑا بہادر ہے پس کہا گیا پھر حکم ہوگا کہ گھسیٹا جاے موہنہ کے بل یہاں تک کہ ڈالا جائیگا ورنہ میں ایسے ہی بلایا جائیگا عالم پھر قاری پھر سخی کہا جائیگا تو نے پڑھا تھا فخر کے واسطے اور قاری سے کہا جائیگا تو فی قرآن پڑھا تھا اس واسطے کہ بڑا قاری کہلاؤ اور سخی سے کہا جائیگا تو فی سخاوت اس واسطے کری تھی کہ فیاض کہلاؤ تو دنیا میں تمہارے حصہ مل گئے پھر دوزخ میں ڈالے جائینگے حال یہ کہ دنیا کے عیش اور فخر کو نقد سمجھ کر آخرت پر ترجیح دینا نہایت بدبختی ہے اور موجب حرمان آخرت کا شجر نزع و یا ماتیق دینا۔ فما یبقی الدین ولا مانع اولئک الذین لیس لہم فی الآخرة الا العذاب و جہنم صعدوا فیہا و باطل ما کانوا یعملون وہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے واسطے انکے آخرت میں حصہ مگر آگ اور تابود ہو گیا وہ جو کیا تھا دنیا میں انہوں نے اور رائیگاں ہوئے والا ہے وہ جو عمل کر رہی ہیں یعنی تکذیب قرآن اور رسول کے اور حق اور باطل ہیں تمیز نہیں کرتے اقمین کان علی بیتہ من ربہ و یسئلونہ سناہد منہ فایا پس وہ شخص جو ہوا پر دلیل روشن کے پس کی طرف سے اور حال یہ کہ پڑھتا ہے اسکو ایک گواہ رب کی طرف سے یعنی جبریل علیہ السلام اور شریعت میں دو گواہ ہوتے ہیں دوسرا یہ ہے ومن قبلہ کتب موسیٰ ما مآ وراحمۃ اور حال یہ ہے کہ پہلے اس قرآن کی کتاب موسیٰ کی یعنی توریت امام ہے اور رحمت ف وہ بھی گواہی دیتی ہے کہ یاقی من بعدہ ہما احمد جواب تفہام کا مخدوف ہے کس لیس کذ لا اور دونو جملہ حال واقع ہوئی ہیں والمعنی یا پس وہ شخص جو مذکور ہوا کیا مثل اسکی ہے جو دلیل پر نہ ہو گرنہ نہیں اور جو دلیل پر ہیں اولئک یؤمنون بہ وہی لوگ ہیں ایمان لائے ساتھ قرآن کے ف پس واسطے انکے جبکہ ومن یكفر بہ من الاغراب فالنار مؤبدۃ اور جو منکر ہوئے ساتھ اس قرآن کے گمراہوں کفار سے پس آگ ہے انکے وعدہ کی جگہ ف ایمان والوں کا جنت اور منکر دن کا دوزخ یہہ انجام دونوں فرقوں کا ہوا اور یہہ جو طرح طرح کے قرآن میں شک نکالتے ہیں فلا ذلک فی مریۃ منہ اِنَّہ الحق من ربک ولكن اکثر الناس لا یؤمنون پس نہ تو پہچانے شک کے اس قرآن سے تحقیق وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے بلکہ اکثر کفار نہ مانتے ف یعنی یہہ قرآن تیرے رب کی طرف سے ہے اور تو خوب جانتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ تیرا افترا ہے تو کہہ دے اِنَّہ ومن اظلم منی اَفتری علی اللہ کذباً اور کہیں یا



ظالم اس سے ہے جو جھوٹ باندھے اس پر ف یعنی جو چیز اس کی طرف سے نہ ہو اور میں  
کہہ دوں کہ یہ اس کی طرف سے ہے یا جو چیز اس کی طرف سے ہو جیسے یہ قرآن اور تم جس کا  
ہو یہ نہایت ظلم کی بات ہے اب یہ مقدمہ قیامت میں ہوگا اَو لَیْسَ لَکَ یَعْرِضُونَ  
عَلٰی ذٰلِکَ بَصِیْرًا یہ لوگ پیش کئے جائینگے رو برو رب اپنے کے ف یعنی دن قیامت کے  
لگے اولین آخرین کے جب پیشی اونکی ہوگی رسوا ہوں گے وَ یَقُولُ الرَّاسِخَةُ هُوَ لَآءُ  
الَّذِیْنَ کَانَ بَصُوًّا عَلٰی ذٰلِکَ اور کہیں گے گواہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے بتلایا  
رب اپنے کو ف یعنی فرشتے اور اگر یہ عذر کرینگے کہ انکو ہوا وس وقت نہیں دیکھا اور گواہوں کا  
معاینہ شرط ہے اگر یہ عذر بھیجے کہ فرشتہ تو کو لگے تکذیب کا معاینہ ہے غایتہ الامریہ کہ انکو معاینہ  
اکسا نہیں تھا پھر خود انکے عضا گواہی دینگے جیسا کہ فرمایا البیوم نقيم علی اقوامہم و نطمسنا ایدیہم  
و نكشفہم جملہ ہم با کوا یکسبون یعنی دنیا میں بعض آدمی چربہ زبانی سے دلائل کا ذبیہ سے متعلق  
جیت جاتے ہیں اس واسطے منہ پر مہر کر دی جائیگی کہ بولنے نہ ہی کیا و ان بیان تک مقدمہ میں  
مدعی کے گواہ چیت گنڈر جائیں تو کیسا سہم ہوتا ہے چہ جائیکہ حاکم خود مدعی ہو اور گواہ کہیں  
وہ شخص ہے کہ حضور کی عدول علمی کر رہی ہے کہ آپکے حکم نامہ یعنی قرآن آجنا یا سب سے بھرکتے  
عذاب کا سختی ہوگا کیونکہ یہ مقابلہ دراصل حاکم کا ہو اور اگر اشتہار کیا کہ یہ بیان ہے ہر دو گار  
اہل محشر سے مخاطب ہو کر فرمایا اَلَا خَشِیْتُ الْعِزَّةَ اَنَّا ہُوَ سَبُّ لَوْکَ لَعَنَهُ اللّٰہُ عَلٰی الظّٰلِمِیْنَ  
پھٹکا را اس کی ہے ظالموں پرست یعنی وہ لوگ نہ تو آپ ایمان لائے نہ اور فوجو ایمان لائے دیا  
الَّذِیْنَ یُحٰدِثُوْنَ سَبِیْلَ اللّٰہِ وَ یُبَغُّوْنَ اَعُوْجًا وَ ظٰلِمٌ جَوْرٌ سکتے تھے اس کے ساتھ  
اور ڈھونڈتے تھے کجی کی راہ ف یعنی یہاں رہتے نہایت کاچھو کر گوارا ہی اختیار کی تھی یہ راستہ  
پیر و سوبرس سے چلا آتا ہے کہ ہزاروں فقہاء و فاضل اور اقطاب اور اوتاد اور ابدال اسی  
راستہ پر چل کر منزل مقصود کو پہنچو اگر سب کو گمراہ چلاؤ تو غیر مقلدون کو حق پر نہ لانے  
والا لازم باطل کاخذ المذموم اور غیر مقلد مقلدون کو شک تباقی دن اہل سنت و اہل انحراف  
مخالفت بہتر فرقہ ہیں جب یہ قدر یہ مسئلہ لا اور یہ سبب مدبر و افس خواجہ اندھ بھ و غیرہ کل اہل  
یہ سنت سے پرہیز لازم ہے جیسا کہ فرمایا حضرت نے عن عبد اللہ بن مسعود قال خطبنا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خطبنا طینینہ و شامالہ و قال ہذا  
سبیل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ و قرآن اہل ہدایت کی مستقیم فاقا جود الایۃ  
رواہ احمد و الترمذی و الدارمی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا او نہوں نے خط  
کہنچا واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط مستقیم پھر فرمایا یہ راستہ اللہ کا

روایہ صحیحین



بھڑخٹ کھینچے دینے بالین اور فرمایا یہ راستے ہیں ہر راستے پر شیطان ہے بلاتا ہے اپنی طرف اور  
پڑھی یہ آیت آخر تک روایت کیا اس کو احمد اور ثنائی اور دارمی نے شعر محاسن مستحکم  
کہ راہ صفا۔ تو ان رفت جز در پی مصطفیٰ۔ پس جو راستہ کجی کا وہ صوفیہ تھے ہیں و ہدیٰ از خیرۃ  
ہشتر کا فسوون اور وہ آخرت میں وہی ہیں کاف و ف یعنی سنکر آخر تک کی زیادتی لفظ ہم  
کی فائدہ دیتی ہے تخصیص کا جب انکا یہ حال ہے تو ہم بھاگ کر کہاں جائینگے اولیٰ اللہ  
نہر دیکھو تو اچھڑن فی الارض یہ لوگ نہیں عاجز کرے خواہے ہیچ زمین کے ف جیسا کہ فرمایا یا ایہ  
الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان  
یہ امر عجیب کیوں اسطے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تم اس امر میں عاجز ہو بلکہ معبود تمہارا ہے بھی عاجز  
ہیں کہ مدد نہیں کر سکتے و ما کان لکم فی دؤن اللہ من اولیاء اور نہیں جو واسطے انکی سوا اللہ کی کوئی  
مدد کرنے والا ف اگرچہ اپنے ذہن میں یقین کو اپنا مددگار جانتے ہیں لیکن حال انکا یہ ہے  
کہ مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتاوان اوہن البیوت لبیت  
العنکبوت لو کا تو ایلمون جب حال شکر نکاہے ہے تو انکی یکھا دیکھی اور لوگ بھی شرک میں  
گرفتار ہوتے ہیں تو قیامت میں یضاعف لہم العذاب و دگنا کیا جائیگا انکو عذاب و  
یعنی ایک گمراہ ہونے کا اور ایک گمراہ کرنے کا ما کانوا لیستطیعون السحیم و ما  
کانوا یبصرون نہ نہیں طاقت رکھتے سنے کی اور نہیں دیکھتے ف یعنی سماع  
قبول اور چشم غیرت نہیں شعر برگ وختان نہ نظر ہوشیار۔ ہر روز قیامت میں معرفت کرو گار جبکہ  
حق کو نہ قبول کیا تو اولئک الذین خسر و انفسہم وصل عنہم ما یوقظون  
ہیں گے ایک ٹوکے میں ڈالا جانوں اپنے کو اور غائب ہوئی انسی وہ چیز جو بندہ شین باندھے  
تھے ف یعنی ٹوٹا ہوا بسبب داخل ہونے کے نار مؤیدہ میں اور وہ جو دلائل باطل واسطے  
مکذیب قرآن اور رسالت کے لاتے تھے اب قیامت میں وہ دلیلین غائب ہو گئی ہیں لیکن  
آخرت میں یہ کما شمرہ لازم ہوا لاجرم انکم فی الخیرۃم الاخرۃ اب ضرور ہو گا کہ وہ ہیچ چیز  
کے وہی ہیں بہت نونی میں ف زیادتی ہم کے واسطے تاکید کے فائدہ تخصیص کا دیتی ہے  
یہاں تک بیان کفار کا ہوا اور انکے عذاب الگ بیان مومنوں کا نہوا تو بندہ اللہ کی رحمت سے  
مایوس ہو جاتے سبحان اللہ کیا سراسر حکمت قرآن میں بھری ہوئی ہے شعر و شتی ذری  
بہم در بہت۔ چور گزین کچراچ و مرہم نہ است۔ اس واسطے ذکر مومنوں اور انکے درجات  
کا ارشاد فرمایا ان الذین امنوا و عملوا الصالحات و اجبتوا لہم درجات  
تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے اور جھکے اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف ف

جانتا چاہیے کہ ایمان اور عمل صالح کے بعد انجبات ضرور ہے کہ اُسکا عطف عمل صالح پر ہے  
ایسا نہ ہو کہ بغیر انجبات کے عمل برباد ہوں جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا یحب کل فحشال فخور اور عمل کا  
باطل ہونا کیسا بلکہ بعض چیزیں ایمان کو باطل کر دیتے ہیں جیسا کہ فرمایا الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم  
بنظم اولئک لہم الاسم وہم ہتدون جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ اُودہ کیا ایمان اپنے کو سامنے  
شرک کے وہی لوگ ہیں کہ واسطے اُنکے اسن ہے اور وہی راہ یاب ہیں ف اس سے  
معلوم ہوا کہ شرک ایمان کو باطل کر دیتا ہے اور شرک کے اقسام بہت ہیں شرک فی الذات  
اور فی الصفات اور فی العبادات اور فی التسمیہ وغیرہ ذلک جیسا کہ جو کما مذہب ہے کہ خدا  
کے قائل ہیں یزوان اور اہرن اور فی الصفات جیسے حل مشکلات غیر خدا سے چاہنا مثل  
تزریق و صحت مریض اور ناکلتا اولاد وغیرہ کا اور فی العبادہ جیسے صلوات وغیرہ یا غیر اللہ کے نام  
روزہ رکھنا اور فی التسمیہ جیسے بندہ علی یا حسین بخش وغیرہ نام رکھنا ان اقسام سے چھنا  
ضرور ہے اور خاص کر یہ مرض عورتوں میں اکثر ہے بلکہ جو سائے شرعی ہے اُنکے قابلہ ہو  
اپنی طبیعت سے گھڑٹ نکال رکھی ہے مگر فرصت نہیں کہ اُسکا اساطر کیا جاسے جیسا کہ  
فقہائے مسائل کتاب الطہارت سے کتاب ابو صالیانک مبوب اور مفصل بیان کئے ہیں  
اگر غور کرو تو اُنکے مسائل طبعی اتنی ہیں نکالیں گے کہ شب و روزہ و ارکھم میان کئے جائیں  
بچہ اگر نہیں جیتا تو کسی کے ہاتھ بچہ ڈالنا یا ناک کان پھیدہ سے یا سحاج میں گھسیٹنا نام اس کا  
چھیدوا ورتھوا اور گھسیٹا رکھنا اور کسی کی چوٹی اور کسی کی بدھی اور کسی کے نام کی چیر  
اور کسی کا بیک اور فقیر بنانا اور کسی کی صحنک اور دسترخوان اور کونڈا اور توشہ اور کبوتری  
پڑا اور بھیڑیوڑا اور پڑیونگی اور سیدنگو بیٹھک اور کسی کی گائے اور بکرا اور مرغ اور سیدکا  
طاق اور سیدکا تھاڑ اور تیرسکے درخت پر کسی کا گذر سمجھنا اور بیج کے در کے سونے بیٹھنے سے  
پرہیز کرنا اور طرح طرح کی منتیں ماننا اس غرض سے کہ خدا تو ہماری بچہ مار مار ڈالتا ہے ایسے  
کے نام کا کرو کہ بچہ خدا نہ مار سکے معاذ اللہ لکھن شاعر وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم  
مانگتے ہو اولیا سے۔ اور پیدا ہوتے وقت تو لہجانا اور سا لگہ اور دسوندا اور کشتی کی صحنک  
اور لیم اللہ کی شادی ایسی کرنی کہ نچ اور باجہ نوبت نقارہ بجائے گویا لیم اللہ اب ان  
چیزوں کا نام ہو کیا اصل لیم اللہ جانتے بھی نہیں کیا شے ہے ایک سنت اور مستحب  
کیواسطے صد یا محرمات میں گرفتار ہوتے ہیں نمازیں بھی اُس شادی سے سرانجام میں قضا  
ہوتے ہیں دونوں کو اچھا برا سمجھنا یہاں تک کہ ایام سے پاک ہوں تو اگر نہا کر تکیہ کر سکے تو وہ  
نماز فرض ہو جاتی ہے یہ کہتے ہیں آج کا دن نہا تکیہ اچھا نہیں اور امام خناسن کا پسیہ سفر

سفر کرنے والے کے بازو میں باندھنا ہم نہیں جانتے کہ یہ امام کہاں سے نکلا ہی فقہاء میں  
 نہیں محدثین میں نہیں دوازده امام شیعہ کے ہیں ان میں نہیں اور بچہ جو روتا ہے تو آگے  
 انگاری اوتا رنی دودھ شربت کی کلمہ میں چوراہے میں رکھوانی خاوندوں کی ناشکاری کرنی  
 عن ابی سعید الخدری قال حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النحری او فطری المصلی فمر علی  
 النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی اری کثرا منکم اهل النار قلن ویم یا رسول اللہ قال  
 مکثرن اللعن وکفرن العشر ما ریت من ناقصات عقل و دین اذ حبب للبل الرجل انحام  
 من احد کمن قلن ومانقصان وینما وقلنا یا رسول اللہ قال ایس شہادۃ المرأة مثل نصف شہادۃ  
 الرجل قلن بلی قال فذلک من نقصان عقلها قال ایس اذا حاضت لم تقص و لم تقصم قلن بلی  
 قال فذلک من نقصان وینما متفق علیہ ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ نکلتے رسول خدا  
 دن النحری یا فطر کے طرف عید گاہ کے پس گزری عورتوں پر فرمایا اے گروہ عورتوں کے  
 صدقہ کرو پس تحقیق میں دکھایا گیا ہوں تم کو اکثر اہل نار سے پس کہا عورتوں نے کس سبب  
 یا رسول اللہ فرمایا اکثر تم لعن میں کرتے ہو اور کفران نعمت خاوند کا کرتی ہو نہیں دیکھا میں نے  
 ناقص عقل و دین جو بچا دے عقل مرد ہو شیار کے ایک تم میں سے کہا عورتوں نے کیا  
 نقصان دین اور عقل چارہ کی کا ہے اے رسول اللہ کے فرمایا یا نہیں ہے گواہی ایک عورت  
 مثل آدمی گواہی مرد کی عرض کیا سچ ہی فرمایا یہی ہے نقصان عقل کا فرمایا کیا نہیں ہے جبکہ  
 حاضر ہوتی ہے نماز نہیں پڑھتے اور روزہ نہیں رکھتے عرض کیا سچ ہی فرمایا یہی نقصان  
 دین کا ہے متفق علیہ یعنی ساری عمر کھلاؤ پنہاؤ ایک روز اگر ادھی کا تک نہ ہو تو سب  
 کھایا پیا ڈو دینگی اور کہیں گی ادھی کا تک بھی میسر نہیں ساری عمر اس گھر میں ہی بیٹھا رہا  
 اور عجیب اور لعین کے اکثر عادت ہے شہر اگر نیک بودی ہمہ کار زن - زنان را مزن  
 نام بودی نہ زن - مگر انکا سمجھانا اور راہ پر لانا ضرور ہے مگر ایسے طور پر ہو کہ یہ مان بھی  
 جائیں کیونکہ انکی عقل ناقص ہے ایسا نہ کہ اور ضد کریں پیار اخلاص سے نصیحت کام  
 دیگی جیسا کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے استوصوا  
 النساء خیر فانہن خلقن من ضلیع وان اعوج شے فی الضلیع علاہ فان ذہبت تقیمہ کرتی و  
 ان ترکتمہ لم یرل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق علیہ نصیحت کرو عورتوں کو بھلی طرح پس تحقیق  
 وہ پیدا ہوئی ہیں پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی پسلیوں میں اور پر کی ہے پس اگر سید ہاؤ  
 کرتا رہیگا تو رڈ ایسا کہ اسکو یعنی طلاق کی نوبت ہو جائیگی اور اگر نصیحت چھوڑ دینگا تو تیرھی  
 رہیگی پس نصیحت ہی کرتے رہو متفق علیہ فلفظ استوصوا کا تاکید ہے اور خیر سے مراد

نرمی ہے اور پیدائش حضرت حوا کی حضرت آدم کی پسلی سے ہے کہ اصل انکی ہے اس میں اشارہ ہے کہ جبلی امر ہے کجی کا ازالہ بالکل ممکن نہیں اور عدم ترک میں اشارہ ہے کہ نصیحت سے باز نہ رہو بیان اس میں تھا کہ ایمان کو شرک اور اعمال قبیحہ سے بچانا چاہئے تاکہ اس مرتبہ کو پہنچو **أُولَئِكَ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ** یہ لوگ ہیں صا جائقنت وہ اس میں رہ پڑیں گے **فقط** صحاب میں کیا لطافت ہے کہ مالک ہیں جنت کے اگر کوئی مکان کر ایہ کو لیتا ہے یا کسی کے باغ میں سیر کو جاتا ہے تو صاحب مکان اور صاحب باغ اسے نہیں کہتے اور لانا ضمیر ہم کا فائدہ تخصیص کا دیتا ہے اور خلود کے معنی ہمیشہ عیشہ رہنے کے ہیں بعد بیان کفار اور مومنین دو نو فریق کے مثال بیان کر می مثل **الْقَوْمِ يَقِينِ كَأَنَّمَا فُتِحَتْ مَشَالِدُ دُونِ قُرُونٍ** کی جیسے اندھا اور بہرا **ف** یعنی کافروں **الْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ** اور دیکھنے والا اور سنے والا **ف** یعنی مومن اب جناب باری بوجھتے ہیں **هَلْ يَسْتَوِ يَأْنِ مَثَلًا** آیا برابر ہیں دو نو فرقہ **ف** یعنی برابر کوئی نہیں استفہام انکاری ہے جب برابر نہیں تو **أَفَلَا تَذَكَّرُونَ** آیا پس کیوں نہیں نصیحت قبول کرتے **ف** اب دلائل اثبات نبوت اور قرآن کے بیان کر کے قصہ نوح علی نبیہ السلام کا شروع کیا کہ مثال اور دیلون سے تو یہ نہ سمجھی اب معلوم کریں کہ قصہ نوح علیہ السلام کا یا وجود امی ہونے کے موافق توریت ہو ہو بیان کیا تو بیشک یہ کلام الہی ہے اور یہ بہتو تنبیہ ہے کہ جیسے قوم نوح نے مانا تو مستوجب عذاب کے ہوئے اگر تم اس رسول کو مانو گے تو مستحق عذاب کے ہو گے فرمایا **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ** اور بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اسکی کے **ف** یعنی نوح علیہ السلام کے حضرت آدم علیہ السلام تک دس پستین ہیں نوح بن لامک بن متوشلح بن اخنوخ بن یاروہ بن ہلالیل بن قینان بن انوش بن شیت بن آدم اور نام انکی والدہ کا قینوش ہے حضرت آدم سے اسکے زمانہ تک اٹھارہ پونچھ برس ہوئے ہیں اور عمران کے چالیس برس کی یا زیادہ ہوئی جب نبوة ہوئی اور سارے نو سو برس تک دعوت کری بعد طوفان کے ساٹھ برس یا زیادہ اور زندہ رہے جیسا کہ فرمایا **فَلْيَبْشِرُوا فِي هَٰذَا مَسْمُومٍ** الف سنۃ الاخسین عا ما اور ایک روایت میں عمر آپ کی یک ہزار ساٹھ سو یا پان سو برس کی ہوئی اور علیہ آپ کا سفید و مجعد مو بزرگ سر سرخ چشم ساقہ باریک تھا اور بہتر زبان میں کلام کرتے تھے اور انیس زبان سام بن نوح کی اور رسولہ زبانیں حام بن نوح کی اور ستائیس زبانیں یافت بن نوح کی تھیں اور انہیں **تینون** کہتے تھے نسل دنیا کی جاری ہوئی اس واسطے انکو آدم ثانی کہتے ہیں جیسا کہ فرمایا **وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ**

الباقین عرب اور روم اور فارس اولاد سام میں ہیں جس اور سندھ اور ہند اولاد حام میں اور یاجوج ماجوج اور غلاب اور ترک اولاد یافث میں ہیں کنانی البستان ابی الیث اور یجر دسویں پشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ابراہیم بن آزر بن ناخوری بن شاریج بن ارغوبن فالغ بن غابر بن شالخ بن افرحش بن سام بن نوح پھر یسین شقین ہمارے حضرت سے حضرت ابراہیم تک میں مدعی اصلی پر آویں کہ جب نوح علیہ السلام کو دعویٰ کا حکم ہوا کہ ہا وہنوں کے قوم اپنی کو اتنی لکھ دینا جو میں تحقیق میں واسطے تمہارے ڈرانے والا ہوں ظاہر ہے اس قصہ کے المدعیل شانہ نے قرآن میں کئی جگہ ارشاد فرمایا پھر یہ کہتے ہیں یہ تکرار بے فائدہ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ عین فصاحت اور بخت ہے کیونکہ بڑے سے بڑا شاعر جب ایک مطلب میں فصاحت فرج کر چکتا ہے دوبارہ دوبارہ اس کے بیان کرنے میں وہ بلاغت نہیں کہو بخلاف جناب باری عزہ کے ہر جگہ جدی جدی الفاظ بیان کئے ہیں سورہ اعراف میں

لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یا قوم اعبدا اللہ مالکم من الذین فی الخلق انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم قال الملأ من قومہ انا لنتک فی ضلال مبین اور سورہ مومنون میں ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدا اللہ مالکم من الذین فی الخلق انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم قال الملأ من قومہ انا لنتک فی ضلال مبین اور سورہ صافات میں ولقد ارسلنا

نوح فلقمہ المجیبون اور سورہ نوح میں انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان اندر قومک من قبل ان یاہیم عذاب الیم سوال مگر یہاں ایک اعتراض ہے کہ ہمارے رسول مقبول کی صفت بشیر اور نذیر فرمائی اور حضرت نوح کو فقط نذیر فرمایا جو اس کا یہ ہے کہ سارے جہان میں کفار تھے وہ لایق نذارت ہی کے تھے اور حضرت کی امت میں کثرت مومنوں کی قیامت تک چلی جائیگی وہ قابل بشارت کے ہی ہیں نوح علیہ السلام نے پہلے اپنی رسالت ثابت کر لی پھر تبلیغ شروع کر دی اَن لَّا تَقْبَلُوْا اِلَّا اِلٰہَہٗمَ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی

تعبد و اسے مراد توحید و اہی تعلیم توحید اصول سب پیغمبروں کے دین کا ہے اور ترک و کفر سے سب سے منع کیا ہے اگرچہ حکام فرعیہ جدی جدی ہیں جو توحید میں پکے ہیں اگرچہ ہیں آسمان تک گناہ رکھتا ہے انجام اس کا مغفرت ہے جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا یغفران لیشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء تحقیق اللہ نہیں بخشتے گا شرک کو اور بخشتے گا سوا شرک کے جسکو چاہے ف عدم مغفرت شرک کے تو قطعی ہے اور ما سوا شرک کے تحت مشیت میں یا تو توفیق تو بہ کی ہو یا پیغمبر اور صالحین کے شفاعت ہو یا محض اپنے فضل سے بخشتے یا عذاب کر کے معاف فرمائی مگر عذاب واقعی نہ ہو گا جیسا کہ فرمایا قل بیعادی الذین ہرؤا

علی انفسہم لا تقنطوا من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً کہد سے تو اسے محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم لے بند و میر سے جو زیادتی کرنے والے ہیں اپنی جانوں پر مت نامید ہو مت  
 اللہ کی سے تحقیق اللہ عز و جل ہے کل گناہوں کو مگر شرک مخصوص ہے ساتھ آیت تقدیم  
 کے اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی ذر قال اتیت البتہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وعلیہ ثوب ابيض وھونائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات  
 علی ذلک الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان  
 زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی  
 وان سرق علی رنم الف الی ذر وکان ابو ذر اذا حدث بہذا قال وان رنم الف الی ذر  
 مستفوق علیہ ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 اس حال میں کہ آپ کے اوپر سفید کپڑے تھے اور وہ سوتے تھے پھر آیا میں اور تحقیق  
 جاگ اٹھے تھے پس فرمایا نہیں ہے گوی بندہ کہ کہا اے لا الہ الا اللہ پھر گیا اسی پر  
 مگر داخل ہو گا جنت میں کہا میں یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کی اپنے فرمایا ہاں  
 پھر کہا میں اگرچہ زنا اور چوری کی اپنے فرمایا ہاں پھر کہا میں اگرچہ زنا کیا اور چوری  
 فرمایا ہاں اگرچہ زنا کیا اور چوری کی اور خاک الودہ ہونے تاک الی ذر کے اور تھے ابو ذر  
 جس وقت بیان کرتے اس حدیث کو تو کہتے وان رنم الف الی ذر روایت کیا بخاری  
 اور مسلم نے ف اگرچہ بہت خوشخبری نہایت بڑی ہے مگر یہ نہ ہو کہ اب نماز اور روزہ  
 وغیرہ مکرر اور چوری اور زنا وغیرہ پر مستعد ہو جاؤ اس واسطے کہ ان آیات اور حدیث  
 سے ارتقاء نہ ابد لیا ہوا اور انجام دخول جنت کا ہو گا اور قبل دخول جنت کے جو عذاب  
 ہو گا اُس کا متحمل ہونا مشکل ہے مثلاً ایک نماز کے ترک سے اسی حقہ حدیث میں آئے ہیں  
 اور ایک حقہ دو کثیر اور اٹھاسی لاکھ برس کا ہو گا نعوذ باللہ منہا اور اسی طرح حق العباد میں  
 مواخذہ ہو گا ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے اندرون ما المفلس قالوا  
 المفلس قنیاس لا درہم لہ ولا متاع فقال المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ و  
 صیام و زکوۃ و یأتی قد شتم ہذا و قذف ہذا و اکل مال ہذا و سقک دم ہذا و ضرب ہذا فیعطی  
 ہذا من حسناتہ و ہذا من حسناتہ فان فینت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایا ہم  
 فطرح علیہ ثم یطرح فی النار رواہ مسلم آیا جانتے ہو تم کون ہے مفلس کہا صحابہ نے  
 مفلس ہم میں وہ ہے نہ درم اُس کے پاس ہو نہ متاع پس فرمایا تحقیق مفلس میری امت  
 وہ ہے کہ لائیگا دن قیامت کے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور آئینا لینے مدعی کہے گا وہ



تحقیق نکالی ہی کہتے چکے اور کہا اور کھایا مال کا توڑ کیا اور مارا یعنی مختلف دعویٰ قائم ہو  
 اس پر پھر دیا جائیگا دعویٰ نیکی اسکے پس اگر نہ ہوگی نیکیاں پہلے فیصلہ کی لی جائیگی  
 بینیان دعویٰ کی اور ڈالے جائیگے اور مدعا علیہ کے پھر والا جائیگا دوزخ میں روایت کیا  
 اسکو سلم نے بیان یہ تھا کہ نوح علیہ السلام نے دعوت توحید کی کری اور کہا اگر کہنا نہ مانو  
 میرا تو ارحم الراحمین علیکم السلام یوم الیوم تحقیق میں دوزا ہوں تم پر عذاب و نذکرہ نے  
 دالے سے فوج عظیم کے یہاں الیوم یامائتہ اس میں یہ ہے مثلاً کسی کو بخار  
 شدت کا ہو تو منہ پیٹ کر پڑ رہیگا اور اگر ساتھ اسکے درد سراور اعضا شکنے بھی ہو اور درد  
 گردہ بھی ہو تو کیسی بقراری ہوگی کہ جان نکلتے کی آرزو کرے اس پیچھے کا نام عذاب  
 الیم ہے دعوا ہنا لک بتور کہا جائیگا لا تدعوا الیوم یومنا واحد ادا دعواتہ اور اکثر ایکا رینگے  
 اس وقت ہلاکت کو کہا جائیگا نہ پکار و ایک ہلاکت کو بلکہ پکار و آج کے دن ہلاکتیں بہت  
 اور کثرت سے گاشعر و رکبات یناق فی ہوا دجہا لم یلقن الی من غاص فی الکشب۔  
 تم جو دنیا کی تکلیف سے موت کے آنے سے چھوٹ جاتے تھے یہاں الیوم نہیں ہے بلکہ لایموت  
 فیہا ولا یموت یعنی نہ مرنے کے دوزخ میں نہ جہنم کے یہاں ایک سوال ہے اگر کوئی کہے  
 اجتماع اور ارتفاع نقیض محال ہے جواب موت کی نفی تو ظاہر ہے او حیات نام ہے  
 خوش عیشی کا فرق حیثیت سے نفیض نہ رہا اور یہ ہمارا بھی محاذ ہے کہ کوئی شخص تکلیف  
 میں گرفتار ہو اور اس سے بچھا جائے کہ کیا حال ہے تو کہتا ہے نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں  
 جب عذاب الیم سے نوح علیہ السلام نے ڈرایا تو قوم کو جواب دلیل کا نہ آیا تو یہ سمجھ کر اس شہر  
 میں نقص نکالو فقال الملاء الذین کفروا میں فو کہلہ ما نزلک الا بشرا ایستلکنا  
 پس کہا شریفون کفار قوم نوح نے نہیں دیکھتے تم چکو مگر آدمی مثل اپنے ف یہ کہہ لے گا  
 نہایت بیوقوفی کا ہے کہ کل بشر حضرت آدم کی اولاد ہیں مگر فرق مراتب ہر کسی کا کرنا ضروری ہے  
 اور یہ ظاہر ہے ہر جناس مخلوقات میں ہم فرق دیکھتے ہیں جیسے تمہارا کسٹنس ہے اسکے  
 اقسام صد ہا ہیں ادنیٰ سے اعلیٰ تک سنگ خارہ کی قیمت چار روپیہ بھری اور بل ہرے کی  
 رتبیوں سے تول ہوتی ہے کانیشون میں کہ وہ چاندی سونے کی بھی کانیشون سے عمدہ  
 ہوتی ہیں کہ ایک پانوں کمی کا بھی رکھا جائے تو سوئی مائل ہو جائے یعنی سنگ خارہ اور  
 صل بخشانی دونو تمہارے اور مابین ان دونوں کے اور اقسام ہیں ہر ایک کی قیمت اور  
 اور صفت عمدہ و خردہ ہے جیسے مر اور سنگ موسیٰ اور شب اور سیاق اور ہیرا اور کھراج  
 اور پنہ اور نیلم وغیرہ اسی طرح آدمیوں میں نبی صحابہ تابعین تبع تابعین اقطاب ابدال



صالحین اور کفار اور یہی قول کفار مکہ کا بھی ہے جیسا کہ فرمایا و ما منع الناس ان یؤمنوا  
 اذا جاءهم الہدی الا ان قالوا البعث الہد بشرا رسولاً اور نہ مانع آیا کفار مکہ کو ایمان لانے سے  
 جبکہ انہی انکے پاس ہدایت مگر کہتا انکا کیا بھیجا الہد نے بشر کو رسول کر کے فت اگر بالفرض  
 فرشتہ رسول ہو کر آتا اور رسالت ثابت ہوتی ہے معجزہ سے اگر وہ معجزہ دکھاتا تو یہ کب  
 یقین کرتے کہتے اس کی تو قوت میں یہ بات ہے کہ وہ مہربین آسمان سے نہیں تک  
 طو کرتا ہے معجزہ معجزہ نہ رہتا بخلاف حضرات پیغمبروں کے کہ ان سے وہ باتیں مفرد ہوئیں  
 کہ طاقت بشر سے باہر ہیں یہ تو اور عمدہ بات ہے کہ ہم جنس ہے اس کی بولی سمجھو گے  
 غیر جنس ہوتا تو اس سے نفرت ہوتی اُسکو عیب جانتے ہو شعور و لاعیب فیہم غیر ان  
 ضیو فہم + تلام بتیان الاجتہ والوطن + انبیاء و ان کی شان میں طعن کرنا کمال حق ہے  
 کیونکہ الہ نے کسی بنی کو ایسا نہیں کیا کہ کوئی کسی طرح کے طعن کر سکے شکل و عقل و حسب  
 اور نسب و غیرہ کل میں عمدہ عطا کریں ہیں چنانچہ ہمارے حضرت کا سیر کی کتابوں میں  
 مذکور ہے عقل ایسی کہ قبل نبوت کے فیصلے آپ کے سپرد کئے جاتے تھے قانون شریعت سے  
 معمر کے کہ قیامت تک کے حادثات کو کافی ہیں کچھ تغیر و عین نہیں شعریتی کتا کردہ ان  
 درست ہا کتب خانہ چاندیست + نصاری کے قانون ہر سال بدلتے جاتے ہیں  
 اور حسب ہمارے حضرت کا نہایت عمدہ ہے جیسا ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں  
 کہ چلا میں اس مدت میں کہ درمیان پیغمبر کے اور ہمارے بگاڑ تھا پس بنی میں ملک شام  
 میں ناگہان خط آیا حضرت کا طرف ہر قل کے وجہ الکلی نے بھیجا اس خط کو عظیم انداز  
 پاس اور نے بھیجا ہر قل کے پاس کہا ہر قل نے آیا کوئی اسکی نوم میں سے یہاں ہے  
 پس میں بلایا گیا مع جماعت قریش کے پھر بٹھایا ہر کو اپنے روبرو اور پوچھا کوئی تم میں سے  
 قرابت رکھتا ہے اس سے جو دعوی کرتا ہے نبوت کا کہائے کہ میں پھر بلایا تر جاکو  
 اور کہا پس کہتا اور کہا قریش سے اگر یہ جھوٹا ہوے تو ہر کو گاہ کرنا پس اگر مجھ کو جھوٹا  
 اپنے خوف نہو تا تو قسم الہ کی کہ جھوٹا ہو لیتا پھر ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہیف حنیف  
 میں نے کہا فیما ذو حجب پھر پوچھا قبل کا سن ابادہ ملک میں نے کہا نہیں پھر پوچھا قبل کہ تم تہتمو  
 بالکذب اے پہلی نبوت کے کہائے نہیں پھر کہا متبع اُسکے شریف میں با ضعیف میں نے  
 کہا ضعیف پھر پوچھا کہ اہل زیدون او نقصون کہائے زیدون پھر پوچھا ایا بعدایان  
 لانے کے کوئی پھر تھا ہے اُسکے دین سے کہائے نہیں پھر پوچھا کیف تھا لکم ایادہ کہائے  
 الحرب بجال نصیب منا و نصیب منہ پھر پوچھا اہل یغیر کہائے نہیں مگر اس مدت کی شہرت

کو پیچھے ہمارے کیا کیا اور کہا ابو سفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ نہیں دُل کر سکا میں کوئی اور بات سوا اسکے پھر پوچھا فہل قال نذالقول اخذ بکلمہ کہا میں نے نہیں پھر کہا واسطے ترجمان کے کہہ کہ اسکو میں نے سوال کیا تھا حسب سے تو نے کہا ہو ذ حسب ایسے ہی چل بنے ہوتے ہیں حسب قوم اپنی کے اور وہ جو پوچھا تھا میں نے بل کان من ابانہ ملک تو نے کہا نہیں ہیں اگر اسکے ایاد سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا اپنے باپ کا ملک چاہتا ہے اور وہ جو حوال کیا تھا ہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال تو نے کہا نہیں پس جانا میں نے جو آدمی آدمیوں سے جھوٹا نہیں بوتا اللہ پر کیونکہ جھوٹے بولے گا اور وہ جو سوال کیا تھا اتبع لک کہ شریف ہیں یا ضعیف تو نے کہا ضعیف ایسے ہی ہوتے ہیں اتباع رسولوں کے اور وہ جو پوچھا تھا ہل یزید دن ابی نقضون تو نے کہا ہل یزید دن ایسا ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ تمام ہوتا ہے ایمان اور وہ جو سوال کیا تھا ہل رعدا حد تو نے کہا نہیں ایسا ہی ہوتا ہے جب ایمان کی بشارت دُخل ہوتی ہے دلوں میں اور وہ جو سوال کیا تھا لڑائی سے تو نے کہا کبھی ہم فتح پاتے ہیں کبھی وہ ایسے ہی آزمائے جاتے ہیں بنے لاکن انجام انکے واسطے ہوتا ہے اور وہ جو سوال کیا تھا یا عذر تو نہیں کرتا تو نے کہا نہیں ایسا ہی ہے رسول عذر نہیں کرتے اور وہ جو سوال کیا تھا یا کسی نے کہا ہے یہ قول یعنی دعویٰ بنوہ کا پہلے اُس سے تو نے کہا نہیں میں کہتا ہوں اگر کوئی پہلے اس سے دعویٰ بنوہ کا کرتا تو میں گمان کرتا کہ اسنے تقلید کر لی ہے پھر کہا ہر قل فی ابی سفیان سے بایا مکر کہا ابو سفیان نے ساتھ نماز روزہ کوفہ اور صلہ رحمی اور عفاف کی پس کہا اگر سچ ہے یہ جیسا کہ کہتا ہے تو بیشک وہ بنی ہے اور میں جانتا تھا کہ وہ پیدا ہونے والا ہے مگر یہ نہ معلوم تھا کہ تمہاری قوم سے ہو گا کاش اگر میں جھٹکا رہ پاؤں تو دوست رکھتا ہوں اُسکے ملاقات کو اور جو میں ہوتا نزدیک اُسکے البتہ دیتا دو لون پاؤں اُسکے اور البتہ پہونچے گا ملک اُسکا یعنی حکومت اُسکے پیر سے گا مونسکے پیچھے تک پھر منگایا خط حضرت کا اس میں لکھا تھا ہم اللہ رحیم ہیں من محمد رسول اللہ الی ہر قل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدیٰ اما بعد فانی اوعوک یدعیاتہ الاسلام سلم وسلم یوسلم ہر قل مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاربعین ویابل الکتاب تعالوا الی کلمۃ الی اخریانا مسلمون شروع ساتھ نام اللہ رحم والے نہایت چیم کے از طرف محمد رسول اللہ کے سے طرف سلطان روم کے سلامتی اسپر جوتا بعد اری کرے ہدایت کی اسے پر بعد حمد کے پس تحقیق میں بلاتا ہوں بلانا طرف اسلام کے اسلام لانا کہ سلامت ہے اور سلام لادینا جھکو اللہ دوہرا اجر پس اگر وہ کوئی کر گیا تو پس

محقق اور تیرے ہو کا گناہ رعیت کا پھر انہیں یہہایت لکھی جب یہہ نام پڑھا گیا  
 آواز میں بلند ہوئیں اور کچھ پٹی پکنے لگی اور ہکو نکال دیا ابوسفین کہتے ہیں میں نے اپنے  
 یاروں میں کہا تعجب سے بڑا خوف چھایا ملک بنے اصغر پر ایسا حضرت کو ہم نہیں جانتے  
 تھے پھر اسی وقت سے ملنے یقین کیا دین اسکا پورا ہو کر یہہ گاہا تک کہ داخل کیا  
 اسد نے مجھ کو اسلام میں قال النسر ہی قال ابوسفین بلایا ہر قل فی سرداروں کو اور  
 کہا ایا ہے مکین فلاح اور ہدایت کی رعیت اور ملک بھی تھا ہا قائم ہے فحاصو حصۃ  
 حمرا وحش یعنی بد کے پدنگا کو خروں کا اور چلے دروازہ کی طرف اور وہ بند کر رکھا تھا  
 اور کہا اھو لو ہم نکلیں جب دیکھا ہر قل نے کہ سلطنت میں فتور پڑا پھر بلایا اور کہا تیرے  
 آزمایا تھا مکو کیسے مضبوط ہو تم اپنے دین میں ہیں میں پورا پایا مگو میں سجدہ کیا ہے  
 اس کو اور راضی ہوئے کلام اس میں تھا کہ قوم فی ایمان نہ لائے ایک وجہ تو یہہ سانچ  
 ما سربک الابشر مثلنا دوسری وجہ یہہ کہی وَمَا نَزَّلَكَ ابْنُكَ إِلَّا الَّذِي يَشْنُ  
 لَمْ نَأْزِلْنَا اَوْ نَهْنِ دیکھتے ہیں متعین تیرے مگر ازل قوم کے ف یعنی انکے برابر تھے  
 ہوئے ہکو غیر اتنی ہے اگر دو تمہارا ایمان لاتے تو ہم بھی ایمان لاتے ہمیشہ سو اسد  
 جلالہ کی عادت ہے کہ دولت ایمان کے اول غریبوں کو ہی نصیب ہوئی تھی جب  
 قیامت میں انکے مرتبہ بلند ہوں گے تو فرشتہ کہیں گے تو بیٹا اہولاء الذین اسلم لاننا ہم  
 المدبر حۃ اذ خلوا الجنة لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون ایا یہہ وہی لوگ ہیں جن پر زمین  
 کھاتے تھے کہ نہ پہونچیں گے انکو اسد کی رحمت یعنی ہمیں کہا انکو آج داخل ہو جاؤ جنت میں  
 نہیں خوف تمہارا نہ تم نکلیں ہو گے ف اس مقام پر غریبوں کو نہایت ہی خوشخبری  
 ہو جیسا کہ حضرت نے فرمایا الاسلام بدو غریب وسیو غریب انطوبی للغباء الاسلام شروع ہوتا  
 غریبوں میں اور عود کر لیا غریبوں میں پس خوشخبری واسطے غریبوں کے ہو ف  
 اس وقت میں جتنے زیادہ غربت ہے و تنابہی القاز زیادہ ہے اور جتنی زیادہ امارت  
 و تنابہی فقر و فجو زیادہ ہے مساجد کو غور کرو نماز اور جماعت میں کون لوگ زیادہ  
 ہیں امیر لوگ جماعت سے محروم اور اکثر بے نماز باوجودیکہ غریابی اتنی فضیلت ہے اور اسد  
 اور رسول کے پسندیدہ ہیں مگر دنیاواران کو معیوب جلتے ہیں شعر و لایعیب یہہ غیران میں  
 ہیں فلول من قراع الکتاب اور جو کم مقدور ہیں انکو چالیسواں حصہ زکوۃ کا دینا دشوار ہیں  
 زیادہ مقدور والے پوری زکوۃ ادا نہیں کر سکتے اگر کسی سکین کو حاجت ہو غریب دود  
 چار چہار آتہ چندہ ڈال کر حاجت روائی کر دیتے ہیں امیروں کی چوکی ہو گے اندر کیسی

گد نہ ہیں اکثر مال الکا پناح رنگ اور لہو لعب میں صرف ہوتا ہے مجھ میں ابو ہریرہ سے منقول ہے  
 فرمایا حضرت نے ماسن یوم یصح العباد فیہ الا ملکان نزلان فیقول احدہما اللہم عطشفا خافا  
 وبقول الآخر اللہم عطشفا تمسکا لکھا نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندہ مگر دو فرشتہ اترتے ہیں  
 کہتا ہے ایک اسی اللہ دے خرچ کر نیوالے کو مال اور کہتا ہے دوسرا اے اللہ دے بخیل کو ضیاء  
 ہونا مال کا اسرار کہتے ہیں فرمایا حضرت نے ہفتی ولا تخصی فی حصی اللہ علیک ولا توخی فیو  
 اللہ علیک ازخنی ما سلطت خرچ کر نہ ہو کہ پس رہے گا اللہ تجھ پر بندہ کر بند کر لگا اللہ تجھ پر خرچ کر  
 جس قدر کہ طاقت دہکتی ہے تو کلام اس میں تھا کہ قوم نے دوسرا جواب یہہ دیا کہ تیرے بیعت  
 ارذل ہمارے ہیں اور وہ بھی باؤمی الزابی او بری عقل سے ف یعنی انکو سمجھ نہیں ہے  
 جب انکو سمجھ آئیگی یا ہم سمجھا لینگے لا تذرون لک تم کو چھرا پانی سے برگشتہ ہو جائینگے اور تیرے  
 یہہ امر ہے کہ و ماکوئی لکھ کر عاقلنا من افضل اور نہیں ہو سکتے ہم ناوا اور اپنے افضل کی طرح  
 ف لفظ لکم میں نوح علیہ السلام کی اتباع کو چلی شامل کر لیا اور افضل کی تنوین تکبیر کی ہے  
 یعنی کسی طرح سے فضیلت نہیں اور مانری سے فنی رویت کے ہو سکتی ہے نفس الامر  
 اور واقع میں ظلمت کفر نے انکو اندھا کر رکھا تھا جیسا کہ اگے ایسا فہمیت علیکم اور حدیث میں  
 آیا ہے جبکہ الشیء یعنی بصیرت محبت شی کے اندھا ہوا کر دیتی ہے اور چوتھا سبب ایمان نہ لانا  
 یہہ بیان کیا بل نظر لکھو کذب یعنی بلکہ گمان کرتے ہیں ہم کو جو جوٹے ف لفظ بل کے ساتھ  
 اضرب کرنا کہ یہہ تینوں عیب تو تھے ہی مکن یہہ بڑھ کر ہے کہ وعدہ عذاب کا پھٹے ہو پھر  
 عذاب کہاں آتا ہے بجان اللہ کیا اللہ جل شانہ تحمل ہے کہ کیسا کیسا معاملہ انبیاء کے  
 ساتھ کفار کرتے ہیں جب بھی اوپر عذاب نہیں بھیجا جب تک کہ اپنے منہ سے نہیں طلب  
 کرتے جیسا کہ کفار کہتے کہا اللہ انکان ہذا ہوا حتی من عندک فامطر علینا حجارة من السماء او  
 انما بعذاب الیم اے اللہ اگر یہہ حق ہے نزدیک تیرے پس برسا پھر تیرا آسمان سے پالا  
 ہم پر عذاب در دناک اور قوم نے دونوں جاون انجمن اتع کو جو شامل کیا وجہ اسکی یہہ  
 کہ عدم فضیلت اتباع کے لفظ ازلنا سے اور نوح علیہ السلام کے لفظ شلنا سے بیان  
 کرے اور نسبت کذب کی نوح علیہ السلام کے طرف سبب وعدہ دینے عذاب کے کہ ان ازل  
 اللہ او اجارا لایوخر کہا تھا اور وہ عذاب اب تک نہیں آیا اور اتع کی طرف نسبت اس معنوی کو  
 کرے کہ تابع کو حکم متبوع کا ہوتا ہے یا اس واسطے کہ تکذیب معبود کی متبوع اور تابع دونوں  
 کرتے ہیں دیکھنا چاہئے کہ قوم نے کیسے سخت کلام کئے اور نوح علیہ السلام کی نرمی کو دیکھو کہ  
 فرمایا جسکو اللہ نے نطق کیا قال یقوم ارنتم لیر ان کنت علی ینینہ میں دینی واذانی وحق

من عسده فحیت علی کے کہ انوح علیہ السلام نے لے تو میری  
 خبر تو تم مجھ کو اگر مولا میں اوپر دلیل کے اپنے رب کی طرف سے اور حال یہ کہ وہی ہے اللہ  
 تجھ کو توجہ اپنے پاس سے پس اندر میں چھا گیا اور تمہارا رہے وقت اہل قوم کا یا تو ہی تھا  
 حذف کی گئے ہے یا کثرت سے تھا اس سے اذکر مکتوبہا وانکو لہا کادھوکی  
 کیا لازم کرتا ہوں میں نہیں ہدایت کو اور حال یہ کہ تم اسکو مکروہ جانتے ہو وقت جواب  
 ان شرطیہ کا مخدوف ہے لے لاقد ر علی ذلک کیونکہ ہدایت اللہ ہی کی اختیار میں ہے  
 فقط میرا کام سناوینا ہے اللہ کے واسطے کچھ اپنے نفس کی غرض نہیں رکھتا ویقوم  
 لا اکتفیک علیہ ماکاہ اور اے میری قوم نہیں مانگتا میں تم سے اوپر اس تبلیغ کے  
 علی اب جو کہ نائب پیغمبر کے یعنی علماء ہیں انکو بھی چاہئے کہ خاص اللہ کے واسطے درس  
 نہیں ہو طمع دنیا کی نہو اور جو طامع ہوتے ہیں اُن سے پورا پورا امر بالمعروف اور نہی عن  
 نہیں ہو سکتا شعر ترک دنیا بدم آدموند بدخویشتم سیم وغلہ اندوند عالم را کہ گفت  
 رہا شد وئیں۔ ہرچہ گویند گیر دانند کس۔ اور سلسلہ موافق مرنی لوگون کے بیان کرتے ہیں  
 ونا کیواسطے اسی بلا میں یہود اور نصاریٰ مبتلا ہو کر قیامت تک رسوا ہوئے جیسا کہ  
 فرمایا تری کثیر انہم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلہم اسحت لبس ماکالوا یعملون  
 ولایہ یشہم الربانیون والا جاعن قولہم الاثم واکلہم اسحت لبس ماکالوا یصنعون دیکھتا ہے  
 لے جو مالے مخاطب اکثر انکی سرعت کرتے ہیں گناہ میں اور ظلم میں اور مال حرام یعنی  
 رشوت کہانے میں البتہ کیا بجا عمل کرتے ہوں کیونکہ نہیں منع کیے انکو عالم اور دوش  
 جھوٹ بولنے اور حرام غوری سے البتہ بڑا سے وہ جو کر رہے ہیں فسک مگر جو اچھ ضرور  
 صحت کو بھی ہیں اور بہت حاجت زیادہ کتابوں کی ہوتی ہے اور اس میں مال وافر  
 چاہئے کیونکہ بعض بعض لوگون کے پاس لاکھ لاکھ روپیہ کا کتب خانہ تھا اور بادشاہوں  
 وقت میں بیت المال سے انکا حصہ معین تھا اب بیت المال تو ہے نہیں رہا  
 اور طلباء اور علماء اور اہم امور موڈ لون کی خدمت لوگون پر واجب ہے تاکہ علم برباد  
 نہ ہو اور علم کا برباد ہونا عوام خواص کے بربادی کا سبب ہے اور ہلاکت کا جیسا کہ  
 یہود او دے انقل کہ افعال الیہ یلوب الانصار ہی انما تریث ہذہ الایۃ فینا معشر الانصار  
 امر اللہ فی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم السلام قلنا ہذا لکم فی اموالنا فیصلہ ما نزل اللہ علیہ  
 والفقوا فی سبیل اللہ ولا یلقوا بایدیکم الیٰ اللہ والیٰ اللہ علیہم الحسنین علیہما  
 الیہ الیوب النصاریٰ یہودیوں کی نسبت کہ یہودیوں کے ہاں یہودیوں کے ہاں

جب کہ فتح بنی المصطلق بنی اپنے کو اچھل گیا اسلام کہا جسے آؤ قائم کریں ہم مالوں اپنے کو اور  
درست کریں ورنہ یعنی جہاد و فخر اور فی سبیل اللہ خرچ نہ کریں اور تجارت میں مشغول ہوں  
تاکہ یہ مال بڑھے اسلام پھیل گیا باج خرچ کر کے کسی کی حاجت نہیں پس نازل کی اللہ نے یہ  
آیت خرچ کرو بیع راہ اللہ کے نہ بیو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں اور احسان کرو اللہ دوست  
رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو یہ نہیں جانتے کہ اگر جہاد میں مال نہ خرچ کر گئے تو دشمن  
غالب آجائے گا شعر میر جگر صرف کن در راہ او۔ من تنالوا البر حتی تنفقوا عن الفقر قال  
العبث الی العنقی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی ظل الکعبۃ فلما راہی قال ہم الا تحسنوا ہذا  
الکعبۃ فقلت فداک الی وادی من ہم قال ہم الا کثرون امواالا من قال ہکذا ہکذا و ہکذا  
من یحیی ہا پس خلفہ وعن یمنہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم متفق علیہ ابو ذر سے روایت ہے کہ آیا  
میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے ساری کعبہ میں بیٹھے  
دیکھا جگو فرمایا وہی بہت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے رب کعبہ کی بس کہا میں فرمایا ہاں ہاں  
میرے آپ پر وہ کون ہیں فرمایا وہ مالدار ہیں مگر خرچ کرے لگے اور بچھو اور دہشتہ اور بھگت  
اور محوڑے ہیں وہ قال اس جگہ اُتار ہے یعنی اشارہ کیا اپنے خرچ کرنے کا ایسا اولیسا  
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان  
یصدق المرء فی حیوۃ بدہ ہم خیر لہ من ان یتصدق بما یتعد موتہ رواہ ابو داؤد والبیہقی  
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ صدق آدمی کا زندگی میں ایک  
بہتر ہے واسطے اس کے صدقہ کرنے سے اور ہم سے وقت موت کے روایت کیا اسکو ابو داؤد  
شعر بیک میشے جگو خوش فرست۔ کس نیار دہیں تو خوش فرست۔ عن ابی ہریرہ قال  
قال رجل یارسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صبیح شمس  
و تامل الغنی ولا تمہل حتی اذ بلغت المحل قوم قلت افلان کذا و فلان کذا وقد کان لفلان  
متفق علیہ کہ بظہر سے روایت کیا کہ کہا ایک آدمی نے اے رسول اللہ کے کوئی  
صدقہ بڑا ہے لہر میں فرمایا صدقہ دنیا تیرا اس حال میں کہ تو تندرست اور پھل پہنچو  
کرنا ہو محتاجی کا رزق رکھتا ہو غنی کی اور نہ پھیل دی یہاں تک کہ پہنچے جان حلقہ تک  
کہی تو فلان کو اتنا اور فلان کو اتنا اور تحقیق پہنچاؤ وہ مال حصہ فلان کا روایت کیا اسکو بخاری  
اور مسلم نے حارث بن وہب سے روایت ہے فرمایا حضرت نے تصدقوا فانہ یاتی ہکذا  
زمن یشی الرجل تصدقہ اللہ بجد من اللہ رسول الرجل لو جئت ہذا لا یس قہلہ ہا فانما  
الرجل فلان فلان فی حلقہ ہکذا و ہکذا متفق علیہ فلان سے تصدق کرنا تم پر ایک زمانہ لایا



آدمی صدقہ اپنا پانس نپا بیٹھا لیٹنے والے کو کہ کہے گا وہ اگر تو لا تا شام کو تو لیٹتا میں آج مجھ کو حاجت نہیں روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے انفق یا ابن آدم انفق علیک شفق علیہ خرچ کر لے ابن آدم خرچ کر و لگا میں تجھ پر روایت کیا بخاری اور مسلم نے بیان یہ تھا کہ لیقوم لا اساکم عایہ ملا ہی طرح علماء ربانین کو چاہئے کہ سوال کسے سے نہ کریں بلکہ طبع بھی نہ کریں شعر طبع راسہ حرفت ہر سہ تہی۔ اذان نیست در مطعنا نہ ابھی۔ مگر کوئی آپ ہی خدمت کرے تو مضائقہ نہیں کہ حضرت نے آپ ہی فرمایا صحابہ کو من قتل قتیلانہ سلبہ جو کہ قتل کرے قتیل کو واسطے اسلحہ ہے اسباب اسکا ایک شخص کے قتل کا جہاد میں دو خصوصیات دعویٰ کیا ہر ایک نے کہا میں نے قتل کیا اپنے دونوں کی تلوار میں دیکھیں جس کی تلوار میں خون تھا اسکو دیا یہ طبع جائز ہے مگر نیست خاص اللہ کے واسطے ہو اور دنیا تاج اسکی کیونکہ حاجت ضرور سے ہر انسان کو لگی ہوئی ہے مگر فسوس کی جگہ ہے جو سپکے دینا دین ہیں کہ مال کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں یعنی ہنہون کے منہ و ن کو دیکھو اور دینی مسجد و ن کو دیکھو اور انکی ہنہون کو دیکھو اور اپنے عالمون کی دیکھو اور انکو کوئی کام انکے دہم کا پیش آئے کیسے جھٹ پٹ اگھائی کر لیتے ہیں کہ ہزار و ن روپیہ جمع کر لیتے ہیں انکو اگر پیش آئے تو دو آنہ اگھائی مشکل ہو جاتے ہیں بڑا غیرت کا مقام ہے عن عائشہ رحمہم ذی شاة فقال البنی مابقی تنہا قالت مابقی تنہا الا کتفا قال نقی کلہا الا کتفا رواہ الترمذی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا تھا بکرہ کو پس فرمایا غنی علیہ وسلم نے کیا باقی رہا کہا ایک دست فرمایا کل باقی رہا مگر دست یعنی جو اللہ کے واسطے دیا وہی باقی ہے ثواب میں روایت کیا اسکو ترمذی سے ابن سعد و م سے روایت ہے مرفوع کیا ہے او نہوں نے اس حدیث کو کہا ملتہ بجمہم اللہ جل تمام من الیل تیلو کثب اللہ و جل تصدق بصدقۃ یمینہ یغنیہا راہ قال من غنما لہ عدل ملو فی مسرتہ فانہم اصحابہ فاستقبل اللہ و رواہ الترمذی سے تین آدمی ہیں دوست رکھتا ہی اللہ انکو ایک نووہ آدمی کہ قیام کیا رات کو پڑھا قرآن کو شعر ہر گز سعادت کہ خدا داد بحافظہ از میں شب در دو عای عمری بود و اور وہ آدمی کہ نکالا صدقہ سید سے ہاتھ سے پوشیدہ کیا اسکو گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا یا میں ہاتھ سے اور وہ آدمی کہ تھا شکر میں بجا گئے یا اسکے پس پھر امتقا بلکہ کیا دشمن کا روایت کیا ترمذی سے حامل یہ کہ لوح علیہ السلام نے کچھ قوم سے طلب نہیں کیا تاکہ ان کو گنجائش ہوتی



کہ یہ اس واسطے ہو گا سمجھانا ہے بلکہ یہ کہہ کر ان اجڑی اڑی علی اللہ نہیں ہے مزدوری  
میری مگر اس پر ف اسی طرح علما کو بھی چاہئے کیونکہ دلائل الآخر خیر للذین اسنو او کا نو تيقون  
اور البتہ آخرت کا بہتر ہے ایمان والوں کو اور یمن وہ پرہیزگار اگر بے طلب اور بے خواہش  
آجائے اس کا عیب نہیں عن ابن الساعدی قال استعملنی عمرہ علی الصدقۃ فلما فرغت منها  
وادیتہا الیہ امرتہ بعمالۃ فقلت انما علمت للہ واجری علی الصدقۃ فلما اعطیت فانی قد  
علمت علی عبد رسول اللہ علیہ وسلم فعمانی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اذا اعطیت شیئاً من غیر ان تسئلہ فکل وتصدق ابن ساعدی سے روایت ہے کہ اس نے  
کہ غافل کیا مجھ کو عمرہ نے اوپر صدقہ کے پس جب فارغ ہوا میں اس سے اور ادا کیا میں نے غلی  
طرف حکم کیا واسطے میرے مزدوری کا میں نے کہا سو اس کے نہیں عمل کیا میں نے اس کے واسطے اور  
مزدوری میری اس پر ہے فرمایا اسے اس مزدوری کو جو دیتا ہوں میں میں نے بھی تحقیق عمل کیا  
حضرت کے زمانہ میں حضرت نے مزدوری دی مجھ کو پس کہا میں نے مثل کہنے تیری کے فرمایا  
حضرت نے جب دیا جائے تو بغیر سوال کے پس کہا اسکو اور صدقہ دے صوفیہ کرام کہتے ہیں  
الفقر لا یسأل واذا اعطی لا یمنع واذا اخذ لا یجمع فقیر وہ ہے کہ نہ سوال کرے اور جب کو بھی دے  
منع نہ کرے اور جب لے چھ نہ کرے یہاں سے یہ بھی مسئلہ معلوم ہوا کہ جو حافظ اور علما کسیکو  
پڑھایا میں یا موزن یا امام مقرر ہو میں تو لایق ہے نسبت خاص اللہ کے واسطے رکھیں اور  
اور خدمت کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ اللہ کی واسطے دین عوض تصور نہ کریں اور اگر عوض ہے  
جانتے ہیں تو جتنا وقت کہ اس کام میں صرف ہوتا ہے اس حرج کی اجرت جائیں نہ کل کے  
تاکہ فریقین ثواب سے محروم نہ رہیں اور علما و متاخرین کا فتویٰ بھی ہے اس اجرت لینے پر ہونکہ  
بیت المال قائم نہیں جب تھا تو اوقاف میں علما وغیرہ کی خدمت بخوبی ہوتی تھی  
کوئی حاجت انکی بند نہ ہوتی تھی اسوقت میں اجرت حرام تھی شاہجہان نور اللہ مرقدہ نے  
تحت پٹختے ہی چار لاکھ روپیہ کی جاگیر علما اور طلباء پر وقف کر دی تھی پھر انکو کیا حاجت اجرت  
کی تھی اب اگر حرام کہا جائے تو انکا جرح اور حلیہ ضروری کہاں سے چلے اگر یہ دنیا کی رعیت  
میں مشغول ہو تو دنیا داروں سے بسبب عقل کے اچھی طرح جا مل کر سکتے ہیں مگر سلسلہ دین اور  
تعلیم تعلم اور فتویٰ وغیرہ کے عوام بھی اسکے محتاج ہیں سب مسدود ہو جائے حال کلام کلاخ  
علیہ السلام بعد ہمیش کے متوجہ ہوئے انکے اعتراضات کے جواب کی طرف اور اسکو لغت  
و نشر غیر مرتب بیان کیا یہ بھی ایک صنعت فصاحت کی ہے اور مکتبہ اسمین یہ ہے کہ ہلا  
اعترض حضرت لیل کی ذات میں کیا تھا اس سے دیکھ کر اسے مومنین پر جو اعتراض کرنا تھا

اسکا جواب مقدم کیا یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام امت کو اپنے نفس سے زیادہ دوست رکھتے ہیں عجب نہیں کہ قیامت میں بھی یہی معاملہ ہو فرمایا وَمَا آخِذُكَ بِذَلِكَ الدِّينِ اَمْ سُوَا اُولَٰئِیْن ہوں میں ہاں کہنے والا انکو جو ایمان لائے تم جو کہتے ہو متعین تیرے ارذل ہماری ہیں بلکہ اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہی اُن کا ایسا ہے ہمارا حضرت فرماتے ہیں مباحثہ آخر دفعہ بالا اب لو قسم علی اللہ لا برہ بسا اوقات پریشان بخار الودہ بال دور کئے گئے در و زون سے اگر قسم کھائیں اللہ رب البتہ سچا کرتا ہے اللہ کو اور تم انکو ارذل جانتے ہو اِنَّكُمْ مَّا لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَلَٰكِنِّي اَرٰكُمْ فَاَوْفَاكُمْ تَحْقِیْقُ وہ ملنے والے ہیں رب اپنے سے دلگن دیکھتا ہوں میں تمکو قوم جاہل و ف یعنی بعد میں کے انکو ملاقات رب کی ہوگی اگر انکو اپنے پاس سے تم جاہلون کے کہنے سے دور کر دوں تو عتاب الہی میں مبتلا ہوں روایت ہے کہ ایک روز سرور عالم کے پاس عبتہ اور شیبہ اور ربیعہ وغیرہ سردار قریش بیٹھے تھے آپ انکو ہدایت کر رہے تھے اور عبد اللہ بن ابی سلمہ آئے اور کہا علمنی یا علیک یا رسول اللہ حضرت نے اعراض کیا پھر سوال کیا پھر حضرت نے منہ پھیر لیا پھر سوال کیا پھر حضرت کا چہرہ متغیر ہوا صحابہ نے کہا عبد اللہ سے کہ یہہ موقع سوال کا نہیں یہہ بیجا ہے معذور تھے دکھائی نہیں دیتا تھا مایوس ہو کر چلے گئے اور کفار اُنکے راستہ میں کانٹے اور پتھر تکلیف دینے کو ڈال دیتے تھے مشکل حضرت تک پہنچتے تھے اس واسطے جناب باری سے عتاب آیا خمس و تولیٰ ان جاہ الاکلی تیوری چوڑی اور موہنہ پھرائے ایک اندھے کے سے ف حضرت کو خطاب بھی نہیں کیا دو نو صیغہ قائل کے فرمائے آپ کو نہایت خوف ہوا اور چہرہ مبارک رند ہو گیا کہ غصہ پروردگار رک ہے کہ خطاب بھی نہیں کیا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے انی لا علم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی فقلت من این تعرف ذلک فقال اذا کنت عنی راضیۃ فانک تقولین لا ورب محمد واذا کنت علی غضبی فقلت لا ورب ابراہیم قالت قلت ایل واللہ یا رسول اللہ ما اہجر الا اسمک متعق علیہ تحقیق میں جانتا ہوں جبکہ ہوتی ہے تو مجھے راضی اور جب ہوتی کہ مجھ پر غصہ ہے کہہا میں نے کہا ان سے جانتے ہوں کہ یہہ نام فرمایا تو ہوتی ہے مجھے راضی کہتی ہے لا ورب محمد اور جب ہوتی ہے غصہ تو کہتی ہے لا ورب ابراہیم کہا حضرت عائشہ نے کہ کہہا میں ہاں یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی نہیں چھوڑے میں مگر فقط نام آپ کا یعنی دل میں محبت ہی ہوتی ہے روایت کیا بخاری اور مسلم نے اس حدیث سے کئی مسئلہ نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ میان بیوی میں رنج ہو تو کلام کرنا چھوڑ کر

قصہ عبد اللہ اور ام کلثوم

اور بیٹوں کو محبت دلی چاہئے میان سے دعا اصلی پر آدین جیب و امید یک لعلہ نری کی غلطی  
آپ کو کیا جیب تسکین ہوئی اور عبداللہ کو بلایا اور چادر لہنی اسکے پیچھے بچھائی اور فرمایا یا سنان علی  
فیک نکتہ اور سر سے ذہن میں ایک بات اور آتی ہے کہ حضرت کو خطاب نکرا کمال شفقت پر تو لا  
کرتا ہے جیسے کسی کا بہت غرر خلاف مرضی کام کرتا ہے تو اس کو خطاب نہیں کرتا کہ یہ شر مند  
اور لوگوں میں رسوا ہو گا کہتا ہے یہ کام کیسی کیسا کر کیا ہے اشارۃً بھجا دیتا ہے اس طرح حضرت  
نوح علیہ السلام نے اللہ کا خوف کیا اور کہا وَ يَقَوْمِ مَنْ يَتَّبِعُونِي مِنْكُمْ اِنَّ طَرْدَ كُفْرِهِمْ  
اَفْذَوْ كَذَلِكُوْنٌ اور اسی قوم میری کون مدد کریگا میری اگر ہانک دیا میں انکو آیا پس کون  
نہیں نصیحت قبول کرتی فت یعنی اگر اللہ کا عذاب بھیجے اس کے بدلے میں آیا تو کون مدد کر سکتا ہے  
افسوس یہ مشرکوں پر کہ اللہ کے کارخانہ میں کیسے داخل جانتے ہیں جو کہ خصلتیں انہوں میں وہ  
تو ایسا ڈرتے ہیں اور دنیا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور دنیا داروں کے نزدیک فضیلت مالدار کو ہے  
اور اللہ کے بندہ جو خالص ہیں وہ علم کو فضل جانتے ہیں اس واسطے نوح علیہ السلام نے اسکے پیچھے  
فرمایا وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اِلٰهِ اور نہیں کہتا میں تم کو کہ نزدیک میرے خزانہ  
اللہ کے ہیں فت مجھ کو اللہ نے علم نبوۃ دیا ہے یہ فضیلت ہے تم دنیا کو فضل جانتے ہو  
میں تو خود کہتا ہوں کہ یہ فضیلت مجھ کو نہیں ہے شعر رضیاً قسمتہ الجبار فینا ۛ لنا علم وللاعداۛ  
مال ۛ یہ جواب ہوا وافر می لکم علینا من فضل کا اور جھوٹھ کی نسبت کر می تھی بل لظلمکم کا ذہن  
یہہ اس کا جواب ہے وَ کَا اَعْلَمُ الْغَيْبِ اور نہیں جانتا میں غیب کو فت خدا کے عذاب سے  
ڈرا دیتا ہوں یہہ نہیں جانتا کہ کب آنگ کا علم غیب کا سو اللہ کے کسی کو نہیں اور اکثر آیا تھی  
ولالت کرتی ہیں وَ کُنْتَ اَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا تَنْکُرُ مِنْ اِلٰهِ وَ اَمْسِنَ السَّوَادُ اور اگر جانتا میں غیب  
البتہ ہیبت کر لیتا اپنے واسطے خیر اور نہ ہو بھتی مجھ کو برائی اشعار کی پر سید زان گم کردہ فرزند  
کہ لے روشن گریزیری خردمند ۛ زمهرش بوی پلیریں شمیدی ۛ چادر چاہ کنعاشن یک  
بگفت احوال مابرقی جہانت ۛ دی پیدا و دیگر دم نہانت ۛ اور لوگ اولی اللہ کی واسطے  
غیب ثابت کرتے ہیں دلیل عقلی کے بھی خلاف ہے غیث نقل ہے موت کی بنید میں باوجود  
روح اور حواس کے سماعت نہیں اور جب روح اور حواس بدستِ عہد ہو گئی پھر سماعت کیونکر  
ممکن ہے اور کمال حق ہے کہنا یا شیخ عبد اللہ حیلانی شیا اللہ اللہ تو معطلی ہے اسکو دیکھ کر دانا  
حضرت غوث پاک کو معطلی سمجھنا اور جو کوئی کہے فقیر جو اللہ کے واسطے تم سے مانگتے ہیں یہہ  
بھی ایسا ہی ہے یہاں اللہ کے واسطے کے معنی یہہ نہیں ہیں بلکہ یہہ معنی ہیں کہ ریا اور خود  
اور جہان بنو خالص اللہ ثواب کے طالب ہو کر دوا پر کے کلام کے معنی یہہ ہیں جیسے کوئی کہے

ایشو چون کا صدقہ دویہہ وسیلہ ہے یہہ قیاس مع الفارق ہے شعر وہ کیا ہو جو نہیں ہوتا  
 خدا سے چہ جسے ہم مانگتے ہو اولیاء سے چہ خدا سے اور زبرد گون سے بھی کہنا چاہی ایشو سرک  
 یار و اس سے چہنا چہ جب کسی سے کوئی چیز طلب کرتا ہے تو تین چیزیں ضرور ہیں ایک تو دینے  
 والے کو سہاگتی ہو اور سخی بھی ہو بخیل نہ ہو اور جو چیز مانگی ہو اُس پر قادر ہو اور مالک بھی ہو تینوں  
 چیزیں اللہ کے کسی میں نہیں پائی جاتیں جہلا اپنی حاجت براری کیواسطے نذر غیر اللہ دانتی  
 ہیں یہہ ہرگز جایز نہیں یہہ شرک ہے ہاں اتصال ثواب میں کلام نہیں جسکو چاہو بلا تعین  
 یوم اور بلا تعین طعام وغیرہ چاہو ایک تعجب محکو آتا ہے اہل سنت اور روافض یہہ اتصال  
 ثواب میں جو بعض کو خاص کرتے ہیں اور بعض کا نام بھی نہیں لیتے مثلاً اہل سنت حضرت  
 غوث الاعظم کی گیارہویں بری دھوم سے کرتے ہیں اور یہہ عقاید اہل سنت کا ہے جس صحابی کو  
 ایک خط صحبت حضرت کی نصیب ہوئی تمام غوث اور قطاب سے وہ بہتر ہے چہ جائی کہ بھی  
 ابو بکرہ یا عمرہ یا عثمان رضی کی کوئی تاریخ ایصال ثواب کی نہیں مقرر کر سی اور روافض  
 اور سنی صحتک حضرت فاطمہ رضی کی کرتی ہیں کیا رقیہ زینب ام کلثوم حضرت کی صاحبزادیان  
 نہیں ہیں اور حضرت کے ازواج کی کوئی تاریخ ایصال ثواب کی مقرر نہیں فافہم ولا تمکن ہن  
 انجالیین اب نوح علیہ السلام نے جواب بیان کیا اول اعتراض کا وَلَا أَقُولُ لِي مَلَكَ  
 اور نہیں کہتا میں کہ فرشتہ ہوں ف اعتراض توجب ہو کہ میں کہوں کہ مثل تمہارے امی نہیں  
 ہوں اور مومنوں کو جو فقیر جانتے ہو وَلَا أَقُولُ لِلَّذِي تَوَلَّى زَوَايَا أَنَّهُ مَلَكَ  
 یوسف علیہ السلام کہتا میں کہتا میں انکو کہ گرا رکھا ہے انکھوں تمہاری نے ہرگز  
 ندیک اللہ انکو خیر ف اگرچہ بالفعل محتاج ہیں شاید اللہ غنی کر دے اور نہیں تو آخرت کا ثواب  
 انکو واسطے بہتر ہے دنیا سے شعر زہج و راحت گیتی منجان فل مشو خرم چہ کہ آئیں جہان  
 گاہے چین گاہے چنان باشد بہ اونچہ تو انکو ظاہر ملی ہو سی ہے کہ دن بونی حکمتہ فقد اولی  
 تیر اکثر اگر خاتمہ انکا اسی رہو تو عجبات پائی دل کا حال محکو معلوم نہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا  
 فِيْ اَنْفُسِهِمْ اللہ جانتا ہے جو انکے دلوں میں ہے ف اگر تمہارے کہنے سے انکو دور کر دوں تو  
 اِنِّیْ اَرَادُ اَلَّذِیْنَ الظَّالِمِیْنَ اَسْوَتْ ہو جاؤں میں ظالموں سے ف جب نوح علیہ السلام  
 دلائل طرح سے قائم کر کے انکو ساکت کیا تو بجز انکے اور گنجائش نہ ہوئی تو کہا قَالُوا يَا نُوْحُ  
 قَدْ جَاءَ لَنَا فَاكْثَرُ جَدِّ اَلْنَا فَايْتَنَا بِمَا نَعِدُ نَا اَنْتُمْ مِّنَ الصَّادِقِیْنَ  
 کہا اے نوح حقیقی راہی کری تو نے ہمارے ساتھ پس بہت ہے جگہ ایانہد پاپس اب لا پسر  
 جو وعدہ دیتا ہے تو اگر ہے سچوں سے ف یعنی سامنے سے نو سو برس سے ہمارا پیچھا رکھا ہو

اب عذاب لاتا و تحقیق انہوں نے طلب نہیں کیا بچے سے چاہئے کہ اپنے منہ سے اپنی برائی  
 بچا ہی خاص کر یہ جو فرقہ ناقصات العقل ہے انکی عادت ہے تکلیف میں کہتے ہیں کہ میں خدا  
 ہمو اٹھا لے اس جینے سے مرنا بہتر ہے یا آسمان ہم پر ٹوٹ پڑے یا تم بہشت میں جانا ہم دوزخ  
 ہی میں جانا نیکے بعض وقت قبولیت کا ہوتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے پھر جواب دینا نبی علیہ السلام  
 فر قال اے یا نیکو رہا اللہ ان شاء و ما انکر عجیب کہا سوا اسکے نہیں لائیکہ تم پر اس علیہ  
 السلام اگر چاہا اُس نے اور نہیں ہو تم عاجز کر دوائے ف سبحان اللہ کیا فصاحت قرآن کی ہے  
 جسکی نگاہ سے مختصر معانی اور طول علم بیان اور نحو وغیرہ گزری ہے انکر مذاق ایسا ہے کہ ایمان  
 قوی ہوتا ہے بڑے بے بلغا و عرب نصر اور لیبیا و ریحان و اہل اسکے نظم اور طرز پر قربان ہیں  
 ایک تو کلمہ انا کا حصر پر اور جملہ فعلیہ کا لانا حدوث پر دلالت کرتا ہے اور مقدم کرنا یہ کا کہ  
 مفعول ہے اوپر فاعل کے اگر یہ عبارت یوں ہوتی انما یا نیکم بہ انشاء اللہ تو کلمہ انشاء اللہ کا  
 قبیلہ استثناء سے ہوتا اور یا نیکم کا فاعل نہ معلوم ہوتا بر تقدیر اگر اللہ کو فاعل ٹھارتے تو علی  
 سبیل التنازع ہوتا جیسے ضربی و اگر نبی زید اس صورت میں یا انما قبل الذکر لازم تا یا حذف  
 فاعل کا اور اس میں جو جو اختلاف قرار کو فاعل اور بصیرون کے ہیں اُسکی گنجائش اس مقام پر  
 نہیں ہے لہذا کلام کو مختصر کیا جاتا ہے کہ اللہ کو فاعل یا نیکم کا صراحۃ کیا جائے اور انشاء میں ضمیر کی  
 طرف راجع ہوئی دو نو متحد و زمین سے کوئی لازم نہ آیا محال معنی یہ ہوئے کہ وہ عذاب اب آیا کا  
 آیا ہے ملنا ممکن نہیں اور میرا سمجھا نیکم کام نہیں کرتا و کایمفعول فی ان اودت ان اذہم لکھ  
 انکان اللہ یذکر ان یوکلہ وہ ذکک والیہ و ترجعوا اور نہ نفع دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہوں میں  
 نصیحت کرتی تم کو اگر ہے اللہ کا ارادہ کرتا ہے مگر اکر نے تمہارے کا وہ رب تمہارا ہے اور طرفہ اسکو  
 پھر چاہو گے ف شعر نصیحت کن مرا چند نکتہ خواہی کہ کہ نتوان شستن از رنگی سیاہی نہ اور نبی  
 علیہ السلام نے فرمایا میرے ارادہ پر اللہ کا ارادہ غالب ہے میں نے تبلیغ احکام میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا  
 اور تکلیفیں بھی اٹھائیں میری نصیحت فائدہ مند نہ ہوئی اب تمہاری ہلاکت کا وقت آگیا میرا  
 اختیار نہیں اور اللہ کے ارادہ پر کسی کا ارادہ غالب نہیں آتا چنانچہ ہمارے حضرت نے ابوطالب  
 کیواسطے کتنا ہی چاہا کہ اسلام لائے خفیہ کلمہ کہہ کے کہ میں گواہ کلمہ کا ہو جاؤں وقت موت کے  
 متقین کی شاید کہ مسلمان ہو جاتا لکن ابو جہل نے بہکایا اور کہا علی اسی دین مرت یہی کہا علی  
 دین عبد المطلب پھر نبی علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کیا رب انی دعوت قومی یسلوا بہا  
 فلم یزدہم و عافی الا فرادائی کلام دعوت ہم تنفیر ہم جعلوا اصابعہم فی اذانہم و استغشوا ثیابہم و اضراو  
 استکبروا استکبارا ثم انی دعوتہم جبارا ثم انی اعلنتہم و اسررتہم ہم اسرا لاسے رب میرے تحقیق

دعوت کری مینے قوم اپنی کی رات دن میں نہ زیادہ کیا بلائے میرے نے مگر جھانکا اور تحقیق مینے جب دلا یا انکو تو کہ تم تقفا کروں میں انکے واسطے تو کریں انہوں نے انگلی میں اپنے کانوں میں اور ڈھانک لئے کپڑے اپنے اوپر اور اڑے رہے اور تکبر کیا تکبر کرنا پھر پکا راہ میں پیچ کر مجھ کو مین اور پوشیدہ بھی اور حال انکے کفر کا یہاں تک ہوا کہ جو مرنا وصیت کرتا کہ نوح کی ایداسے باز نہ آنا ولا تلکون آلہکم اور نہ چھوڑنا اپنے بتوں کو پھر بد دعا کری نوح علیہ السلام نے انکے واسطے رب

لا تذروا علی الارض من الکافرین دیا را انک ان تذروہم یصلوا عبادک ولایلدوا الافاجیر کفار را ای رب میرے مجھ کو کافروں کا ایک گھرنہ میں پر اگر تو چھوڑ دینا انکو تو گمراہ کریں گے بندوں تیروں کو اور نہیں جتنے یہ مگر فاجرا و کافر یعنی انکے رگ و ریشہ میں کفر بیٹھ گیا ہے انکے اصحاب سے کبھی تو قہ نہیں یہہ دعا قبول ہوئی اور کشتی بنانی کا حکم ہوا کہ اپنے نجات کا وسیلہ بنائیں مگر ابھی پورا قصہ نہیں ہوا کہ کچھ بین بطور حلیہ معترضہ کے انحضرت کو ارشاد ہوا اَمْ یَقُولُونَ اَفَاَوَدَّ قُلُوبُ اِنِ افْتَرٰیْنَا ضَلٰی اَجْرًا وَاَنَا بَرٰئٌ مِّنْکُمْ اَمْ یَحٰجِدُوْنَ اِیَّاہِمْ کہتے ہیں کہ انفر کیا ہے محمد نے یہہ قرآن کو کہہ دے اگر چھوٹھ باندہا ہے مینے پس مجھ پر گناہ ہو اس کا اور میں بری ہوں اس سے کہ تم گناہ کرتے ہو **و** ف یعنی قرآن کو جھٹلاتے ہو اور ارم یقولون اقرا اول سورہ کے بھی بیان ہوا تھا یہاں کر را سو واسطے لائے ہیں کہ اس جگہہ دلائل قرآن کج حق ہوں پر بوجہ حسن گندی کیونکہ اتنی مدت کا قصہ بغیر وحی کے نہیں معلوم ہو سکتا اور حضرت امی تھے کسی مکتب میں نہیں بیٹھا اور یہہ بھی معلوم ہو کہ قصہ فقط دل بہلاوہ کے واسطے نہیں اس سے غرض یہہ ہے جیسے نوح علی کو م نافرمان ہو کر ہلاک ہوئی ایسے ہی اگر تم نافرمانی کرو گے تو ہلاک ہو گے اور میرے ذہن میں ایک توجیہ اور آتی ہی کہ تو ہا قصہ بیان کر کے تنبیہ کری شاید کفار سکر یوں کہیں کہ یہہ قصہ شہور ہے ہم بھی جانتے ہیں اسی طرح حضرت نے بھی کسی سے سن لیا ہے تو انسے جواب طلب ہو کہ باقی حال کشتی وغیرہ کا بیان کرو تا کہ یہہ عاجز ہوں جب کہ کفار کو یہہ گنجائش نہوئی تو حضرت نے بموجب وحی کے فرمایا **وَاَوْسِیْ اِلٰی رُوحِ اٰدَمَ اَنْ یُّؤْمِنَ بِرُوحِیْكَ الْاَمْنُ فَاَمَّا مَنۢ فَلَاحِقَہُ لُتُوفٌ مَّا کَانَ اَوْ یَفْعَلُوْنَ** اور وحی کی گئی طرف نوح کے تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز ایمان نہ لائیں گا قوم تیرے کوئی مگر جو تحقیق ایمان لے آیا پس نہ غم کھا بسبب اسکے کہ بہن وہ کرتے **ف** نہی کو امت پر شفقت ایسی ہوتی ہے جیسے باپ کو بیٹے پر اب رب لا تذروہم بد دعا کرے تو بعد معلوم ہونے آیت **لَنۡ یُّؤْمِنَ** کے جب عدم لانا ایمان کا ثابت ہوا تو اب قابل اسی کے ہوئی کہ زمین نجاست کفر سے پاک کی جائے اور یہہ بھی موجب شفقت ہی کا ہے اگرچہ انکی نسبت نہو لاکن مومنوں کے



نسبت کہ اندیشہ تھا ان تذکرہ نویسوں کا عجیب و غریب خیال ایسی ہے کہ کسی کا ہاتھ یا پاؤں زخم سے سرجائے اور اندیشہ ہو سبکی ہلاکت کا تو اس اعضا کا کاٹنا ضرور پڑتا ہے باقی اعضا کی سلامتی کے واسطے شعر بنی آدم اعضائی یکدیگر اندہ کہ در آفرینش زیک جوہر اند اب آگے امر کیا کشتی کے بنانے کا وَاَصْنَعُ الْفُلَکَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحِّينَا وَوَلَّحْنَا طَیْفًا مِّنَ الذِّبْنِ ظَلَمُوا اِنَّهُمْ مُمَّغِقُونَ اور بنا کشتی ہمارے سامنے اور جسک ہمارے سے اور نہ خطایا کہ مجھے سچ مقدمہ انکے کے کہ ظلم کیا انہوں نے تحقیق وہ ڈوبنے والے ہیں ف ا عین جمع عین کی ہے اگر تحقیقی معنی اسکو لے جائیں تو لازم آتا ہے مافوق الواحد عربی میں جمع ہوتی نہیں اور ا عین جمع قلت ہی زیادہ سے زیادہ اس کا اطلاق دس پر ہوتا ہے اور انکھیں ہر ایک کے واسطے موضوع دو سے زیادہ نہیں اب معنی آیت کے یہی ہیں سکتے مگر رحم کرے اللہ علماء پر کہ ہر ایک فن کی تحقیق کر گئی ہیں صرف اور نحو اور معانی وغیرہ اور ہر ایک فن کے امام الگ الگ ہیں اگر ہمارے ذمہ پر یہ تحقیق ہوتی تو بڑی مشکل پڑتی اور غیر تقلد کسی امام کے قابل نہیں بلکہ ہر فن پر طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں سوا قرآن حدیث کے سب نڈل ہے اور دنیا کی حرفہ اور کسب میں بھی اتباع اُس فن کے امام کا کیا جاتا ہی نہ خدا و نکاطریقہ اوستادوں سے یوں چلا آتا ہے کہ اول لوہو کو تاؤ دیتی ہیں پھر شہر ہاتے ہر اب کوئی کہے کیسے استاد اور امام سخن رجال دہم رجال بے تاؤ دئے گھڑنے لگے تو کیا خاک بنا اب دین کا کام ایسا سہل ہو گیا ہے امام کام چل جائیگا اب جو لوگ کہ عامل بالحدیث ہیں شاید کہ چند وزین حدیث بھی ترک کریں عامل بالقرآن بنجائیگی ان لوگوں کے نزدیک رفع یدین اور چہرین اور قزوۃ فاتحہ کی حدیثیں کہ امام کے تحقیق کے موافق بعض منسوخ اور بعض تاویل طلب ہیں واجب العمل ہیں بخلاف اور حدیثوں کے کہ کسی کا اسمین اختلاف بھی نہیں اسمین عمل کرنا نصیب نہیں جیسا کہ صحیح میں مذکور ہے ایک روز حضرت کے از ولج میں سے کسی نے ناٹ دیا کہ کے پچھا دیا حضرت کو نیند زیادہ آگئی تہجد کو دیر ہوئی آپ فی فرمایا سن فعل ہلا پھر ایسا نگرنا کجا غفلت ہو گئی گدگدے بچھونے سے یا کھانا ایک رنگ کا کھانا وہ وضع کا دسترخوان پر نہونایا کبھی فاقہ بھی گدزنا اور کبھی قلیل بھی نہیں بلکہ کھجوروں پر فزاعت کرنی اور کثر روزے رکھنے ان حدیثوں میں کسی کا اختلاف بھی نہیں اب اپنے حال کو غیر تقلیدین ذرا ان حدیثوں سے ملائیں کجا زمین کا سونا اور اکہرہ بچھونے پر اور کجا پائنگ گدی اور تیکہ اور سوزنیاں کجا کھجوریں اور فاقہ اور کجا پلاؤ اور قورمہ مصرع بہ بین تفاوت رہ اور کجا جست تا کجا و اور سفر میں صحابہ کے ساتھ ہوتی صحابہ اور کام کرتے آپ جنگل سے لکڑیوں کا گٹھالا قی صحابہ کو نہایت شاق ہوتا

لاکن آپ کا بار میں شریک ہی ہو جاتے اب بازار سے اپنے کھانے پینے کی چیزیں بھی خریدنے سے عار ہے پہلا ہمسایہ کا کام تو کیا کرینگے ہاں مولوی اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ کہ ساری عمر شہری کٹرے کی مسجد کے پتھروں یا یورینیم پر سوسے اور تنور کی روٹی اور بازار کا شور یا طالب علموں کے شریک ہو کر کہا یا ایک درانکی خوشدامن نے کہا کبھی میرے گھر بھی کھانا کھاؤ لا چاہے قبول کیا کھانا تکلف کا تھا دیکھ کر کہا آپ کی دعوت تو میں قبول کر لی اب اسماعیل کی خوشی کروا جاتے دو کہ اس کھانے کو ہمراہ طالب علموں کے کہاؤں کہ وہ بچارے شور باور تنور کی روٹی کھائیں اور میں یہاں یہ کھاؤں مجھے گوارا نہیں شعر عز و فضل ہر روز اور ایدت بدست ہے آپ حضرت نصیب سکندر آدمی بہ حکایت اور ایک شخص کو نہایت اشتیاق تھا جو سنت معلوم ہوتی اس پر عمل کرتے اتفاقاً انکو معلوم ہوا کہ حضرت کو تین روز کا فاقہ تھا اور صحبت کا اتفاق ہو ہیے ہوا دعا کری الہی جو میری طاقت میں ہے وہ تو میں کرتا ہوں اور جو کام میری طاقت سے باہر اسمین تجھے مدد چاہتا ہوں اب خیال کیا کہ باوجود میرے ہونیکے فاقہ درست نہیں سارا مال اللہ کی واسطے دیا اب یہ سوچا کہ کوئی اللہ کے واسطے یا فرض و ایگا تو لینا پڑے گا تو کوئی پوشیدہ ہو گیا جب تین دن گزرے تو ارادہ کیا صحبت کا اور دعا کری اللہ نے طاقت دی اور اس وقت میں جو جو خیال لوگوں کو طاری ہوتے ہیں کیا ذکر ہے اور وہ جو دیکھا تھا کہ حضرت کو غشی بھی ہوئی تھی آرزو کر ہی غشی بھی ہوئی مشہد اگر کوئی یوں خیال کرے کہ تین فاقوں میں توفہ کہاں اول تو یہ کہ دعا اسکی جناب باری میں مقبول ہوئی دوسرے یہ کہ صالحین کے قوی ذکر اللہ کے برکت سے قوی ہوتے ہیں جیسے عیش خط بین و خیر پیتے کہای اور جہاد کری صحابہ کا باوجود فقر کے تین چار چار نکاح کرتا اور روز نماز کرتا کرتا جامع سے ملو ایک دن بھی یہ بات نصیب نہیں باوجود فراغت کھانے پینے کے ایک عورت نے حضرت سے درخواست نکاح کی کری کئی بار اپنے جواب نہ دیا ایک صحابی نے عرض کیا میرا نکاح کر دیجی اپنے فرمایا مہر لائے کہ ما عندی شی اپنے فرمایا از ہبائے تمس دو خاتم حدید پھر کیا کچھ نہ پایا عرض کیا یہ تمہارا ہے اسمین سے اد ہا تمہیں دیکھ بیان یہ تھا کہ اسکو غشی بھی ہوئی اس بے ہوشی میں دیکھا سرانیا کہ حضرت کی گود میں رکھا ہے اور فرمایا کہ میری سنت کے واسطے یہ تکلیف تو لے اوٹھائی اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرماتے ہیں تو میرے ساتھ جنت میں ہوگا عرض اس بیان سے یہ ہے کہ عامل بالسنۃ ایسے ہوتے ہیں نہ یہ کہ دعویٰ کچھ اور عمل کچھ شعر تعصی اللہ و تظہیر حیدر اللہ فی الاعمال بدیع ہوکان حبیب سا و قال طعۃ ان المحب لمن یحب مطیع و غور سے دیکھا گیا تو انکے دو اصول

ایک خلاف ابو حنیفہ رحمہ کا اور دوسرا سہولیت یعنی پیشل کے نام کی آئینہ اور امام شافعی اور مالک کے معمول بجا حدیث میں تو قابل عمل کے اور امام اعظم کی حدیث میں قابل عمل نہیں جانتے انہی قلبی عداوت رکھتے ہیں قطعہ گرد بند برد و شیر و شیم چہ چشمہ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم چنان + کو بہتر نہ آفتاب سیاہ + بیان یہاں سے شروع ہوا کہ دامنہ الفلک با عینا جب حقیقت متعذ بہ بود مجاز پر حمل ادلی ہوتا ہے تو معنی مجازی یہہ ہوئے کہ ہمارے در دینا کشتی اگرچہ یہہ کفار کشتی میں اور تم قلیل خوف نکر کہ یہہ شاید نہ بنے دین و یضیع الفلک اور نہانا شروع کیا کشتی کا ف یہہ حکم ہوا تھا حضرت نوح کو دو برق ہوا طوفان سے عروج بنی عتیق سے اپنے فرمایا کہ کشتی کے واسطے لکڑی لا دے اُسے کہا کجا کیلکہ شکم سیر کرد تو تین سامان کشید کا تیار کرد و ن اور حال اُسکا یہہ تھا کہ تمام شہر و نکلے کنایہ لکڑی کا ڈھیر بندھن کی واسطے لگاتا تھا اوسکی حوض میں لوگ اپنے اپنے کھانے میں سے اسکے واسطے ڈھیر کرتے تھے وہ سب کھا جاتا تھا او پیٹ نہ بھرتا تھا پھر سمندر میں گھسکر پھیلین کپڑے کرکھا پھرتا تھا قدامت کا تیس ہزار تین سو چارسی گز کا تھا اُسکا جوڑا بھی اُسکو میسر نہوا ایک لکڑی بارہ سو گز یعنی اوڑھیر سو گز چوڑی اور تیس گز اونچی لا کر دی کہا اے سیدہ کے وعدہ پورا کرو اپنے دور و میان اُسکی لگے کہ میں اسنے کہا اس سے کیا ہوگا اپنے فرمایا پہلے بسم اللہ پڑھ کر شروع کر بسم اللہ کی برکت سے ڈیڑ روٹی میں پیٹ بھر گیا کہا ساری عمر میں جیسا آج پیٹ بھرا ہے کبھی نہیں بھرا یہاں سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ کی بڑی برکت ہے چنانچہ حدیث ہے کل امر ذی بال لم یبد باسم اللہ فہو ابتر جو کام کا صاحب شان کا شروع کیا جائے ساتھ نام اللہ کے پس ناقص ہوتا ہے مومن کو چاہئے کہ ہر کام پر بسم اللہ کہے حتی کہ پینانہ پیشاب کی اول قبل دخول بیت الخلا کی بسم اللہ پڑھے کیونکہ بعض اوقات پیشاب پینانہ بھی موجب ہلاکت کا ہو جاتا ہے ہارون رشید سے کہنی لئے ہو چھا کہ اگر پیشاب بند ہو جائے تو کیا کرے کہا آدھے بادشاہت دون اُسکو جو علاج کرے پھر کہا کہ اگر جاری ہو یا کہ نہ بند ہو کہا آدمی بادشاہت دون جو بند کرے پیشاب کا موقع سے آتا اور نہ آتا یہ ادنی نعمت ہے کہ ایک بادشاہت کا مول تکیا ت گم بہ بند چنانکہ کشاید بہ گودل از عمر کند شاید + در کشاید چنانکہ نتوان بست + گویشوا ز حیات دنیا دست + اور بیوی سے ہم صحبت ہو نیکی پہلے بھی بسم اللہ شروع کرے اگر حمل قرار پکڑے گا تو تلبس ساتھ نام اللہ کے ہوگا کیونکہ یہہ اول بنیاد انسان کی ہے انشاء پھر صلیح پیدا ہوگا جس کام میں بسم اللہ نہ کہی جائے شیطن کو بداخلت ہوتی ہے

بنان کوڑا، جنت اور کشتی، نانا کھا

قصہ ہارون رشید

نقل و تخصصوں کی ملاقات ہوئی ہر ایک کا شیطان بھی ساتھ تھا ایک شیطان نے دوسرے  
 پوچھا تو اتنا لڑکیوں سے جواب دیا جس دن سے یہ پیدا ہوا ہے اسکی ماں نے دو دو بھی بسم  
 کہہ کر پلایا ہے اور کوئی فعل اس کا بسم اللہ سے خالی نہیں نہ اسکی باکل میں شرکت ہے  
 یہ شرب میں نہ میت میں دوسرے شیطان نے کہا میں اس کے سارے کام میں حصہ لینا  
 لیتا ہوں اور خطا دیکھتا ہوں یہ بسم اللہ جانتا بھی نہیں اس سبب سے فریہ ہوں بسم  
 کے فضائل بہت ہیں اس مقام پر خوف طول ہونے کتاب کے چھوڑے جاتے ہیں حاصل  
 یہ کہ جب کشتی تیار ہوئی تو ایک ہزار دو سو گز طول اور چہ سو گز عرض رکھا کفار اس کشتی کو  
 دیکھ کر استہزاء کیا کرتے تھے سبب یہ تھا کہ انکی کفر کے شامت سے کئی سال کا قحط ہو گیا  
 تھا یہ کہتے تھے آسمان کا پانی بند ہوا زمین کے دریا اور کنوین خشک ہو گئے اور یہ  
 سامان کشتی کا کرتا ہے یا یہ کہ جہان کشتی بنتی تھی کوئی دریا نہیں تھا کشتی اور جہان جہان  
 بستے ہیں کنارہ دریا کا ہوتا ہے پھر بھی بڑی وقت سے دریا میں پڑتی ہے اور کوئی یون  
 کہتا تھا کہ اپنے سر پر رکھ کر کشتی کو نوح علیہ السلام دریا میں بچا بیٹھ گئے اور کوئی یون کہتا تھا  
 اب تک رسول تھی اب نجار بنے اور کشتی میں عداوت سے پیچھا نہ پھرتا شروع کیا حضرت نوح  
 جناب باری میں عرض کری حکم ہوا کہ ہم ان سے صاف کر ادینگے جب قریب طوفان کا ہوا  
 تو ایک پیچھا نہ پھرنے والا کشتی میں گر پڑا فوراً اسکے کوڑھ اچھو ہو گئے اللہ نے کوڑھ کی بیماری  
 ان پر مسلط کر دی جس نے اس کو کشتی میں لوٹنا شروع کیا آخر یہاں تک نوبت پہنچی جب  
 غلیظ زہ پانی کشتی میں ڈال ڈال کر لوگ نہاؤ کشتی پاک ہو گئی جیسا کہ فرمایا وَكَلَّمْنَا عَادًا  
 مَلَأْنَاهُمْ قَوْمَهُ سَيْخُورًا آمِنَةً اَوْ جِسْ وَقْتُ لَمْ يَكُنْ لَكَوِي كَافِرُونَ مَن سَ اسکی قوم کا  
 مسخری کرتے تھے نوح علیہ السلام سے اور دوسرے تک آتے جاتے ہر وقت ستانا شروع کیا  
 وَقَالُوا اجْتَبُونُوا لَنَا مَلَكًا مِّنْ آلِنَا لَعَلَّآ هُمْ هُودٌ اَوْ اَشْعَارٌ اَوْ اَنْبِيَاؤُا مِثْلُ سُلَيْمٰنَ  
 جبر کا پس دعا کری حضرت نے رب اپنے سے تحقیق میں مغلوب ہوں پس مدد کر یہ دعا کر کہ  
 اَوْرَ اَمَّا كَلَامُكَ اِنْ تَعْلَمُوْا اَمَّا اَنْتُمْ مِّنْكُمْ كَمَا تَعْلَمُوْنَ فَسَوْفَ نَعْلَمُوْنَ  
 مِّنْ يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَجْلِبُ عَلَيْهِ عَذَابٌ مِّمَّنْ  
 کہا اگر مسخری کرتے ہو تم ہم سے پس تحقیق مسخریہ کرینگے ہم جیسا کہ استہزاء کیا تم نے پس آؤ  
 کہ جانو گے تم کس پر اتنا ہے عذاب رسوائی کا اور اتنا بڑے اس پر عذاب دائم فخر کی  
 حقیقی معنی بہ نسبت خدا اور رسول کے مناسب نہیں کیونکہ استہزاء صالحین بھی نہیں کرتے  
 بلکہ بازاری آدمیوں کا کام ہے جیسے کارخانہ والوں کی بول چال ہوتی ہے اندھ کو

شاہ عالم لنگرے کو شاہ رخ گھنچیکو خوشید کا نرے کو ہلکے بغیر کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اللہ  
 کی طرف متہزا اور مگر کی نسبت جو ہے اسکے معنی ان آیات سے معلوم ہوتے ہیں الذین  
 ضل سبیلہم فی الحیولہ الدنیا وہم یسبون انہم یسبون صغادہ لوگ کہ نابود ہوئے کوشش انکی زندگانی  
 دنیا کی اور حال یہ کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ تحقیق وہ اچھی کرتے ہیں کام کیا فصاحت  
 کلام مجید کی ہے کہ یہ لوگ جو بڑے کاموں کو اچھا سمجھتے ہیں تو آیت میں بھی صنعتی  
 بیان کر رہی ہے کہ یہ لوگ جو بڑے کاموں کو اچھا سمجھتے ہیں تو آیت میں بھی صنعتی  
 کشت چشم نیکی داشت - و مانع یہودہ بخت و خیال باطل بستاند بخت و بخت مستدرجہم من حیث  
 لا یعلمون قریب ہے کہ پکڑینگے ہم انکو ایسے طور سے کہ نہ معلوم کرینگے یہ مزا میرسنے والے  
 و مکر کے سنتے ہیں غیر اللہ کی سنت اور مدد و رکھتے ہیں اور موجب ثواب کا جانتے ہیں  
 شعر تو کہدے سرے لے رسول اللہ - والی ہم ان کیدی متین - اور عذاب مقیم جو  
 فرمایا یہ بہت ہی بڑا ہے عذاب مسافر تو آیا اور چلا گیا یہ عذاب بسبب گناہوں کے مومنوں  
 ہو گا کہ آخر نجات ہوگی بخلاف مقیم کے کہ جزاکفر اور شرک کی ہے اس سے اچھا اور اپنے  
 گھر والوں کو بچاؤ فرمایا یا ایہا الذین امنوا اتوا أنفسکم و اہلکم نارائے ایمان والو بچاؤ جانوں  
 اپنی کو اور اہل اپنے کو لگ سے فنا یعنی رات و دن جیسا کہ بند و بست امور خانگی میں  
 رکھتے ہو ورنہ کا بھی ضرور چاہئے مومن کفر شرک سے بچا تا نماز و زکوٰۃ کی تاکید  
 کرنی اگر عکس معاملہ سے کھانا وقت پر نہ پکے یا کپڑا نہ پہنے تو سر توڑنے کو موجود ہیں اور نماز قضا  
 ہو تو آنکھ تک میلی نکرین مگر نصیحت نرمی سے کام کرتی ہر سختی سے اور ضد بڑھتی ہے موسیٰ  
 علیہ السلام کو اللہ نے اول یہی تعلیم کیا فقہ لہ لا توالینا العلیہ تہذیب و تہذیب پس کہنا تم دونوں اس کو بات  
 نرم شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر سے مدعا اصلی پر آوین جب نوح علیہ السلام کو بہت تکلیف  
 ہوئی تو جناب باری میں التجا کری فدعا ربہ انی مغلوب فانصر فقہنا ابواب السماء باز نہرو  
 فخرنا الارض عیوننا فالقی الہار علی امر قد قد رہیں دعا کری رب اپنے سے کہ تحقیق میں مغلوب  
 ہوں پس مدد کریں کھول دیں دروازہ آسمان کے ساتھ پانی موصول دہار کے اور  
 جاری کر دیں چشمی زمین کے پس مل گیا پانی دونوں کا اور اٹھ امر کے کہ مقدر کیا گیا  
 تھار و زائل میں جیسا کہ فرمایا حضرت اذ جاء امرنا و کاد اللہ ان یهلكنا ہمارا حکم ہمارا جزا  
 مارا منور سے فنا کسی کام بغیر امر الہی کے نہیں ہوتا جب وقت اشکاتا ہے دیر نہیں  
 ہوتی آدمی ہزار چاہے کہ کچھ تو تھ بڑی چاہنوں کا ہے نہ مرے لاکھ جب اٹھس کا وقت  
 آجاتا ہے کسی کی پیش نہیں چلتی اور بعض اسی نومی برس والی کہ قریب رشتہ والی بھی

اس سے عاجز ہو جاتے ہیں کہ سارا مکان بلغم اور پیشاب اور بخار سے خراب ہو جاتا ہے  
کوئی کہتا ہے مرنے میں چلنے کہ ورثہ ہاتھ آئے دنیا کی قبالہ ہی لیلیٰ مگر وقت میں تاخیر  
ہوتی ہے موجود رہتے ہیں اور اول ابتدا زمین کی پانی سے ہوئی کہ نور سے اُبل اُس  
تنور میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں تنور و چراغ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے  
کہ حضرت آدم کی روفی پکانیکا پتھر کا تھا جہاں کوفہ کی مسجد ہے وہاں تھا نقل ہے کہ  
ایک پیرزن نے نوح علیہ السلام سے کہا جب طوفان اٹیکا بجو فراموش نہ کیجیگا حضرت  
نوح کو اللہ نے علامت طوفان کی تنور سے پانی اُبلنے کی بتادی تھی حضرت نوح کو مہیا  
کا کہنا یا درہا اللہ نے اُسکو اپنی قدرت سے پچا لیا بعد طوفان کے مہیا نے پھر عرض  
کری بجو نہ بھولیگا فرمایا کہ طوفان تو ہو چکا اُس نے کہا سبحان اللہ اللہ بڑا قادر ہے کہ بجو  
خبر بھی نہ ہوئی اگرچہ خلاف عقل ہے مگر اللہ کی قدرت سے بعید نہیں جیسا کہ فقیر معراج کا  
ایک اس مقام پر یاد آیا کہ ایک شخص منکر معراج کا تھا ایک روز گھر میں گوشت پکانیکو  
دیا پانی نہ تھا دریا پر پانی لینے گیا ٹھلیا بھر کر کنارے پر رکھی خیال آیا کہ غسل بھی کر لو غوطہ  
لگایا ناگہان عورت بن کر کسی اور ولایت میں جا نکلا وہاں کوئی شہزادہ شکار کو آیا تھا  
اُسکو رہنہ اور خوبصورت دیکھ کر لینگا اور نکاح کیا چادچہ چار برس میں اُس کے ہوئے ایک روز  
دریا کی سیر کو جی چاہا حکم ہوا کہ قنات کھڑی ہو جائے جب دریا پر آئے ارادہ نہایت کا  
کیا جو نہی غوطہ لگایا بدستور سابق اپنے شہر میں آہنچا اور مرد ہو گیا دیکھا ٹھلیا کنارا پر  
رکھی ہے محراب پانی سے تر ہے تعجب کیا اور گھر آیا بیوی مصالحت پیس رہی تھی بولی  
آج دریا پر نہیں گئے شاید پانی ورے سے لائے ہو سارا حال بیان کیا اور معراج کا بقیر  
کیا مدعا اصلی پراوین کہ چالیس روز تک زمین بھی اُبلے اور آسمان سے بھی پانی برس بارے  
سوڑے پیا پراسی گز پانی چکر لیا حکم ہوا قلنا اُجمل ینہا من حیل ینو جین انسان  
کہا پہنے سوار کر بیچ کشتی کے ہر نوع سے ایک جوڑا ف اس جگہ ایک اعتراض ہے  
کہ زو جین تثنیہ ہے اب اثنین کی کیا حاجت ہے جواب یہ ہے کہ اثنین تاکید ہے جیسے  
نفسیہ واحدہ یا زائدہ ہے یا لفظ مضاف ہے طرف نہ زمین کے بغیر متوین کے اور اثنین  
مفعول اصل کا جیسا کہ بعض کے قرأت ہے تو معنی یہ ہوئے اوٹھا ہر زو ادہ سے دو  
کو اگر اثنین نہ ہوتا تو ابہام باقی رہتا اور یہ حکم طوفان شروع ہو نیکی بعد ہوا حضرت نوح  
چیراں ہوئے کہ کہاں کہاں ڈھونڈتا پھرون کا حکم ہوا جو تیری وسعت میں ہے کرا ورجو  
تیری طاقت میں نہیں وہ ہم پر ہے تو آواز دے جمل کرنا ہم پر ہے لا یكلف اللہ نفسا الا وجہا



یہاں سے معلوم ہوا ایک کام میں آدمی حسب طاقت کوشش کرے پھر تائید الہی اُسکو ہوگی  
ہمت ہار نہ بنے جیسا کہ نقل ہے کہ ایک شخص نہایت بزدل تھا بیوی نے کہا میرا  
جینہ فروخت کر کے کب تک کھاؤ گے کہیں روزگار تلاش کرو کہہا کہ ٹوکر مہرتے ہی اڑا کر  
جانا ہوتا ہے بیوی نے فہمائش کیواسطے تھوڑے چنے چکی میں دے اور ان سے کہا کہ  
دیکھو دو پاٹ بھاری میں سے بعض ثنابت اور بعض دے ہوئے نکلے کہا ہلکو تو ان  
ٹلے ہوں میں شمار کرو غرض اس بیان سے یہ ہے کہ دنیا کا کام ہو یا دین کا قدم سعی کا  
دراز رکھے ہمت نہ ہو چنانچہ حضرت نے فرمایا خصلستان من کا تاقیہ کیتہ الدشا کر اصبار  
من نظرفی دینہ الی من ہو فوقہ فاقدی نہ نظرفی دیناہ الی من ہو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ  
اللہ علیہ کیتہ الدشا کر اصبار و من نظرفی دینہ الی من ہو دونہ و نظرفی دیناہ الی من ہو  
فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لکیتہ الدشا کر اصبار فرمایا دو خصلتیں جس میں ہوں لکھتا ہوں  
اللہ اُسکو شاگرد صابر جو دیکھے دین میں اپور و الیکو اور پیروی کرے اُسکی اور دیکھے دنیا میں شپے واکو  
پس حمد کرے اللہ کے اور کہ بہتر کیا اللہ نے اسکو لکھتا ہے اللہ اسے شاگرد صابر اور بچو  
دین میں شپے و الیکو اور دنیا میں اوپر و الیکو پس اُسوس کرے گا اور پھر کوفت کیا اُسکو نہ لکھے گا  
اللہ اُسکو شاگرد صابر شعرائے قناعت تو نگرم گردان کہ ورا ی تو ہیج نعمت نیست . دوسرا شخص  
یہ کہ انسان فصل اہل ہی بہا یم کو مقدم کیا سوار کرنے میں جواب آدمی محتاج نہیں کسیکے سوار کرنے کا  
اوچر پاؤں دی اتھال نہیں محتاج ہیں و کا تمام داچ ہی یا بہہ کہ چو یا مال ہیں اور جہاں ذیل مال جھڑکا  
ہیں پھر آپ سوار ہو گئے ہیں اسو اسطو فرمایا اڈھا لکھ اور وار کر دیو بی بی کو فیکو جھڑکا زمین اثرات صلیع  
اور اوسط میں انعام و کرم درجہ میں آدمی اُسکے اوپر طیورال او اہل کے ایک معنی ہیں تو مراد  
اس سے ستعین ہوئے جیسا کہ فرمایا حضرت نے کل تقی فہوالی یعنی ہر پرہیزگار پس وہیری اتھ  
اور اُسکا اطلاق علماء پر بھی آسکتا ہے جیسا کہ شاہ عبدالغیز نے عجائز نافعہ میں فرمایا ہے شعر  
اہل الحدیث ہواہل النبی وان ۛ لم یحبوا النفس انفسا صعبوا ۛ اہل حدیث کی وہی الی بگو  
ہیں اگرچہ نہ صحبت بائی اور نہ ہوں نے حضرت کے ذات کے کلام کے حضرت کی صحبت پائی اور  
خاصی معنی اہل بیت کی الی اور جنہر ہیں اور عام معنوں میں علماء ربانین بھی داخل ہیں  
فرمایا اہل بیت کی کیفیتہ نوح فمن لکبھا بنی علماء ربانین کے اتباع میں بیشک نجات ہے اُس  
وقت میں برعکس معاملہ ہے کہ فقیر جاہل جھڑکا کوئی بات کہدے گا اگرچہ خلاف شرع ہو مضبوط  
پکڑے گیے اور برہنہ ہوگا تو باطل ولی ہی سمجھیں گے اور اُس سے بہت خوف کرینگے یہ نہیں  
جانتے شعر خلافت پیغمبر کے رہ گزید ۛ کہ ہرگز بمنزل خواہد رسید ۛ اگر کوئی منع کرے گا تو جواب

دین گے فقیر شیر کا برقع ہے نہیں معلوم کہ اس آئین راضی ہے اور جو کوئی عالم مسئلہ بیان کرے گا باوجودیکہ اور عالم بھی اسکے مطابق کہیں تو جواب دینگے یہہ ملائون کے باتیں ہیں یہہ نہیں جانتے انکا قول قرآن حدیث سے ہے اور انکا قرآن کا موجب کفر ہے گفتگو اہل میں تھی اور اگر اہل سے بیوی ہی مراد ہے تو اوپر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ نجات کی واسطے ایمان شرط ہے اور حضرت نوح کی بیوی کا قہر ہونا ثابت ہے جیسا کہ فرمایا فیریب اللہ مثلاً للذین کفروا امراً نوحاً و امراً لوطاً کانتا تحت عبدين من عبادنا صالحين فخستا بمهما فلم يغنيا عنهما من الله شيئا وقيل ادخلا النار مع الداخلين بیان کر می اللہ نے مثل اسکے جو کافر بیوی بیوی نوح اور بیوی لوط کی تھیں دو نو بیچی دو بندوں کے بندہ و ن ہمارے سرنیک بختو کلی پس خیانت کر می دونوں عورتوں نے انکی پس نہ بے پردہ کیا ادھون عورتوں کو اللہ سے کچھ اور کہا داخل ہوگ میں ساتھ داخل ہوئے والو نکے اور خیانت سے کفر مراد ہے اور نام نوح کی بیوی کا وائلہ تھا اور اسنے کہا تھا انہ مجنون اور لوط کی بیوی کا نام وائلہ تھا اسنے مہانوں کی اطلاع قوم کو دی تھی کذا فی الجلالین اس آیت میں اشارہ ہے جب تک اللہ نے چاہا ان کو بیویوں کے پاس رکھا اور باوجود کفر سے انکا حق ادا کرتے تھے اور ان کی ایذا پر صبر کرتے تھے مگر چاہئے اپنی بیویوں کے حق ادا کرتے رہو اور ان کی ایذا پر صبر کرتے رہو باوجودیکہ یہہ منہ ہیں نکو ثواب ہوگا یہہ تم اسے حق کا مواخذہ بھگتیں گے یہاں تک کہ جو رعین انکو بد دعا دیتی ہیں ترمذی کی حدیث معاذ سے روایت ہے فرمایا حضرت لالوذی امرأة زوجہ فی الدنیا الا قالت زوجہ من الحور العین لالوذی قالک اللہ فانما ہو عتلا وخیل یو حک ان یفا ذلک الینا نہیں تکلیف دیتی کوی عورت خاوند پٹے کو دنیا میں مگر کہہ کہتے ہے بیوی اسکی جو جو رعین ہے نہ ایذا دی اسکو قتل کرے اللہ تجکو میں سولاسکے نہیں کہ یہہ ہمان ہے تیرے پاس قریب ہے کہ مفارقت کر گیا تجھے ہماری طرف خیانت زنا مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ نے ہر عیب پاک کیا ہے کہ طعن خلق کے نہو اور بیوی کا بدکار ہونا سخت عیب ہے فرمایا الطیبت للطین الخ اور خناس کرتا ہے حضرت کا سجرہ تھا کہ بدن پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی کہ نجاست پر بیٹھ جاتی ہے اور سایہ آب کا زمین پر نہیں پڑتا تھا زمین پر اکثر نجاست بھی ہوتی ہے بھلا جب اس وجہ کی طہارت اللہ کو منظور ہو تو آپ کے فرش پر کیونکر نجاست زنا کی رو رکھے گا غضب اللہ کا اس فرقہ پر کہ یا وجود نازل ہونے سترہ آئین قطب سیر عالمین اور حمد ماری جانے انکو فاذنکو اس تہمت کو صمیم جانتے ہیں اور دعوی امت ہونے کا کرتے ہیں اور بسبب بغض دل کے

نص قرآن کا انکار کرتے ہیں یہ بڑی وجہ افکار کفر کی ہے اور بیسوی بھی کیسی مجبور کہ مرض متوکل  
آپ نے فرمایا ابن اناعلیٰ آخر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں انتقال ہوا اور کتب  
احادیث کو غور کر و کس قدر کثرت روایات ان سے ہیں بڑی فقیہ ہیں فرمایا حضرت نے خذ  
نصف العلم من ہذہ الحسیر اسیکہ تو ہم ادبا علم اس سرخ رنگ کی عورت سے کیا کلمہ بیا رکھا  
اور فضائل انکے بہت ہیں بیشک فرقہ روافض کا دشمن رسول ہے کیونکہ دوست کا دشمن  
بھی دشمن ہوتا ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے اسے شراکت کلی چاہئے مدعا  
پر آدین کہ یا اہل سے بیسوی اور اولاد یعنی سام اور حام اور یافث وغیرہ مراد ہے تو ہشتنا  
لئے ہوا لا اَمِنْ سَبَقَ عَلَیْکُمْ الْفُتُوٰی مگر وہ جو سبقت کیا ہے اسپر قول نے وف  
یعنی کنعان اور اسکی مان وائلہ انکا ہلاک اول ہی مقدر ہو رہا تھا دَمَنْ اَمِنْ وَاَمِنْ  
مَعَهُ اِلَّا قَلِیْلٌ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہین ایمان لائے اسپر مگر تھوڑے  
عطف اُس کا اہلک پر ہے کہ جو سستی منہ ہے نہ ہشتنا پر یعنی کشتی میں سوار کراہل کو اور ایمان  
والو کو ایک روایت میں وہ چھ مرد اور چھ انکی بیسوی ہیں اور ایک روایت میں ہی آدمی  
نصف مرد نصف عورتین مگر نسل کسی کی باقی نہ ہے مگر سام اور حام اور یافث کی جیسا کہ  
فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین عرب روم فارس اولاد سام میں جش ہند سندھ اولاد  
حام میں یاجوج ماجوج صقلاب ترک اولاد یافث میں ہیں اور چھ حصے کا کھانا چارہ کشتی میں  
رکھ لیا تھا پھر فرمایا وَقَالَ ارْکُبُوْا مِنْہَا بِسْمِ اللّٰہِ یَحْوَیْہَا وَمَوْسٰی اَنْ دَیْ لَّغَفُوْذٌ رَّجِیْمٌ  
اور کہا سوار ہو بیچ اسکی ساتھ نام اللہ کے جریان او سکا ہے اور انتہا او سکا تحقیق رجیم  
البتہ بخشنے والا اور رحم والا ہے ف یہاں ایک شبہ ہے کہ رکوب کا صلہ علی آتا ہے جیسے  
رکبت علی الفرس فی الفرس نہیں آتا جواب یہ ہے کہ کشتی کی رکوب کا صلہ علی نہیں ہو سکتا  
فی آتا ہے جیسے رکبو فی الفلک المشحون فرق اسمین یہ ہے کہ دابہ کی اعلیٰ جانب رکوب  
ہوتا ہے اور کشتی کی جوف میں مستولین سوار کوئی نہیں ہوتا کہ وہ اعلیٰ جانب ہو اور ہم اللہ  
ساتھ شروع کرنا اسکے چلانے میں کہ یہ امر مہتمم بالشان ہے کذا فی الحدیث ذکر کرتے قبلہ اور کشتیوں  
کیواسطے بی اوچو اور بادبان اور پردے ہوتے ہیں قائم مقام لنگے بسم اللہ ہے اور یہ مقام  
علی کل شیء قدیر کا کہ سوار سی کشتی میں عجائب قدرت الہی کا نمونہ اُس سے عدول کر کے  
عفو رحیم فرمایا اس میں اشارہ اس کا ہے کہ شاید وسوسہ دل میں لے کہ اس کشتی کا  
کیا بھر وسوسہ ہے باوجود اس عتیق پانی کے شاید ڈوبے یا ترے تو اس وسوسہ کے مغفرت  
کیواسطے یہ کلمہ فرمایا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ان اللہ لا یوخذ یاو سوس صدور کہ نام ل

اور تکمیل تحقیق اللہ نہیں مواخذہ کرتا و سوسون دلون تمہارے کو جب تک نہ عمل کرنا منقطع کرے  
 مگر انیسا کا مرتبہ عالی ہوتا ہے اس واسطے و سوسہ سے بھی مغفرت باگلی لگے فرمایا و فی سبیل اللہ  
 فی موج کا لچکالی اور وہ کشتی چلی ساتھ لنگے بچ موج کے مانند پہاڑ کی ف یا تو شب  
 جبال کا فٹیل ہے کہ راجع ہے طرف کشتی کے جیسا کہ فرمایا و لہ الجوار المنشات فی البحر کا اعلام  
 اور واسطے اسکی کشیدان ہیں کہ ظاہر ہوتی ہیں دریا میں شل پہاڑوں کے اور یا مشہد اس کا  
 موج ہو کہ موجیں ہیں مانند پہاڑ کی اور ان لوگوں کو خوب معلوم ہو جنہوں نے سفر حج کا  
 کیا ہو جو وقت موج آتی ہے اللہ اکبر جو حال اس وقت گذرتا ہے ہلاکت سے کوی دقیقہ باقی  
 نہیں رہتا اور چھالین پانی کی استقدر آتی ہیں باوجود بلندی جہاز کے اندر آنکر گرتی ہیں  
 اور ہوش اور جاتے ہیں شجر شب تار یکساں موج گردانی چین حائل کجا دانہ حال یکساں  
 ساحلہا اور دوران ہوتا ہے اور کھانا چھوٹ جاتا اور چکر اسقدر آتا ہے کہ مجال ہے بے  
 سہاے دیوار کے چل تو سکے یہ حال تو ہر وقت ہی رہتا ہے اور رنگارنگ جمعیوں کا  
 نمود ہونا اور ہر سرحد کا پانی مختلف ہونا چنانچہ بحر سقوتہ کہ تمام جہان میں ہوا نہ ہو کیونکہ  
 ضروری ہوگی اور اکثر طوفان بھی وہاں آتا ہے پھر چودہ بندرہ روز تک نہیں معلوم ہوتا  
 کہ زمین بھی کہیں ہے یا نہیں آفتاب پانی میں سے نکلتا ہے اور پانی میں ہی غروب ہوتا ہے  
 اور ہوائی جہاز تو تین تین چار چار مہینہ میں گلتا ہے حقیقت جہاز کی اس دریا کے آگے شل ابی کے  
 پتہ کی بے جو ایک کٹورہ میں پڑا ہو اگر کسی روز کو ملی پرنہ نہ نظر آجاتا ہے تو نہایت خوشی اور  
 تسکین ہوتی ہے اگرچہ یہ اسکو ساتھ اور نہیں سکتا اور نہ وہ اسکو لینے کو آیا ہے مگر خوشی اسکی  
 ہے کہ یہ معلوم ہوا کہ کنارہ یہاں سے سو پچاس کوس ہے کہ اوڑکرا یا بڑا ہی عبرت کا مقام  
 کہ آدمی ہر وقت اپنی ہمت کو حاضر جانتا ہے اور حیات کو جیاب سمجھتا ہے کہ البکا دم بچا البکا دم  
 بچا اگر یہہ حال زمین پر ہے تو ولی ہو جائے اور گناہ کا مطلق خیال بھی نہیں آجاتی کہ مرد و عورت  
 ایک جگہ یہہ ہوتے ہیں کیا مقدور کسی دل میں خیال فاسد آوے اللہ ہر مسلمان کو یہہ حالت  
 نصیب کرے خشکی میں جو کہ جہاز میں بے رغبتی گناہ اور توجہ الی اللہ ہوتی ہے مگر با اینہہ تکالیف  
 اور مشقت شوق بیت اللہ اور زیارت مدینہ کا دل پر غالب آتا ہے سب راحت ہو جاتا ہے  
 شعر تمنا ہے ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں پھر اسکو دیکھ کر بیت اللہ کو دیکھوں -  
 اور اس امر کی گواہی یہہ آیت و قطعن ایدہن اور کاٹ ڈالے اون عورتوں نے ہاتھ اپنے  
 اور کشتی کی سواری میں خوف ہلاکت کا پیشتر ہے اس واسطے حضرت نے منع فرمایا ہے عن  
 عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب البحر الا حلاج او معمر او غازی فی

فی سبیل اللہ خان تخت الجزائر راہ ابو داود و عبد اللہ بن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہوئے کوئی دریا میں مگر حاجی یا معتمر یا غازی نے سبیل اللہ پس تحقیق نیچے دریا کے آگ ہے روایت کیا اسکو ابو داود نے گنج کر نیوالو تکحال عشاق پر خیال کرنا چاہئے کہ جنوں سو کوں تک ناقہ سوار کے ساتھ پیدل پیغام کہتا ہوا چلا گیا اور تکلیف راستہ کی نہ معلوم ہوئی اسید طرح جو عاشق خدا اور رسول ہیں انکو خوشی وصال دوست کی تکلیفوں کو بھلا دیتی ہے شہر ربوی نادر کا خربصا زان طرہ بکشايد۔ زتاب جعد مشکینش چرخون افتاد در دلہا۔ حضور گرتہ خواہی از وغائب مشوحافظ متی مامق من تہوی وع الدنيا و ملہا۔ اور اکثر علماء اور صلی اکو دیکھا ہے کہ انکی قبریں جنت المعلیٰ میں یا جنت شریع میں ہیں جیسے صاحب کنز یا ملا علی قاری اور مولوی اسحق اور مولوی یعقوب اور مولوی الیچا اور مولوی نواز شمس علی وغیر ہم آخر عمر میں وہیں انتقال کیا کہ یہ وہ دو صاحب استاد بندہ کے تھے اور نیز علماء، خانقاہ کی کہ منجراو نکلے مولوی شاہ غلامغنی کہ وہ بھی استاد اور مرشد میرے تھے سب کا خاتمہ وہیں ہوا ہم کرے اللہ سب پر اور میرا بھی خاتمہ اللہ وہیں کہے آئین شم آئین اور مولوی اسحق رحم کی رباعی مشہور ہے رباعی آہی بختی مشکل ضیق + بجاء المصلیٰ مولیٰ الجمع + وہب لی فی مدینۃ قرارا + بایمان و دفن بالبقیع + اور حضرت کے پاندا زمین ایک قبر کسی بزرگ کی ہے اسکو دیکھ کر کے تو جگو نہایت حسرت و آبی کا شکے اس جگہ ہیز عرفون ہوتا اور پلکھا ہوا ہے شائستہ رابعہم کلہم معنی تین صاحب تو اندر میں اللہ چوتھا یہ کہتا دہلیز پر ہے غرض یہ کہ مدینہ طیبہ کی موت پر ہزار زندگیاں قمران ہیں شعر دفن کرنا بجگو کوٹے یار میں قبول کی بنے گلزار میں بیان اس میں تھا کہ کشتی جباری ہوئی نگہاں شفقت پدری نے جوش کیا و نادی توخرانہ و کان فی مغیرہ اور آواز کی فوج نے بیٹے اپنے کو اوتھا وہ الگ و قرآن علی کرم اللہ وجہہ میں اینہا ہی منسوب طرف مان کے یعنی دانکہ کے آئین اشارہ ہے اس کا کہ جب ناہل ہوا تو نسبت الحق طرف مان کے کیا باپ کی نبوت سے قطع کر دیا اور لفظ ندا سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تھا جیسا کہ آیت کا شعر ہے فوج بایمان یزشت۔ خاندان نبوتش گم شد۔ سگ اصحاب کہت۔ ورجند۔ بی نیکان گرفت مردم شد۔ کہانوح علیہ السلام نے یثقی اذکب معننا ولا نکلن ثم الکافرین لے پچھریوے سوار ہو جا رہے ساتھ اور نہو ساتھ کافروں کے فایان دہشہ ہیں ایک تو باوجود کفر اسکے کہ سوار ہو نیکا حکم دیا جواب اس کا یہ ہے کہ آپ کی غرض یہ تھی کہ مسلمان ہو کر سوار ہو نہ یہ کہ کافر رہے اور لفظ معنای بھی یہی چاہتا ہے مہی نہ کہا یعنی جیسے ہم مسلمان ہیں

تو بھی مہو جا کہ کافر غرق ہونے والے ہیں اور دوسرا یہ کہ نبی وجہ قوت حضرت علی کی بیعت کی  
 نوح علیہ السلام کی بدقت کرے اور یہاں صریح لفظ نبی کا موجود ہے اس کلام میں تناقض ہوا  
 جواب امین کا یہ ہے کہ پہلا کلام مقبولہ المدجل شانہ کا ہے اللہ نے نفعی بیعت کی گری اور  
 یا نبی کلام نوح علیہ السلام کا ہے کہ شفقت سے لفظ تصغیر کا لائے جواب دیا قَالَ سَأُوْفِي لِي  
 جَبَلٍ يَعْصِي مِن اَمْلَاكِو کہ انکان نے قریب سب ممکنہ پیکر دکھائے اور یہاں کہے کہ  
 بچا و نگاہ پانی سے ف آیا ہے کہ پہاڑ پر ایک مکان ایسا بنایا جسکی درزوں میں پانی نہ  
 جاسکے اس کے اندر گھس کر بند کر لیا اللہ نے اس کے اوپر پیشاب کو مسلط کیا لوگ تو پانی میں غرق ہو  
 اور یہ پیشاب میں باقی ہو تو اس سے آدمی بچے توہم الہی سے بچنا محال ہے اور یہ بھی مشہور ہے  
 کہ مکان کشتی شیطان کی جگہ ہے یہ اس سے چٹ کر بیٹھا تھا کبھی پیشاب کی واسطے وہاں  
 بیٹھنے کا اتفاق ہوا تو خلاصیوں نے منع کیا ایسا نہ ہو کہ گر پڑے وہ شیطان کی جگہ ہے جواب دیا  
 نوح علیہ السلام نے قَالَ لَا عَاصِمَ اِلَّاوَمِّنْ اَمْرًا لِّلّٰہِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَہٗ کہ کوئی بچنے والا نہیں  
 آج کے دن اللہ کے امر سے مگر حسیہ رحم کیا اس نے ف عاصم یعنی معصوم ہے اس جگہ غیبت  
 خالہ یعنی مخلو و شبہ یہاں دو شبہ وارد ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ عیج بن عقیق باوجود کفر  
 پھر ہا دوسرا یہ کہ کشتی میں سوار نہیں ہوا پھر کیونکہ بچا جواب اول کا یہ ہے کہ اس خدمت نبی کی اور  
 مؤمنین کا اور حوائت ملاد ہوئی جواب دوسرے کا یہ ہے کہ جو خدمت صالحین کی کرتا ہے اسکا  
 بدلہ اللہ جل شانہ آپ دیتا ہے اللہ نے اپنی قدرت سے بچا لیا نوح علیہ السلام کو خبر بھی نہ ہوئی  
 کہ وہ کہاں رہا یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت صالحین ایسا اثر رکھتی ہے کہ ایسا اللہ  
 کافر باوجود عذاب عالم گیر کے کہ کبھی ہوا نہ ہو گا توہم الہی سے بچ رہا تم تم تو مومن ہیں اگر تم تم  
 ایسے ایسے کام میں پڑیں تو کیسے رضا مند ہی اللہ کی ہوا اور دنیا و دین کی فلاح ہو مگر افسوس  
 بالکل محروم ہیں یہ حصہ تمہارا تھا جو بد دین لوگوں نے لیا اپنے مسابغہ کو دیکھو اور بنو د کے  
 مندرون کو دیکھو اپنے سیدون کو دیکھو اور بنو د کے برہمنوں کو اپنے درویشوں کو دیکھو  
 ان کے پیر اگیوں کو اپنے عالمون کو دیکھو اور ان کے پندتوں کو اور پوہون کو دیکھو اپنے دیہوں  
 آپ بنی نفعی کرو ان کا کام دنیا کوئی ایسے لاکھ روپیہ دم بھر میں آگیا ہیں بلکہ مند رین جمع  
 رہتا ہے اسکا بھی کھانا منیب الگ رکھتا ہے اور ہمارے ہاں قربانی کے جھگڑے میں  
 کھانا بھی تک نہیں کرتا اور اپنے ہانٹے وعظ کو دیکھو اور لنگہ ہاں کی کٹھا کو باوجود کہ تم تیرے  
 اور عقل مند اور دم جاہل اور گنوار کے تقدیم جمع ہو کر سبیل کرتے ہیں کہ روپیہ بھی نہیں کر سکتے ہیں  
 اور دل سے سنتے ہیں اور تمہارے ہاں وعظ میں کچھ بچ کر تا نہیں پڑتا جب بھی انکر نہیں



جمع ہوتے مگر الامشاء الصدقہ اور صلہ تماشو نہیں کس و ناکس ٹوٹ کر جمع ہوتے ہیں اور تم ایسے  
 کاموں سے محروم اور اگر کچھ کرتے بھی ہو تو صالح اور طالح میں تمیز نہیں کرتے بلکہ اور انکی غیبت  
 اور بدگو یومین رہا کرتے ہیں حدیث میں آیا ہے لا تأکل طعاما الا تلعن ذیہ کما وعدے طعام  
 تیرا اگر تعلق کیا سبب تیرے کھانکی طاقت سے نیک کام کر لگیا یا تیرے مال سے کچھ امان لگیا  
 جب تک وہ کچھ بدن پر رہیگا ہر غسل میں اسکے تجھ کو شرارت ثواب میں ہوگی یہ طبع  
 اگر فاسق فاجر کی مدد کرے تو اسکے گناہوں میں تیرا حصہ رہیگا جو لوگ ظاہر نشوونما رکھتے  
 ہیں جبہ و دستار کی اور باطن میں علم سے مس نہیں یا کوئی فقیہ خلاف شرع ہو یا نام نہاد  
 کی جگہ ہو یا پانچ یا تماشہ ہو ایسی جگہ صرف کرتے ہو اور اگر کوئی تنگ تنگ ہے بس وہ تیرے  
 ہر تمہارے نزدیک شجر کا شیطان میکند ناش ولی - گرد ولی این است لعنت برولی  
 اب یہ جانو کہ ولی کے سر پر دو سینک تو ہوتے ہی نہیں انہیں آؤ میو نہیں ہوتے ہیں  
 قرآن سے معلوم کرو کہ ولی کا پتہ کیا ہے فرمایا ان اولینا وہ الا المتقون نہیں ہوتے  
 ولی الصدقہ مگر ہر گار جسکو دیکھو قرآن بہت پڑھتا ہے یا تہجد گزار ہے یا اشراف  
 یا چاشت اور او این کسی کی چغلی خوری اور عیب کذب فریب نہیں کرتا جانو ولی ہے  
 کوئی فرشتہ تو ولی بنگر آئینکا ہی نہیں اور اکثر لوگ خرق عادت سے معتقد ہوتے ہیں  
 یہ بھی بڑا دھوکا ہے کیونکہ خرق عادت کی کئی قسمیں ہیں ولایت کا موقوف علیہ نہیں  
 اگر نبی سے ہو معجزہ ہے اور ولی سے ہو کرامت ہی اور فاسق اور بدین سے ہو  
 اس کو استدراج کہتے ہیں غلط نظر اسکے ایسے ایسے شعبہ دھند، بندیان مار یوں اور  
 نٹوں سے بھی ہوتی ہیں پھر کیا وہ ولی ہو جائینگے اور وہ فسق الفاسق ہوتے ہیں  
 کلمات کرتیک بکتے ہیں شعر برانگہ تخم بدی کشت چشم نیکی داشت - دماغ بیہودہ نخت  
 و خیال باطل ببت - مدعا صلی پراوین کہ نوح علیہ السلام نے تو کس شفقت سے سمجھایا  
 کفنان نے کیا سخت جواب دیا اس وقت میں بھی بعض ناخلف اولاد ایسی ہوتی ہے  
 کہ مان باپ بیٹے کو اپنی جائے زیادہ عزیز رکھتے ہیں انکی پرورش میں اور شادیوں میں  
 کس کس خوشی سے روپیہ صرف کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے جب انکی جوانی  
 اور ان کا بڑھ پاپا آتا ہے تو ہر ایک بات کو ترسانے میں پانی تک کی بھی خبر نہیں بیٹے نظم

چو دیدش پلنگ اکمن و پیل تن  
 کہ بچارہ بودی در اغوش سن  
 کہ تو شیر مردی و سن پسرن

چرخش گفت زالی بفرزند خویش  
 گر از بھر خور دیت یا ذ آمدے  
 و این روز بر من نکر دے جفا

کنعان سے کلام کر ہی سے تھے کہ وَحَالِ يَدُهُمَا اَلْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُعْصِرِينَ  
اور حایل ہوئے درمیان دونوں کی موج پس ہو گیا وہ ڈوبنے والوں میں سے ف  
الدر اکر قرآن کی فصاحت فقط کنعان کے ڈوبنے کی خبر سے کل کا ڈوبنا ضمن معام  
ہو گیا اور کشتی میں سب کو واطی سے منع کر دیا تھا کثا واطی کر بیٹھا اسید واسطے قیامت تک رسوا  
ہوا اور کعبہ چھٹے آسمان پر اٹھایا گیا کہ اب فرشتوں کا کعبہ ہے بیت المعمور نام یا قوت سرخ کا  
ہو عین کعبہ کے سیدہ پر حجاز سودا فروش میں رکھا گیا تاکہ بانی طوفان کا نہ ہو بخ بعد جہہ ماہ کے  
حکمر ہوا وَقِيلَ يَا اَرْضُ اَنْبِلِيْ مَا تَحْتِیْ وَیَا سَمَاءُ اَنْبِلِیْ وَغِيْضُ الْمَسَاءِ  
وَقُضِیَ اَلْاَمْرُ اُوکھا گیا لے زمین نکل پانی اپنا اور لے آسمان تھم جا اور کم  
ہو گیا پانی اور تمام ہوا امر ہلاک کا ف آسمان کے پانی کے دریا اور نہرین جنگلیں اور حضرت نوح کی  
قوس دیکھا مئی دی کہ علامت منہ کھلنے کی ہے اپنے کوسے کو خبر لائیکو بھیجا یہ مردار خواہین  
مشغول ہو گیا آپ نے بد دعا کری اسکو رزق کے لینے میں وحشت ہی رہتی ہے کہ  
نکرا اٹھایا اور بھاگا پھر کھو کر کو بھیجا زمین کی خبر لائیکو وہ پانون میں مٹی بھر کر لایا آپ نے  
دعا کری اُسکے پانون سرخ ہو گئے اور آدمیوں کا محبوب ہے بڑے بڑے پھاڑوں نے کہا  
کہ اول کشتی آپہ لگی گی جو دے پھاڑی چھوٹی سی تھی اُسے عاجزی کری اور کشتی لگی  
وَاسْتَوَتْ عَلَ الْجُودِیِّ وَقِيلَ بَعْدَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ  
اور ٹھیری کشتی جو دی پر اور کھا گیا ہلاک ہوئی قوم کافروں کی شعر انکہ در آدم و میدہ روح را  
داد از طوفان نجات نوح را ف یہ پھاڑی قریب پہل کے ایک جزیرہ میں ہے کنعان کے  
رجا نیکا حضرت نوح کو نہایت افسوس ہوا پھر دعا کری تَوَخَّوْهُ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَبْتَغِیْ  
اَهْلًا وَاَنْ وَاَعْدَاکَ اَلْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاکِمِیْنَ اور پکارا نوح نے ربانیکو  
پس کہا لے رب میری تحقیق بیٹیا میرا اہل میری سی ہے اور تحقیق وعدہ تیرا حق ہے اور تو حکم  
الحاکمین ہو شعر زمان باد دارامی مرد ہشیار۔ اگر وقت ولادت مار زانید۔ ازان بہتر ہے  
نزدیک خرد مند۔ کہ فرزند ان ناہموار زانید۔ ف یہ دعا نوح علیہ السلام نے وقت حاصل ہو  
موج کے کری اس مقام پر اُنسے خطا اجتہادی ہوئی کہ اہل بین کنعان کو بھی داخل سمجھے  
اور اللہ نے اہل کے سوار کر نیکا حکم دیا تھا یہ خیال نہوا کہ کافرا در موسیٰ میں کفایت نہیں رہتی  
اسواسطے فرمایا انہ لیس من اہلک مگر نبی سے جو خطا ہوتی ہے اللہ جلد مطلع کر دیتا ہو اسپر  
نبات اور دوام نہیں رہتا نہیں تو دین ہی در ہم بر ہم ہو جائے اس واسطے مجتہدوں سے  
بھی خطا ہوتی ہے مگر اصابت میں دو اجراء خطا میں ایک اجر کوشش کا ہوتا ہے

مگر ایک شبہ ہے کہ انکو خطا پر اجرا و رپیونکو خطا پر گرفت کا اندیشہ ہوا جیسا کہ کتب صحاح میں حدیث شفاعت سے ظاہر ہے کہ حضرت ادم علیہ السلام عذر گندم کہا نیسا کرینگے نوح علیہ السلام عذر اس دعا کا جو بیٹے کے واسطے کر رہی ہے کرینگے آخر حدیث تک جواب یہ ہے کہ نزدیکیاں بیش بود حیرانی اگرچہ اسکی معافی بھی اگئی ہے پھر بھی اندیشہ ہے مثال اسکی اسکی جیسی سفید کپڑے پر دھبہ بڑا معلوم ہوتا ہے بخلاف میسلی کپڑے کی کہ اُس میں عیب نہیں معلوم ہوتا جب کہ یہ بات ثابت ہوئی کہ المحدثہ خطی و لیسب تو ایسے مجتہد کا اتباع کرنا چاہئے جیسو احتمال خطا کم ہو اور احتمال صواب زیادہ جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہ اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ انکا قیاس اکثر قرآن حدیث کے مطابق ہوتا ہے اور طرفہ ماجرایہ ہے کہ جس نص کو اور مجتہد اپنی حجت گردانتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ نص انکی حجت نہیں بن سکتی بلکہ برعکس اسکے وہ حجت ہماری ہوتی ہے یا انکی حجت حدیث ہوتی ہو تو ہماری حجت اُسی مقدمہ میں آیت قرآن کی ہوتی ہے مثال اول کے جیسے حضرت نے فرمایا من استخفی فلیتخ شلالت اجار امام شافعی اس حدیث سے تین ڈیالہ ثابت کرتے ہیں نہ زیادہ نہ کم ظاہری معنی پر چل کیا اور ہمارے نزدیک خصوصیت تین کی نہیں بلکہ حضرت کی مراد طاق ہے اور یہہ اور حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہوں استخفی و ترجو بخوئی چاہئے کہ دی طاق ہمارا اور امام شافعی کا اتفاق ہو کہ اگر ایک ڈھیالہ کے تین کنارہ ہوں تو ایک ہی کفایت کرتا ہے یہ سسلہ ہمارے واسطے مضر نہیں بلکہ انکی تشلیث کو باطل کرتا ہے اب یہ ہماری حجت رہی کہ انکی چونکہ مذہب اربعہ پر ارجل ہے اس واسطے انکو مخالفت نہیں کہہ سکتی بموجب حدیث نبی قرظیہ کے حضرت نے کسی کو برا نہیں کہا جنہوں نے ظاہر عمل کیا خطا اجتہادی ہوئی جنہوں نے حضرت کی مقصود پر عمل کیا وہ معیب ہوئی مثال دوسری کی امام شافعی کہتی ہیں کہ مضمضہ و استنشاق غسل تنہ فرض نہیں بلکہ سنت ہے حجت انکی حدیث عشرہ من الفطرۃ اسی من السنۃ و ذکر نہا المضمضۃ و الاستنشاق اور ہماری حجت قرآن ہے و انکنتم جنبا فاطہروا زیادتی لفظ کی دلالت کرتی زیادتی معنی پر یعنی کمال طہارت جہا تک پانی پہنچا ہے پر قادر ہوں فرض ہے پہچانا اور نہ اور ناک میں پہنچا سکتا ہے دوسری حجت حدیث ہے ہمارے واسطے انہما فرضان فی الجمابہ و منتان فی الوضوء یہ صراحتہ آگیا اب نظر افضاف سے دیکھو کونسا امام کا اتباع احوط ہے یہ دلیل تو اہل علم کے واسطے کافی ہے اور عوام کے واسطے حدیث اتبعوا سواوا الا عظم کی کفایت کرتی ہے کہ مشرق سے مغرب تک جیسے کثرت خفیہ کی ہی کیسکی نہیں پامی جاتی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ جل شانہ کی قدرت ہے اور مقبولیت کہ قصہ میں ابو حنیفہ اور شافعی

بخاری اور مسلم جیسا کوئی نہیں ہوا جیسا کہ عبد اللہ بن المبارک نے کہا ہے امام کی مدح میں

نظم قدزان البلاد وین علیہا باحکام و آثار و فقہ فخانی المشرقین و نظیر یہیت مشرق سہر الدیانی رائت العائین لہ سفایا فلغۃ ربنا شرفاً و غبراً و قد قال ابن ادریس قال بان الناس فی الفقہ عیال	امام حسین ابو حنیفہ کایات الزبور علی صحیفہ ولافی المغربین ولا یکونہ وصام نہارہ للہ خفیہ خلاف الحق مع حجج ضعیفہ علی من رد قول ابو حنیفہ صحیح النقل فی حکم لطیفہ علی فقہ الامام ابی حنیفہ
--	--

اگرچہ او بھی نقیبہ اور محدث ہیں مگر ان کے مرتبہ کے برابر نہیں بلکہ گلستان بوستان سعدی کی ساتھ سو  
برس ایسی مقبول ہوا یا ان کو کوئی چھی کہ کر یا ایک جز کی کتاب اگرچہ بڑے بڑے شاعر اس نے بھی گلستان  
بوستان تصنیف کر لی اسکے اگر ان کا نام بھی نہیں شعر نام نیکو رنگان ضائع مکن نہا ماند  
نام نیکت برقرار۔ مدعا اصلی پر اوین کہ حضرت نوح کو خطاب ہوا و قَالَ يٰ نُوحُ اِنَّكَ لَكِنٌّ مِّنْ اَهْلِكَ  
اِنَّكَ سَمِعْتَ لَغْوًا فَدَلَّ عَلَىٰ فِئَةٍ مَّا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلْيُنَادِ يٰ اٰقِبَتُكَ  
اَنْ تَكُوْنِ مِنْ اٰحِبِّ اِهْلِيكَ کہہ لے نوح تحقیق وہ نہیں ہے اہل تیرے تحقیق وہ سوال تیرا  
عمل غیر صالح ہے پس نہ سوال کر مجھے اسکا کہ نہیں ہے محکو ساتھ اسکے علم تحقیق میں نصیحت  
کر تا ہوں بجو کہ ہو جائے توجا ہوں میں سے ف و جو نوح علیہ السلام کو مشبہ ہوا تھا کہ  
بیٹا میرا اہل میں سے ہے اور اہل کے سوار کر نیکا حکم ہے اللہ نے اسکو دفع کیا کہ نا اہل نہیں  
نسب منقطع کر دیا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے من غم السیر علم لم یسرع نسبہ جو شخص کہ نہ رعت  
کرے عمل اسکا نہ کام او لگا نسب اسکا شعر پس نوم با بدن بدشت۔ خاندان نبوت  
گم شد۔ اہل عمل کی ضمیر یا تو راجع طرف سوال نوح علیہ السلام کی ہو یا طرقت کنعان کی مگر ثانی  
معنی پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ حمل مصدر کا اسکی اوپر صحیح نہیں معنی یہ ہو گئے کہ کنعان  
عمل غیر صالح ہے جواب یہ ہے کہ کلمہ زید عدل کے قبیلہ سے ہے مبالغہ کہ بڑے کام کرنے  
کرتے خود بد عمل نیکیا ایک سوال کرنے پر اللہ جل شانہ نے تین کلمہ فرمائے ایک نفی اہل  
دوسری منع سوال سے تیسرے تاکید ساتھ کلمہ شدید کے کہ میں نصیحت کر تا ہوں ایسا نہ ہو  
کہ توجا ہوں سے ہو جائے سبحان اللہ کیا عظمت اللہ کی ہے اللہ اللہ ہی ہے اور بندہ  
بندہ ہی ہے کہ توبہ میں نبی ہوا دیدہ ظاہر ہے کہ نبی سے زیادہ کوئی رتبہ میں نہیں چھاپ

اور کسی کی حاصل ہے کہ دعویٰ کرے کہ میں پیڑاؤد ہوں کیسے ہی عمل کروں یا فلا نے کی اولاد  
یا فلا نے کا مرید ہوں اور بخشوالین گے محض شیطانی دھوکا ہے جبکہ حضرت پر یہ آیت نازل  
ہوئی واندز عشیرتک الاقرین ابو ہریرہ ۴ سے روایت ہے دعا البنی صلی اللہ علیہ وسلم توشا  
فاجتمعوا فم وحض فقال یا بنی کعب بن لوی یا بنی مکرہ بن کعب یا بنی عبد الشمس یا بنی  
عبد مناف یا بنی ہاشم یا بنی عبد المطلب انقضوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقضی نفسک  
من النار یا لاکلک لکم من الدرشیا وغیر ان لکم رحمًا سابلہا ببلہا رواہ مسلم بلایا بنی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس عام بھی فرمایا اور خاص بھی پس فرمایا ہر ایک قبائل  
مذکور کو بچاؤ نفسون اپنوں کو آگ سے اور لے فاطمہ بچا جان اپنی کو آگ سے پس تحقیق  
میں نہیں مالک ہوں واسطے تمہارا الد سے کسی شے کا سوا اسکے کہ واسطے تمہاری رشتہ ہے  
قربت کا مجھے سیراب کروں میں ساتھ سیرابی اُسکی کے اور ایک روایت میں آیا ہے سلیتی  
من مانی ما شئت فانی لا اغنی عنک من الدرشیا مانک لے مال میرے جو چاہے پس تحقیق  
میں نہ بے پرواہ کرونگا تجھ کو الد سے کسی شے میں مدعا صلی پر آوین جب نوح علیہ السلام کو  
یہ عتاب آیا تو ڈر گئے اور عرض کریں قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہِ عِلْمٌ  
وَکَا تَعُوْذُ لِیْ وَتَوْحِشِ لِیْ اِنِّیْ مِّنْ اَخِیْرِیْنَ کہہ لے رب پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے  
اس سے کہ سوال کروں میں تجھے اُسکا کہ نہو تجھ کو علم اور اگر نہ بخشیدگا تو مجھ کو اور نہ دم لگا مجھ پر تو  
ہو جاؤ لگا میں ٹوٹے والوں میں سے ف باوجود مرتبہ نبوت کے کیسی عاجزی سے دعا  
کری ہم تکو چاہی کہ دلو حاضر کر کے کمال خشوع سے اور گناہوں کو یاد کر کے استغفار کریں اور شرائط  
دعا کے ملحوظ رکھ کر دعا کریں تا مرتبہ قبولیت کو پہنچے شعر دست تضرع چہ سود بندہ محتاج را۔  
وقت دعا بر خدا وقت کرم و رغب۔ بعد قبولیت دعا کے اوترے کا حکم ہوا فرمایا قُلْ یٰ اٰہِلَ الْبُیُوْطِ  
اٰھِبْطِ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَکَاتِ عَلَیْکَ وَ عَلَیْ اُمَمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ وَاَمَّا سَمِیْعُہُمْ فَمِنْ  
یَسْئَلُہُمْ مِّنْ عَدَاۤءِ اَبِیْہِمْ کہہ لے اے نوح او تر ساتھ سلامتی کے ہماری  
اور برکتوں کی کہ اوپر تیرے ہیں اور اوپر امتوں کے اُن لوگوں سے جو ساتھ تیرے ہیں  
اور وہ امتیں کہ قریب ہے بڑھائیگے ہم انکو دینا میں پھر پہنچے گا ہماری طرف سے عذاب  
و کھ کا یعنی آخرت میں کفار کو ف یہ جو فرمایا کہ اہبط یعنی او تر حضرت نوح کو عیال آیا کہ  
اب زمین میں کہان اتریں نہ مکان ہے نہ کھانیکا سامان نہ الات حشر ہیں جو کچھ کھانیکو  
کشتی میں رکھا تھا وہ بھی ہو چکا جسروز او ترے تھے کچھ دال کچھ گندم جو وغیرہ نہ تھے  
سب ملا کر حلیم پکا کر کھایا سب نے اس واسطے المدجل شانہ نے فرمایا اسلام منادین

یعنی ظاہر اسباب پر خیال نہ کرنا ہماری سلامتی اور برکت تیری ساتھ ہے دسویں محرم کو کشتی یون  
سی اور سے اور اس دن کی فضیلت اول سے سے حضرت آدم کی توجہ قبول ہوئی حضرت  
ابراہیم پر الگ گناہ ہوئی حضرت موسیٰ نے فرعون پر فتح پائی علیٰ ہذا القیاس اس دن میں  
بہت امور ہوئے ہیں ہمارے حضرت کو نبوت بھی اسی روز ہوئی اور اس کار و نہ رکھنا  
معافی برس دن کے گناہوں کی ہے اور شہادت حضرت امام حسین کی بھی اسی روز ہوئی  
ایک شبہ اس مقام پر ہے حضرت نوح کے ساتھ ایک انگلی امت تھی لفظ ام جمع کا ہے  
جو اب یہ ہے کہ امت بمعنی گروہ اور اجناس کے ہے آدمی ایک امت فرس ایک امت بقر  
ایک امت علیٰ ہذا القیاس یا باعتبار مادہ کی کہ صلب حام اور سام اور یا فٹ میں ہو چوہا  
وہ طبعین انبیاء کے جو بعد نوح ۴ کے ہوئے اور خاص کہ یہ امت مروجہ مراد ہے کہ برکت  
اور سلامتی میں انکو بھی شامل کر لیا اور اصل مقصود قصہ نوح علیہ السلام سے الزام دینا کفار مکہ  
کو تھا کہ قرآن کو نسبت افتری کی کرتے ہیں اسکی جواب میں اولہ قائم کی گئیں اور در بیان  
قصہ کے بھی تنبیہ کے لئے اب بعد تمام ہونیکے پھر آگاہ کیا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَاءْنَاكُمْ بِالْحَقِّ**  
**إِنَّكُمْ مَأْمُورُونَ أَنْ تَقُولُوا آمَنَّا بِالْحَقِّ إِذْ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنَّ**  
**إِلَهُنَّ سِتُّونَ سِتْرًا** یہ خبریں ہیں غیب کی کہ وحی کرتے ہیں ہم طرف تیری نہیں تھا تو جاستا اسکو اور نہ قوم تیری  
اس سے پہلے صبر کر تحقیق انجام واسطے پر بیزار دنگے ہے **فَإِنْ مِمَّا لَدُنْكَ** کا یہ قصہ ہے  
یہاں ایک اعتراض ہے کہ ایسا قصہ جمع کا ہے اور قصہ ایک ہے اور ضمیر نوحیہا اور علیہا میں  
مفرد ہے جواب یہ ہے اگرچہ قصہ واحد ہے لیکن خبریں متعدد ہیں نوح علیہ السلام کے تبلیغ اور  
اور قوم کا غرق ہونا اور کنعان کے واسطے دعا کرنی اور ضمیر مفرد کے باعتبار خبر واحد کی  
دوسرا شبہ یہ وار دہوتا ہے باوجودیکہ یہ طوفان عالمگیر ہوا اسکی نفی کیونکر ہو سکے کہ سیکو معلوم  
نہو جواب یہ ہے کہ نفی علم تفصیلی کے ہے اگرچہ لوگو کو علم اجمالی تھا البتہ چل شانہ نے بالتفصیل  
انحضرت پر بیان کیا ہمارے نزدیک وہ غیب تھا اور البتہ کہ ہر چیز نیات کا علم پہلا اور پچھلا  
سب ہے کہ ہم اس سے عاجز ہیں نظم و ذرا باید کہ پندہ دانہ اندر اب و گل - حلقہ شاہر بود  
یا شہید می را کفن - ہفتہ باید کہ مشتی چشم از پیش و شتر - خرقہ عابد بود یا حمار سے را رسن -  
ماہ باید کہ آبی قطر اندر رحم - مردم خونخوار گردید یا عروس اندر چمن - سالہا باید کہ شہینہ کو در کسے  
در کیستی - عالم دانا بود یا شاعر شیون سخن - قرن باید کہ تنگ از آفتاب - در پخشانی محل گرد  
یا عقیق اندر یمن - اور لفظ فاصبر میں تسلی ہے واسطے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ چھتہ انجام  
نوح علیہ السلام کا بہتر ہوا اور قوم ہلاک ہوئی ایسا ہی تیرا ہی بول بالا ہو گا کہ کفار و مشرکین

نیکو شہادہ محرم

بیان علم الہی



ر و ساء قریش سے قید و قتل ہوئی آپ چاہتے تھے مکہ لے اہل مکہ اس قرآن پر ایمان لاؤ اور نسبت  
 افتراء سے باز آؤ اور اگر تم کو اب بھی شبہ باقی ہے تو او کو قصہ نقل کرتے ہیں فرمایا وَالْأَلْفَ عَدَدٌ  
أَنَّا هُمُ الْفُجُورُ اور پھر چاہتے تھے قوم عاد کے بھائی اُنکے ہود کو ف عطف اس الی کا  
 اوپر کے الی پر ہے جو ابتدا کو مع میں ہے اسی و لقد ارسلنا الی عاد صاحب ر و قصہ لصفنا  
 لکھتے ہیں کہ موحیین کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت نوح کے درمیان فاصلہ بارہ سو  
 برس کا ہے اور اس مدت میں سوا ہود اور صالح کے کوئی نبی نہیں ہوا اور قرآن سے بھی  
 یوں ہی ثابت ہے وَإِذْ رَاوْدُ الْجَحْلَمِ خُلَافًا مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ اور نسب انکا ہود بن بلع بن  
 حارث بن عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح اور نسب نامہ میں نام انکا غابر بن شلیل  
 بن ارفخشذ بن سام بن نوح ہے اور عمر لگی چار سو ساٹھ برس کی ہوئی اور علیہ انکا حضرت  
 اوم سے مشابہ تھا قید بلال بدینہ بہت عبرانی میں نام انکا غابر اور عربی میں ہود اور تجارت  
 کرتے تھے اور آپ کے معجزہ میں سے یہ ہے کہ ایک پہاڑ تھا کہ گھانس بھی اوپر نہ ہوتی تھی  
 قوم نے درخواست کری کہ ہم اور ہمارے مویشی تکلیف میں ہیں آپ کی دعا سے وہ پہاڑ  
 ریت ہو گیا اور زراعت اور باغات اُتھیں ہوئے اور یہ بھی معجزہ ہوا کہ ایک جماعت کے  
 ساتھ سفر میں برف بہت پڑی اور ہوا تیر چلی کہ خوف ہلاکت کا ہوا آپ کی دعا سے ہوا  
 پتھر بہت سارے اکٹھے کر کے ٹیلہ بنا دیا کہ اُسکے سہارے سے امن پائی اور اُنکے زمانہ  
 حضرت اوم تک دو ہزار تین سو اڑتالیس برس کا فاصلہ ہے اور اس قوم عاد سے عاد  
 اونی مراد ہے عاد دو فرقوں کا لقب ہے اور شدا بھی اسی قوم سے ہے اور یہ مغان  
 عون کے باشندہ ہیں اور دوسرا فرقہ جو ارفخشذ موت سے ہے اور سلسلہ اسکا بھی عاد  
 اونی ملحق ہے اور تفسیر جلالین میں ہے کہ قدان کے چار سو گز کے تھے جیسا کہ فرمایا  
 لم یخلق مثله فی الیلا اور طاقت ایسی تھی کہ پہاڑ پر لات مارتے تھے تو گھسٹو تک پالوں دیکھا  
 تھا جیسا کہ مقولہ انکا فرمایا وَقَالُوا اسْمُ مَا قُوَّةُ الْعِدَّةِ اُسکے جواب میں فرمایا اولم  
 یروا ان العدا الذی خلقہم ہوا شد منہم قوۃ اور یہ بہت مالدار تھے دولت پنا سے تھے ایک ایک  
 نام صد دوسو سے کا نام منہم اُنکی پرستش کرتے تھے اور طرح طرح کے فسق و فجور ایجا کوئی  
 تھی حضرت ہود علیہ السلام اُنکی برادری میں تھے ہر چیز سمجھایا لیکن اپنی شوکت اور  
 گھمنڈ میں نہ مانا اور لفظ انکا ہم جو فرمایا عادت العدا کی جارہی ہے و اما ازلنا من رسول  
 الابلسان قومہ تاکہ حق قرابت کا سمجھ کر اُسکی تابعداری اور محبت کریں اور اخوہ کو  
 لازم ہے کہ ایک دوسرے کا مددگار ہو نقل ہے لقان کی ملاقات کسی ہم وطن پر سفر میں ہوئی

پوچھا کہ ہمارے والدین کس طرح ہیں کہا انتقال ہوا کہا الحمد للہ مدیونیکہ اور اولاد کا حال انتقال کا  
 بھی سنا اسپر بھی الحمد للہ کہا پھر بھائی کا پوچھا اُنسی اُسکے بھی انتقال کی خبر دی اُس وقت  
 کہا افسوس اب کم ٹوٹ گئی اُنسے کہا یہ کیا بات ہے اور کسی پر افسوس نہ کیا مگر بھائی پر  
 جو آب دیا والدین کی خدمت سے چھوٹا اونکی زندگی میں اندیشہ تھا کہ مجھ سے نا امانی نہی  
 نہ ہو جائے کہ موجب گناہ کا ہوا اور اولاد کی پرورش کے فکر سے چھوٹا اور بیوی پرانی گئی نہی  
 اور ایسی بخلان بھائی کے کہ قوت بازو تھا شریک رنج و راحت تھا اب کھانا پیدا اب بکسر  
 معاملہ ہے غیر دن سے دوستی اور مشورہ اور قرابت میں نزاع اور جھگڑے اور نا اتفاقی  
 اگر آپس میں اتفاق ہو تو دشمن غالب نہ ہو سکتا تھا اُسے کہیں نصیحت چاہی کہا ایک بال گھوٹکا  
 لاؤ اور توڑو وہ ٹوٹ گیا پھر کہا بہت سے بال اکٹھے کر کے توڑو وہ ٹوٹے کہا بس یہ نصیحت  
 کافی ہے نظم پنج شفقت نہ بدادیر برادر دارد پنج مہر سے نہ پدیرا بد پسر است بنیم دختر از  
 ہمہ جگہ است و جلال با مادر پسر از ہمہ بد خواہ پدر می بنیم اہلبائرا ہمہ شربت از کلاب و  
 قد است قوت وانا ہمہ از خون جگر می بنیم اسپ تازی شدہ مجروح بنیر پالان بلوق  
 زرین ہمہ در گردن خرمی بنیم دعا اصلی پر آوین کہ قرابت موجب محبت کا ہوتی ہے قوم نے  
 تو نہ برقی نگہ ہو علیہ السلام نے شفقت سے فرمایا اَلْیَقَوْمُ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَيْرُہٗ اِنَّ  
 الْکَافِرَ اَلْمُفْقَرُ کہ کہلے قوم میری عبادت کرو تم اللہ کی نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی  
 معبود سوا اللہ کے نہیں ہو تم مگر جھوٹ ماندھنے والے اللہ پر وف یعنی ان دونوں جو ملک و  
 اللہ کا شریک ٹھہر رہا ہے اور توحید الہی کی تکذیب کرتے ہو یہ تو جانو کہ جبکو سے کچھ غرض  
 دنیاوی نہیں بلکہ خالص اللہ کی واسطے سمجھنا ہے یَقَوْمُ اَلَا اَسْتَلْکُمْ عَلَیْکُمْ اَجَلًا  
 اے قوم میری نہیں مانگتا میں اور اس ہدایت کے تمسے مزدوری و اس آیت سے  
 معلوم ہوا کہ وعظ پر اجرت نہ یعنی چاہئے سورۃ الشعرا میں مقولہ نوح اور ہود اور صلیح اور لوط  
 اور شعیب علی بنیاد علیہم السلام کا بھی نقل کیا ہے وَاَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِمْ اِجْرًا اِجْرٰی الْاَعْلٰی رَبِّ  
 الْعٰلَمِیْنَ اور ایسا ہی اجرت تعلیم قرآن اور علم دین اور امامت اور اذان پر منع ہے متقدمین کے  
 نزدیک مگر علماء و متاخرین نے فتویٰ دیا ہے جواز پر جبکہ بیت المال تھا ان لوگوں کی خدمت  
 بخوبی ہوتی تھی اب اگر منع کیا جائے تو دروازہ تعلیم کا مسدود ہو جائے کیونکہ کچھ فقہ  
 عیال و اطفال فرض ہے اُسکو حامل کر نیگی اگر اس میں مشغول ہوں تو انکا حق کیونکر ادا  
 کر سکیں گے اور اذان امامت میں بھی مقید ہونا پڑتا ہے وہ بھی محل تحصیل معاش سے مگر  
 اتنی احتیاط اب بھی چاہئے کہ بدل عمل کا نہ سمجھیں بلکہ عوض وقت کا جائزین غلات و عطائے

کہ الحمد للہ آج تک ہمارے شہر میں کوئی اسکی اجرت کا طالب نہیں بلکہ شہر بھی عین وار ہے  
وغلط ڈھائی روپیہ کا وعظ پانچ روپیہ کا وعظ مقرر ہو جاتا ہے اگر اس پر اجرت جائز رکھی جا  
تو بہت خرابی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب عالم مزدوری لیکر وعظ کہیگا تو خواہ مخواہ مسائل  
رعایت کے بیان کریگا جیسے کہ علماء نصاریٰ کہ اللہ نے ابناء کا لفظ بنی اسرائیل کو شفقتاً  
مجازاً بیان فرمایا تھا علماء نے قوم کے دل میں حقیقی معنی جمادی اور وہ آپ بھی تباہ ہوئے  
اور انکو بھی تباہ کیا پھر سبکا دین بھی ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا ایک لوتہ بیٹا کہتے ہیں  
کمال حق انکا ہے کہ بادشاہ کا بیٹا بادشاہ اور وزیر کا بیٹا وزیر ہو اور الگ حقیقی خالق آسمان و زمین  
کا بیٹا ہو دوسے بھاگ کر چوتھے آسمان پر چھپے اور محفل ہو کر بیٹھ رہے یا انکے دُعا کے موافق  
سولی دیا جائے اور ایک چیز بنانے پر بھی قادر نہ ہو کیا اعتقاد فاسد ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ  
مگر خدمت علماء اور طلباء کی موجب ثواب ہے کہ اس وقت میں بیت المال بہت کم ہے  
لوزار المد مرقدہ ہر شین کو ایک من تیرہ سیر سولے میں تولے جاتے تھے اور وہ سونا علماء  
اور طلباء کو تقسیم ہوتا تھا اس پر بھی جناب عالیہ ستر تین لکھ بیٹا تو بڑا بخیل ہے تو کہیں ستر تین  
تولے کے لائق ہی ہے سچے موتیوں میں تلا کر بھی بھی سیر و سیر موتی ترازو میں رکھ دیتے ہیں  
مگر علماء کو چاہئے کہ بے غرض کہیں جیسا کہ انبیا کا قاعدہ ہے اِنْ اَجْرِي اِلَّا عَلَى الَّذِي  
فَطَرَنِي اَفْلا تَتَفَلَّحُوْنَ نہیں ہے مزدوری سیری گر و پر اسکے کریدا کیا اُسے محکوم کیا  
پس کیوں نہیں عقل کرتے تم عقل ایک جو ہر ہے انسانین اور اللہ ہے معرفت کا کہ  
ہر شے کے نفع و نقصان کو تمیز کر سکتا ہے اور توحید الہی کا استدلال کرنا اسی سے ہوتا ہے  
نظم ہو گیا ہے کہ از زمین روید۔ وحدہ لا شریک لہ گوید۔ برگ و تھان سبز نظر ہو شیار ہر در  
دفتری معرفت کریگا ہر شخص پر ایمان لانا ساتھ دلائل پی عقل کے چاہئے اگر بالفرض انبیا  
مبعوث نہوتے تو بھی ایمان لانا فرض ہوتا اس میں تقلید و رست نہیں جیسے حضرت نے ایک  
اعراب سے پوچھا ابن اللہ اُسے کہا فی السما راہی گواہی چاند کی اسکی قبول کری امام اعظم رحمۃ اللہ  
ایک بڑھیا سے پوچھا کہ خدا کو کیونکر پہچانا اسنے کہا یہ چرخہ میں پھرتی ہوں جب پھرتا ہوا شاہراہ  
آسمان کا چرخہ اسکا بھی پھرتا ہے پھر انابغیر پھرتا ہوا ہے کے ممکن نہیں پس وہی خدا ہے اس وسطے مجنون  
اور صبی غیر کاف ہیں کہ عقل نہیں رکھتے مدعا اہلی پر اوین کہ بدعتی شریک اور کفر سے تین برس کا  
اور ایک روایت میں ساتھ برس کا قحط ہوا حضرت ابو علیہ السلام نے فرمایا و یقولون استغفروا  
اَللّٰہَ کَلَّمْتُہُمْ تَوْبَتُہُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ سَلَامٌ اور تو قوم میری استغفار کرو رب اپنی سے پھر توبہ کرو ورنہ  
اسکے بھیجیا آسمان سے مہر پیر موصول دھار ف استغفار کے بہت فائدہ ہیں علیہ السلام

دلیل ہر شے

نور شفا

اوپر گزرا دور ہونا محظ اور دبا کا اور برکت مال اور اولاد میں طس اور اولاد سیکڑوں تعویذ اور گندڑے ایسے کہ جو اقسام شرک سے ہوتے ہیں کرتے ہیں اور پھر کچھ نہیں ہوتا مفت ایمان کو برباد کرتے ہیں اور جو علاج اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے اسکی طرف التفات نہیں کرتے فرمایا استغفر وار بکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویددکم باموال وبنین وبنین وبنین وبنین لکم جنت و یجعل لکم انہارا مالکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا یہ سبب جہالت کا ہے کون سی شکل ہے کہ جسکا علاج قرآن میں نہیں کیئے پوچھا امام عظم استقار میں نماز ہے یا نہیں آپنے فرمایا فقط دعا ہی اور استقار اور انکا تمسک یہی ایسا اور صاحبین اور فقہاء کے نزدیک نماز بھی اور قلبیہ رواد بھی ہے بموجب روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور امام صاحب فرماتے ہیں یہ حدیث اس درجہ کی نہیں کہ زیادتی قرآن پر اسکے سبب سے جائز ہو مگر فتویٰ جہور کے قول پر ہے اس مسئلہ سے رواد غیر مقلدین کا

در تعریف علیہ السلام

وہ کہتے ہیں انکی تقلید آیائی ہے جسکی مذمت قرآن میں ہے حسبنا ما وجدنا علیہ اباونا اگر تقلید ہمار سی اس قسم کے ہوتی تو کیوں امام کے قول کو ترک کرتے جمہور کا اتباع اور تقلید کیوں کرتے بلکہ یہ لوگ کذاب اور مفتری ہیں جو مسئلہ امام استنباط کرتے تھے چار خاکرد انکی حلقہ کے تحقیق اسکی کرتے تھے جو سب کے نزدیک محقق ہوتا تھا وہ مفتی بہ ہوتا تھا اگر کوئی کہے کہ پھر کتب میں اسکو درج کیوں کیا اور کہا کہ ہذا عندنا حنیفہ جواب ہے کہ ہر مجتہد کو اپنے اجتہاد کے خلاف کرنا حرام ہے وہ اپنی تحقیق پر عمل کیسے اور انکا اجتہاد مثل اختلاف صحابہ کے ہے کہ وہ اپنے سماع پر یا اجتہاد پر عمل کرتے تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حدیث سے ان المیت لیعذب بیکما واہلہ علیہ سمجھ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اسکی کے اُسپر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فقیہا عنہا نے فرمایا مردہ پر عذاب کیوں ہونے لگا اللہ فرماتا ہے من عمل صالحا فلنفسہ من ساء فعلیہا اور فرمایا لا تزروا ذرۃ ذرۃ اخری کز ورون رحمت کرمی اللہ فقہا پر و نون قول لمن تطیق یون دیتے ہیں فرمانا ام المومنین کا بموجب آیت کے ٹھیک ہے کہ مردہ پر عذاب نہیں ہونا اور بموجب حدیث کے فرمانا حضرت عمر کا بھی ٹھیک ہے اگر مردہ روئے کی وصیت کر جائے یا راضی ہو اس صورت میں آمر اور مامور کا ایک حکم ہے آیت اور حدیث دو نو مطلق ہو گئیں مہا اکمن ایسے مقاموں میں تطبیق ہی دیا کرتے ہیں جب لاچار ہوں تو تقدیر تاخیر دیکھتے ہیں پھر ایک کو ترجیح دیتے ہیں یا ضعف اور قوتہ کو دیکھتے ہیں امام صاحب کے نزدیک تو قیاس جب ہے کہ حدیث ضعیف بھی بنیامی جاوے وہ کہتا ہے

در تعریف علیہ السلام

میرے قیاس سے توحیدیت ضعیف بہتر ہے جنگویہ احتیاط ہو انکو مخالف حدیث کا  
 قرار دینا حکم ہے آیات اور حدیث میں ناسخ منسوخ بھی ہو تو بین اس کا معلوم کرنا فقہ کا  
 کام ہے نہ عوام کا قل یا یہاں الکافرون ناسخ اسکی فاقلمو ہم حیث وجد تو ہم ہے ایسا  
 حدیث رفع یدین اور عدم رفع کی اور غیر مقلدین کا یہ حال ہے کہ نیز ان کی بھی سمجھ نہیں  
 بخاری پر پڑتے ہیں قواعد شرعی مہول فقہ سے واقف نہیں کہتے ہیں یہ بھی حدیث سے  
 اور وہ بھی حدیث ہے جبیر حارثی کا عمل کیا اب یہ آیت ہے للرجال انصیب مما ترک کواکلاً  
 والاقران وللنساء انصیب مما ترک الودان والاقران مما قل سنہ او کشر نصیباً مفروضاً  
 واسطے مردونکے حصہ ہے اس مال سے کہ چھوڑیں ماں باپ اور قرابت والے اور  
 واسطے عورتوں کے حصہ ہے اس مال سے کہ چھوڑیں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا بہر  
 اس سے یا بہت حصہ فرض کیا گیا سوال اب اگر روافض کہیں کہ عباس اور علی اور  
 فاطمہ کا حق قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت عام ہے اب حضرات غیر مقلدین سے  
 پوچھو کہ کیا جواب دو گے اب ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب ماننا پڑا جیسا کہ  
 مذہب روافض کا ہے پھر دین کا ٹھکانا ہی کہاں رہا جواب سخن معشر الابیہا رلائرث ولا  
 نورث مائرکناہ فهو صدقہ یہ حدیث مخصوص ہے اس آیت کی آیت عام مخصوص ابعض ہوتی  
 اور یہ قاعدہ اصول کا ہے حضرت عامل بالحدیث مہول کو زلل بتاتے ہیں اگر یہ دلیل مخالف  
 پیش کرینگے تو لازم آینگا ترجیح القول بالایضی قائمہ اب کیا جواب دینگے ایسے ایسے سیکڑوں  
 مسئلوں میں بغلیں جھانکنے پر شینگے یا ان اگر روافض وہ سوا اعتراض کریں کہ وراثت میںونکی  
 قرآن سے ثابت ہے وورث یسلمون داود انکل جواب ہم یوں سے کہتے ہیں کہ وہ وراثت  
 علم کی ہے نہ مال کے چنانچہ حدیث ہے العلماء ذرثہ الابیہا اور یہ ظاہر ہے کہ علماء کو  
 حصہ علم کا ملا ہے ابیہا کی مال کا کسی کو ورثہ نہیں ملا اس عقیدہ فاسد سی توبہ کرنی چاہیے  
 مگر توبہ کی شرط یہ ہے کہ توبہ کے وقت یہہ خیال نہ ہو کہ کل پھر اس گناہ کو کر کے توبہ پھر  
 کر لوں گا یہ توبہ نہیں بلکہ معاذ اللہ لموعوب ہے ہاں اگر مقتضی بشریت سے پھر ہو جائے  
 وہ بات اور ہے رابعہ بصری سے منقول ہے کہ صیغہ والتوب الیہ کا نہیں کہتے نہیں اسطے  
 کہ شاید گناہ پھر ہو جائے تو جھوٹے ہوئے اللہ سے بلکہ یوں کہتے نہیں اللہم اغفر لی ذلک  
 اور یہ لفظ حدیث میں بھی آئے ہیں کلام اس میں تھا استغفر واربعہ مضاف کیا انکی طرف  
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ کو سب کا فر بھی رہا جاتے ہیں اسکی ذات کا  
 کوئی منکر نہیں مگر شرک کر کے توحید کو باطل کر دیتے ہیں جیسے فرمایا ولئن سالتهم من خلق السموات

والارض ليقولن العديا ما لعبد ہم الا یقرئنا لی الله کلفی ایسے ہی بدعتی گور پرست کہیں قبر و کوسجہ اور طواف اور نذر وغیرہ کر کے ہیں اور کہیں صلوة غوثیہ اور ضرب الاقدام اور کہیں لپکانا یا شیخ عبد القدوس جیلانی شیا اللہ جو اُسے کہا جائے کہ کیا سرکتیں ہیں تو کہتے ہیں ہم کیا انگو خدایا جانتے ہیں یہ نہیں انصاف کرتے کہ قوم نوح اور قوم ہود صالح اور کفار مکہ کب لپسنے بتوں کو خدا جانتے تھے بلکہ اللہ کی صفات میں شریک کرتے تھے اس واسطے عذاب میں مبتلا ہوئے یہی عقیدہ بدعتیوں کا ہے شعر تو تانکی گور مردانہ پرستی - بگرد کار مردان کے مگر دی -

مگر اس امت سے بہ برکت جناب سرور عالم کی عذاب امتیصال کاوقوف ہے اس واسطے نہیں آتا اور اسماء الہی سے اسم ذات کو چھوڑ کر جو رب کا کلف اختیار کیا اس میں اشارہ ہے کہ اُس کے ربو بہیت تمہارے اوپر ابتدا سے انتہا تک ہے ایسے کو چھوڑ کر بت پرستی کرتے ہو موجود چاہئے کہ عابد سے افضل ہو یہ تمہارے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں پھر کمال حماقت ہی چاہئے کہ معبود حقیقی کی عبادت کرو تا کہ **وَبُذِرَ كَذِبُوهٖ اَلٰی فَوْكِهِمْ وَكَا تَسْتَوِي كَوْنًا مَّحْجُورًا** اور زیادہ کرے قوت تمہاری کو ساتھ قوت تمہاری کے اور نہ روگردانی کرو مشرک بنکر **ف** یعنی ایک قوت مال کے اور دوسری اولاد کی یہاں تک حضرت ہود نے تین باتیں ارشاد فرمائیں ایک **عبد والحد و سرے** لا اساکم علیہ اجرا تیسرے **استغفر وارکبم** اُس کے جواب میں قوم نے چار جواب دے ایک **تو قالو ایهود ما جئنا بیکینہ** کہا اسے ہونہیز لایا تو ہمارے پاس کوئی معجزہ **ف** یہ انکار انکا مجادلہ کے طور پر تھا کیونکہ مناظرہ میں اظہار صواب کا ہوتا ہے اور مجادلہ میں حق سے غرض نہیں ہوتی فقط اپنا غالب ہونا منظور ہوتا ہے اور تیسری قسم مکارہ کی ہوتی ہے اُس میں اپنی بڑی منطوقہ ہوتی ہے اور اور معجزہ ریت ہونا پہاڑ کا اور برف اور ہوا سے نجات پانی یہ دیکھ ہی چکے تھے انکو ان جوابات اپنا غالب ہونا منظور تھا جیسے ہمارے حضرت کی نعت تو ریت میں یا وجود ہو نیکی یہود چھپاتے تھے بجز قوتہ کما یعرفون ابنا وہم یعنی پہچانتے ہیں یہود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو کیا لطافت قرآن کی ہے یہ مقام تھا کہ نبی کو تشبیہ ماتھ باپ کے دیجاتی مگر باہم کی جگہ بنا رہم فرمایا اس میں ایک بار یک نکتہ ہے کہ باپ کا علم تقلیدی ہوتا ہے بتانے سے معلوم ہوتا ہے اگر کسی کا باپ مرجاتا ہے تو چچا کو باپ کہواتے ہیں تو اُس کو باپ جانتا ہے بخلاف علم بیٹے کے کہ ہند اکل سے انتہا تک تحقیقی ہوتا ہے اس واسطے فرمایا کہ پیغمبر کا علم انکو باوجود یقینی ہونے کے پھر انکار ہے اور دوسرا جواب یہ دیا **وَمَا خُنَّ بِنَارِکَی اَلْهٰتِنَا عَوَّلَا** اور ہم نہیں چھوڑیں گے اے معبودوں اپنے کو تیرے کہنے سے



**ف** اور جگہ انکی قول کو نقل کیا ہے اچھٹا انجیل المدوحہ و نذر ما کان یعبدا باذالایلا یا تو  
 ہمارے پاس کہ عبادت کریں ہم المد کیلے کی اور چھوڑیں اسکو کہ تم پوجتے باپ دا اچھا  
 اور میرے یہ جواب دیا وَمَا لَکُمْ لَکُمْ مِیْنِیْنِ اور ہم نہیں ہیں تبہ پر ایمان لگائے  
 والے **ف** یعنی ہرکو تجھے ضد ہے اور نسبت سفاہت اور کذب کے بھی کہے جیسا کہ فرمایا  
 انا لشرک فی سفاہتہ وانا لظنک من انکا ذمین چوتھا جواب یہ دیا اِنْ نَقُولُ اِلَّا مَا نَرٰکَ  
 بَعْضُ اِلٰہِنَا اِسْمُوْہِیْنِ کہتے ہم مگر چھٹے ہیں بعضی معبود ہمارے تے جکو ساتھ برائی کے  
**ف** یعنی تو نے جو انکی مذمت کر سی ہے وہ چھٹ گئے ہیں اور عقل زایل کر دی ہے  
 فرمایا حضرت ہود نے قَالَ اِلٰی اللّٰہِ اَشْہِدُ وَاَلٰی یٰوْقٰی مِمَّا کُفُّوْا مِنْ دُوْنِہٖ  
 فَاَکْذٰبُیْ جَعَلٰہُمْ کَاٰفِیْہِمْ اَحْقِیْقْ مَن گواہ کرتا ہوں المد کو اور تم بھی گواہ ہو تحقیق میں بنزار  
 ہوں اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ المد کے غیر اسکی کو پس مکر کرو میرے ساتھ  
 سب بل کر پھر مہلت نہ دے **ف** یعنی میں اختیار دیتا ہوں انکو کہ میں کیا ہوں اور تم  
 اب میری ہلاکت اور ضرر پہچانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑو جبکہ ایمان کامل ہوتے ہیں و واقع  
 اور ضرر المد ہی کو جانتے ہیں اور جبکہ عقیدہ فاسد ہیں وہ ضد ہا چیزوں کو نافع اور ضرر جانتی ہو  
 کسی دیوار میں طاق بنا ہوا مٹی کو پوجتے ہیں اور پھول چڑھاتے ہیں اور سلام کرتے ہیں اور  
 وہاں سے نکلتے ہیں تو بڑا خوف کرتے ہیں اگر کوئی پوچھے یہ کیا و اسی باتیں ہیں تو کہتے ہیں  
 یہ سید کا تھان ہے فلا نے کی لگھی اور فلا نے کی چار پائی اولٹ دی تھی ہو تو فو کی تعریف تو  
 بھی مذمت نکلتی ہے سید یا تو آدمی تھے اب گھوڑا ٹو ہو گئے کہ انکا تھان مقرر ہوا یہ صریح  
 قرآن کے خلاف ہے والمد الحق ان تحشہ اللہ لایق ہے اسکے کہ خوف کرے تو اس سے  
 اور ہر قدر اور تھان پر عرض حاجات اور طلب مرادات کرتے ہیں حضرت فرماتے ہیں واذا  
 سألت فإل اللہ واذا استعنت فاستعن بالمد جب مانگے تو المد سے مانگ اور جب  
 مد چاہے تو پس مد چاہ المد سے جس سے آدمی کو مٹی چیز مانگتا ہے تین صفتیں آسین  
 ہونی چاہئیں ایک تو وہ سنتا ہو دوسرے جو چیز مانگتے ہو وہ اسکی بھی ہو کہ اسکے دینے  
 قادر ہو تیسرے وہ خیال بھی نہ ہو یہ صفتیں سوا المد کے کسی بزرگ اور کسی ولی میں نہیں  
 پائی جاتیں شعر عزیز کہ از در گمش سر یافت - بہر در کہ مشایخ عزت نیافت  
 اور یہ تخمینہ دنیا حضرت ہود کا باوجود اکیلے ہونے کے یہ بھی معجزہ ہے پھر فرمایا اِنِّیْ نَزَّلْتُ  
 عَلَیْکَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ وَرَکَہُ حَقِیْقٌ مِّنْہٗ بِہر وسایا المد کہ رب میرا ہے اور رب تہا راف  
 تو کل کی فضیلت میں بہت احادیث وارد ہیں جیسا کہ فرمایا حضرت نے یہ ضال بحث میں اتنی

مسبحون الغایہ حساب ہم الذین لایسترون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون داخل ہونگے  
جنت میں امت میری سے ستر ہزار بے حساب وہ وہ ہیں کہ نہ دم کرتے ہیں نہ دوا اور نہ فال  
لیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر یہ کام لین کا ملین کا کام ہے عوام الناس  
کا نہیں جیسے مولانا رفیع الدین بیمار ہوئے اکثر حکماء نے عرض کری کہ دوا سنت ہے آپ  
کیجے فرمایا ہاں یہ تو میں بھی جانتا ہوں مگر یہ کہو کہ دوا کی تاثیر میں حکماء کا کیا مذہب ہے  
اور ہونے اختلاف شرافت میں اور مشائخ کا بیان کیا کہ ایک لوگ کہتے ہیں دوا میں اول سے  
ہی تاثیر اللہ نے دی ہے دوسرے کہتے ہیں جب خدا کے پاس حکم ہوتا ہے کہ مریض کو قائل  
کروں یا نہ کرو اس وقت تاثیر بوجہ حکم کے کرتی ہے اور یہی مذہب قوی معلوم ہوتا ہے  
اس دلیل سے کہ وہی بنفشہ اور نگاؤ زبان ایک وقت مفید ہوتی ہے اور بعض وقت اسے  
مرض کو مفید نہ ہوتی ہے اپنے فرمایا یہ دوسرے واسطے جو بخور کرتے ہو اس کو تاثیر کا حکم ہوا  
یا نہیں عرض کیا یہ تو معلوم نہیں فرمایا کہ ایک مہووم چیز کی واسطے میں توکل اپنا کیوں توڑوں  
اگر خدا نے صحت مقدر کری ہے تو ہوگی اور قضا کرتی نہیں اور فال کی ایک قسم تو جائز ہے  
جیسے کوئی کسی کام کو چلا اور آواز نیک آئی مثلاً فتح محمد اس لفظ سے اس کام کی فتح سمجھی گئی  
اور جو کسی نے کہا فلا ناریتین ٹوٹ گیا اس لفظ سے اس کام میں خلل سمجھا گیا اور اس کو فال  
گوش بھی کہتے ہیں اور شگون چھیدیک اور دہنا بایان جانور بولتا اور ٹوٹکے قہام شرک سے  
کہ الطیر وشرک حدیث میں آیا ہے اور فرمایا حضرت نے لو انکم توکلون علی الصدق تو کلمہ  
رزقکم اللہ کمایر زق الطیر تعذوا واما خدا و نزوح یطأ نا اگر تم بھروسہ کرو اللہ پر حق بھروسہ نہ کیا  
البتہ رزق دستے لکھو اللہ جیسے کہ رزق دیتا ہے پرندہ کو نکو کج کرتے ہیں بھوکے اور شام  
کرتے ہیں پیٹ بھرے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے ایک صحابی اپنی بیوی کے پاس گھیر  
کچھ کھانا موجود نہ تھا باہر چلے آئے اور اللہ کی عبادت میں مشغول ہوئے بیوی نے جانا  
کچھ نانچ وغیرہ لینے گئے ہیں اسنے اٹھ کر چکی جھاڑی اور کہا اللہم رزقنا چکی خود بخود چلنے  
لگی اور تنور کو روشن کیا پس دیکھا کہ چکی آٹنے سے پر ہے اور کٹھنر بھی آٹنے سے ملبہ ہو  
اور تنور روٹیوں سے بھرا ہوا ہے پھر وہ صحابی آئے پوچھا من این ہذا کہا عورت نے ہذا  
من ربنا اور چکی بھی چل رہی تھی اسنے اسکو روک دیا پھر پھر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کری  
فرمایا اپنے امانہ لو میری فہما التزل بعد ہر یوم القیامۃ اگا ہو تحقیق شان یہ ہے اگر نہ اٹھنا چکی کو  
پھرتی رہتی قیامت تک توکل صحابہ کا دیکھو کہ عبد اللہ ذوالنجا و تین نے اپنے چچا سے کہا  
دولت محمدی مشرق سے مغرب تک پھیلے اور ہم محروم ہیں اور میں تیری راہ دیکھتا ہوں

ذکر مولانا رفیع الدین

ذکر صحابی کے توکل کا

کہ تو بڑا سچو سبقت کرے تو اسلام لانا نہیں میں جاتا ہوں اس کے چھانے کہا اگر تو اسلام لایا تو تیرے باپ کے مال میں سے ایک جہنم میں دو لگا عبد اللہ نے جواب دیا جبکہ میں کفر سے یہ نہ ہوں مال کفر کا بھی بچو نہیں چاہئے پھر مان کے پاس گیا اور کہا اسلام لا میرے ساتھ  
 رہو میں نے کہا کہ تو جانیو کہ عبد اللہ مر گیا مان نے بہت رو کر سمجھایا آخر مانا اور کہا کہ ایک  
 عرض ہے کوئی کپڑا اچھا پیرانا مجھ کو دے میں چاہتا ہوں یہ کپڑے بھی چچا کو دے جاؤں  
 چنانچہ دے دو کپڑے کبیل کے دے ایک باندھا اور ایک اوڑھنا اسی دن سے انکا نام  
 ذوالتجاوین ہو گیا یعنی دو کبیل کے مکڑوں والا حضرت کی مسجد میں آنکر بیٹھ گئے حضرت سچو  
 باہر تشریف لائے اور پوچھا عبد اللہ نے سارا حال بیان کیا حضرت نے کلمہ تعلیم کیا اور بھیجا  
 کہ قرآن سکھانے کی تاکید کری عبد اللہ قرآن پکار پکار کر اپنے شوق میں پڑھا کرتے تھے  
 اسی ہنگام میں غزوہ تبوک پیش آیا دس آدمیوں میں ایک اونٹ تھا نوبت یہ نوبت سلو  
 ہو گئے تھے وہ بھی وقت بھوک کی فوج ہو گئے حضرت عمرؓ نے عرض کری یا رسول اللہ  
 یہ با و قرآن یاواز پڑھتا ہے بڑا ہلکا عاجز کیا ہے اگر ہم متوجہ قرآن کے نہوں تو گنہگار  
 ہوتے ہیں اور جو متوجہ ہوتے ہیں تو کارجنگ میں فتور آتا ہے حضرت نے فرمایا دع یا عمر یہ  
 ہمارا اہمان ہے اسی زمانہ میں عبد اللہ کا انتقال ہوا شب کو دفن کئے گئے ساتھ اس کے  
 کہ بلال کے ہاتھ میں روشنی اور قبر میں ایک جانب پیغمبرؐ اور ایک جانب ابو بکر صدیقؓ  
 اُتر کر دفن کیا عبد اللہؓ کے وجود نے کہ فقہائے صحابہ سے ہیں رشک کیا اور کہا کاشکے یہ  
 میت میں ہوتا اور یہ امر اب بھی میسر ہو سکتا ہے جسکی دلیلیں شوق ہو مگر ایسا ہے جیسے حکیم  
 نسخہ میں مراد کی جگہ صدف بخور کر دیتا ہے کیونکہ مقدور مروارید کا ہی نہیں اب  
 کیا کیتھے تو ہر چیز کے واسطے بدل ہے موتی اور سیپ کی تاثیر قریب قریب ہے وہ  
 یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں جا کر دفن ہوا اور یہ آنکھ سے دیکھا ہے کہ وہاں کے بھٹنے والوں کی  
 عادت ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اول حضرت کے روضہ پر لیجاتے ہیں کہ یا رسول اللہ  
 یہ نیا غلام حاضر ہوا ہے سلام کر نیکو ایسے ہی جب جنازہ تیار ہوتا ہے حضرت کے چہرہ  
 لیجاتے ہیں کہ یا رسول اللہ یہ غلام گنہگار حاضر ہے آپ شفیع المذنبین ہیں اب حساب  
 کتاب اس سے ہو نیوالا ہے پھر دعا کرتے ہیں اللہم ہذا عبدک و ہذا بنیک فاعف عنہ  
 یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے اور یہ رسول تیرا ہے اس غلام کو اس بادشاہ کی قبر سے بشار  
 کرتے ہیں تو بھی اس کو آگ دو رخ سے ازا کر اس وقت دلیلیں جزایز ار حشر تین آتی ہیں  
 کاشکے یہ میت ہماری ہوتی القہر صمدی اکبر اور پھر عمرؓ بٹھا کے رو بردیجا کر دعا

کرتے ہیں اور پھر حضرت کے مصلے پر نماز پڑھا کر یقین میں دفن کرتے ہیں وہاں ہمسائہ عثمان  
رضی اللہ عنہ یا ازواج مطہرات یا امام حسن کا یا اور شہداء اور صحابہ کا نصیب ہوتا ہے  
شعر ایدائین جدائی کی دل زار ہی سہتا۔ طوفان سرشک آنکھوں سے ہر خطہ ہے بہتا۔  
ہر سیر و جوائے ہوں شب و روز یکہوتا۔ میں ملک عجم میں نہیں رہتا نہیں رہتا  
دلو میرے تسخیر کیا ایک عربی نے۔ مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے۔ مدعا سلی پر آدمین بنا  
یہ تھا کہ حضرتؑ ہونے فرمایا کہ بیٹے اللہ پر بھروسہ کیا ہے بے حکم اسکے تم جنگجو حضرتؑ  
پہنچا سکے کیونکہ مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اخَذَ بِهَا مَتَصِقَاتِهَا اَنْ تَابِيَ عَلٰى صَوَاكِبِ مُسْتَقِيمٍ  
نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر کہ اللہ پکڑے ہوئے اس کے بال پیشانی کے تحقیق رب میرا  
اوپر عدل کے ہے و لفظ انسان اور حیوان چھوڑ کر دایہ فرمایا سید یہ ہے کہ انسان تیر  
عمر وغیرہ اور حیوان انسان اور فرس وغیرہ کو بھی شامل ہے اس واسطے لفظ انعم جو ان سے  
یعنی مایذب علی الارض اختیار کیا کہ کل چلنے والی زمین پر اس کے قبضہ میں ہیں او پیشانی کا  
پکڑنا کمال تذل پر دلالت کرتا ہے حدیث میں آیا ہے جب جانور خریدے یا نکاح کر کے بیوی  
کو لائے یا غلام خریدے تو پیشانی کے بال پکڑ کر لائے ہمیشہ اسکی منقاد رہنکو اور آدمی کے  
ارادہ پر اللہ کا ارادہ غالب ہے جو بات کہ اللہ کو کرنی منظور ہوتی ہے بھلا ایسا ہی سامان  
ہو جاتا ہے نقل ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رحم نے جب حضرت کی عجایب غرائب باتیں  
دیکھیں بنیں چاہا کہ انسی نکاح کروں ابوطالب پاس خفیہ پیغام بھیجا کہ میرے چچا و رقدین  
نوفل کے پاس پیغام نکاح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجو ابوطالب حسب اشارہ کے ورقہ  
پاس گئے وہ نہایت خوشی میں بیٹھا تھا انکو دیکھ کر کہا آؤ تمہیں مکہ کے کچھ کام ہمارے  
لائق ہو تو کہو ابوطالب نے دلمین کہا مجھ کو تمہید کلام کی بھی نکر فی پڑی کیا اللہ کی قدر  
کہ آپ ہی درخواست کر سی اب یہ کام ہو نیوالا معلوم ہوتا ہے بے ساختہ بولے کہ میں  
اس واسطے آیا ہوں کہ خدیجہ کو محمد کے نکاح میں دو ورقہ لے کہا بہت اچھی بات ہے بیٹے  
نکاح میں دیا اور مبارک ہو تمکو یہ خوش ہو کر چلے آئے حضرت خدیجہ نے سنا جلد کھجور  
منگوا تقسیم کروں اور اعلان دائرہ کا کیا اتنے میں ورقہ آیا اور کہا لے خدیجہ یہ کیا بات ہے  
ام المؤمنین نے کہا بیٹے تو کچھ نہیں کیا اور میرا اختیار ہی کیا تھا آپ کی مرضی کے تابع ہوں  
ورقہ لے کہا کہ وہ تو نیم ابی طالب ہے اگرچہ تو میں شریف ہے مگر مفلس ہے لیکن افعال  
اور اوصاف اسکے بہت اچھے ہیں حضرت خدیجہ نے کہا پھر میں کیا کروں یہ تو آپ کے سونے  
کی بات تھی بیٹیوں کو تو مربی اگر نیکل میں بیٹھا دین تو وہیں بیٹھنا پڑیگا ورقہ کو نہایت

ذکر بیوی کے طہر میں لایا نکاح

ذکر خدیجہ الکبریٰ رحم

تامل ہوا کہ میں اس وقت فسوچا یہ کسی نے میرے منہ سے قبول کر دیا حضرت خدیجہ نے کہا خیر  
 پھر کیا مضائقہ ہے میں نے دیکھا ہے اُسکے اوپر ابر کو سایہ کرتے اور سنا ہے کہ حجرا و حجر اس کو سلام  
 علیک کرتے ہیں شعر لاؤ لی کو دھوپ بھی لگنے نہ دینی پڑا سپر بادل کی رہی سورج مکھی  
 تو بدین جمال خوبی بر طور اگر خراسے پڑا رہی بگوئیہ انگلیں بخت کہ سن ترانی پڑا اور اللہ عادل ہے  
 ظالم نہیں اگرچہ ہمارے فہم میں اُسکے کام نہیں آتے مگر تعقی سے بعض امور میں اگر غور کریں  
 تو سراسر حکمت ہوتی ہے مثلاً کسی کے بچہ نہیں جیتے تو وہ سمجھتا ہے کہ عدل نہ ہو کہ فلان شخص  
 کو اتنے بچہ ہیں پھر اگر اُسکے بھی بچہ پانچ چھ ہی جاتے ہیں جب اُسکو قدر معلوم ہوتی ہے کیسے  
 ختم اور کیسی شادی اور کیسی بیماری داری طرح طرح کے اخراجات اُنگر پڑتے ہیں پھر قرض کرنا  
 پڑتا ہے اسوقت کہتا یہ کیوں ہوئے تھے اور رزق تو اللہ سبکو دیتا ہے مگر آئبہ یا خیر پڑہ  
 گھر میں لاتا ہے تو سب لے لے کر الگ ہو جاتے ہیں اور زیہ رہ جاتا ہے اسوقت کہتا ہے یو  
 صاحب ہمارے حصہ میں تو ایک ہی آئبہ یا ایک پھانک اُسی مقدور اتنا ہوتا نہیں کہ ہر  
 بکثرت میسر ہو پھر گھبرا جاتا ہے بس جانے کہ فعل حکیم لایخلعون الحکمۃ عاصلی بر آوین کہ حضرت  
 ہو دے فرمایا جو حق سمجھایا تھا میں سمجھا چکا تھے نانا قان تو لو افقدہ ابلکنا کما اردت  
 ربہ ابلکم و لیست فی ذی قوام غایک کمر و لا تضر و نہ شیئا ان ربی علی کل  
 شئی حفیظ ہے اگر روگردانی کرو گے تم میں تحقیق پہنچا چکا میں نکلو وہ جسکو ساتھ بھیجا گیا تھا میں  
 طرف تمہارے اوپر بھیج بھیجا کہ رب میرا ایک قوم کو کہ سوا تمہارے ہے اور نہ ضرر پہنچا دے  
 تم اللہ کو تحقیق رب میرا ہر شے پر نگاہ رکھتا ہے یعنی میں تو اپنا کام کر چکا تم ایمان نہ لائے  
 اب اور قوم اللہ پرید کر گیا کہ ایمان لائیں اور نکلو ہلاک کر گیا تم ضرر نہ کر سکو گے کسی کا اور وہ نگہبان  
 ہر مومن کو اُس عذاب سے بچا لینگا پھر قحط سات برس کا ہوا قوم نے قصد کیا بیت المدین  
 جا کر قربانی کریں اور دعا کر کے ابرو ہانسنے لائیں مگر ہود علیہ السلام سے درخواست نکلی کہ میں  
 شعر محاسن سعدی کہ راہ صفا پڑا تو ان رفت جزو پے مصطفیٰ پڑ غرض یہ قوم گئی اور  
 دعا کر ہی دو بار نمود ہوئی ایک سفید و دوسرا سیاہ انکو اختیار دیا گیا انہوں نے سیاہ لیا کہ یانی  
 اس میں بہت ہو گا پھر دعا کر ہی کہ ہمارے ساتھ یہ ابر چلے یہ تو دم بھر میں پہنچ جائیگا پھر چار  
 قضیلت ثابت نہ ہو گی اللہ نے دعا قبول کر لی بڑا مقام خوف کا ہے باوجود مخالفت خدا اور  
 رسول کے دعا پر دعا قبول ہوتی ہے یہ مستدراج ہے سنت درجیم من حیث لا یعلمون کفار کو دنیا  
 خوبی دیکھ کر مومن رشک نہ کریں کیونکہ اللہ رب العالمین ہے انکو یہاں دیا اور مومنوں کے  
 واسطے آخرت میں صد ہا حصہ اس سے انشا اللہ بہتر ہیں غرض یہ کہ انہوں نے دو آدمی

پہلے روانہ کئے کہ حوض اور تالاب صاف کریں کہ ہم خانہ کعبہ سے ابر لائے ہیں اور جو کچھ  
کہہ تو ہمارے پروا کا نہیں ہے جب وہ ابر لیکر آئے ساری قوم خوش ہوئی جسکا ذکر سورہ ابراہیم میں  
میں ہے فلما راوہ عارضاً مستقبل اودیتیم قالوا انزلنا عارضاً مطرنا بل هو ما استعجلتم به رب ربنا  
عذاب الیم تم مکمل شے بامر ربہا فاصحو لایری الامساکنہم کذلک بخبری القوم المجربین میں کہ  
دیکھا انہوں نے ابر کو متوجہ طرف جنگوں اپنی کے یوں یہ ابر بندہ دیکھا جمکو بلکہ وہ وہ پیر  
جسکی جلدی کرتے تھے فاتنا ما تعدنا انکنت من الصمدین ایک ہوا اتنی کہ آسمان عذاب انہا  
و کہہ کا اوکھاڑا ہے ہر شے کو ساتھ حکم رب اپنے کے پس ہم کری انہوں نے اس حال میں  
کہ نہ دکھائی دے مگر گھراؤنے ایسا ہی بدلہ جیتے ہیں ہم کافر و نکو حضرت ہود نے فرمایا اے  
قوم یہ مہینہ نہیں ہے عذاب ہے پھر سانپ بچھو ابر میں سے نکل پڑے اور ہو اچوتھے طبقہ  
زمین کی میں سے نکلی برابر سورج تھنے پیل کے اس زور شور سے کہ فرشتوں کی روکے سے  
بھی نہیں رکتے تھے جسکو فرمایا قارسلنا علیہم ریحاً صریحاً فی ايام غصات لند نقیم عذاب بخبری  
فی الحیوة الدنیا و العذاب الاخرۃ اخری دہم لایمضون پس بھیجا جسے انیر ہوا سخت کو آواز  
والی پھر دونوں شخص کے تاکہ چکھا دین اوکو عذاب رسوائی کا زندگانی دنیا میں اور البتہ عذاب  
آخرت کا زیادہ رسوائی کا ہے اور وہ نہ مدد کئے جائیگے اس قوم نے اپنے تمیز میں  
بڑے درختوں اور حکم ستونین باندھا اور دس دس پلنچ پلنچ لکھے ہو گئے اور کہا ہوا کی کیا  
حقیقت ہے ہوائے انکو زمین سے اوکھاڑا اور آسمان تک لپکا کر دے مارا سا سنا  
اور آٹھ دن تک یہی نوبت رہی اور جان نکلنے کا حکم نہوا جیسا کہ فرمایا واما عذابا فہلکوا  
یرکض صرعاتیۃ سخر با علیہم سبع لیل وثمانیۃ ايام حسوا فترى القوم فیہا صری کا ہم اعجاز  
نخل خادۃ یہر عاد پس ہلاک کئے گئے ساتھ ہوا تندر کے مسلط کیا تھا اونپر سات رات  
اور آٹھ دن تک پے درپے پس دیکھے تو اس قوم کو پچھڑے ہوئے گویا کہ درخت کجور کے جڑ سے  
اوکھڑے ہوئے وقت ابتداء اس عذاب کی دن بدہ کا صبح ہوتے سوال کے آخر کے  
آٹھ دن تھے اور دونوں سخت نہیں بلکہ باعتبار انکے تھے چنانچہ ایک دن کیسے ہان لڑکا  
پیدا ہوا اور اسی دن دوسرے لڑکا جسے یا ایک دن میں کیسے مال وراثت ہاتھ لگے  
یا اچھو عمل ہوں اور دوسرے کے ہان چوری ہو جائے یا اکل پیدائش سے ہوں تو اول کے  
اعتبار مبارک اور ثانی کے اعتبار نحس ہوتے ہیں اور تشبیہ کجور کے بسبب درازی قد  
انکی کے دی اور قران میں جہان لفظ ریح کا ہے عذاب مراد ہوتا ہے اور ریح سے خوشی  
بارش کی معنا صلی پراویں بیان یہ تھا اللہ ہر شے پر قادر ہے اس میں سے ہوا اسکی





یہ کلمہ نہایت سخت ہے اکثر لوگوں کی عادت ہے ہر شے پر لعنت کیا کرتے ہیں آیا ہے کہ لعنت زمین آسمان سب میں پھرتی ہے جب محل نہیں پاتی تو کہہ نیو لے پر اولٹ کر آتی ہی چاہتو کیونکہ بحرے یہاں ایک سوال ہے کہ بعض بعض افعال پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے اسکے کیا معنی ہونگے جیسے لعن اللہ علی المحلل والمحلل لہ یعنی لعنت اللہ کی ہے اوپر حلالہ کہہ کر اور حلالہ کروانے والے پر حلالہ کی حاجت بعد طلاق مغلطہ کے ہوتی ہے اور طلاق البغض المباحات ہے یعنی غصہ ہو کر اللہ نے مباح کیا ہے اس ضرورت کے واسطے کہ سیکو بیوی بڑی ملی تو زلیست تک اسکے گلے کا ہار ہوئی اس واسطے کہا کہ جاؤ کہیں طلاق دو کہ روز مرہ کی تکلیف رفع ہو اب طلاق ایک سخی ہے کہ ایک طلاق طہرین دی جائے اور دوسرے دوسرے طہرین اور تیسری تیسرے طہرین اس میں حکمت یہ ہے کہ شاید غصہ میں ہی کسی توعده کے اندر رجوع کرے اور تینہ دو لوگوں کو جو جائی اور پھر بھی موافقت نہو تو دوسری کو اسکے بعد شاید تینہ ہو اپنی اپنی حرکتوں سے باز آئیں موافقت پیدا کریں اور بچو نکلے ورنہ بیوی کا اندیشہ کریں پھر بھی نزاع رہی تو اب تیسری طلاق کے بعد سیکو فوس نہ رہیگا اور طہر کی مشرط اس واسطے ہے کہ حیض میں نفرت ہوتی ہے شاید نفرت کے سبب سے طلاق دی ہو اور تین طلاق دفعۃً دینی یہ بدعی ہیں اب اسکا علاج بھی یہی ہے کہ اسکی محبوبہ اور کے پاس سلامتی جائے اور وہ اوس سے خطا اٹھائے جب پہلے کیواسطے حلالہ اب یہاں ایک شبہ ہے کہ اس فعل پر تو لعنت آئی ہے پھر کیونکر درست ہو جو اب لعنت کا سبب یہ ہے کہ طلاق اور حلالہ کو لوگ روزمرہ نہ ٹھہر لیں اور یہ نیت حلالہ میں وقت نکاح کے کریں کہ ہم اس عورت کو بعد اسکے چھوڑ دینکے یہ مشع ہو گیا اور یہ حرام ہے اتفاقاً اگر کیسے اس عورت سے نکاح کیا اور وہ مر گیا یا طلاق دی تو زوج اول کے واسطے درست ہو جائے گی ایک حکایت ہے کہ تعلق بادشاہ نے اپنی بیوی کو طلاق مغلطہ دی اور بیوی طلب کیا قاضی نے کہا بی حلالہ درست نہیں بادشاہ نے کہا کوئی بی بی ملک کا آدمی لاؤ کہ جسک نہو قاضی کے دوست ایک درویش ملتان میں تھے بلوایا اور سارا ماجرا کہا انہوں نے یہ حدیث پیش کری مفتی نے فتویٰ دیا کہ بادشاہ جابر ہے وہ کہتا ہے اس عورت کو میری واسطے حلت کا فتویٰ دہنہیں سیکو مرواد انونگا اتنے آدمیوں کی جان بخشی ہوئی درویش نے کہا یہ قضا اور فتویٰ امثال تمہارے کو کافی ہے ہمارا عمل رخصت پر نہیں آخر لوگوں نے مشورہ کیا کہ نکاح تو کر دو اگر طلاق نہ دینکے تو بادشاہ مرواد ایسا پھر درست ہو جائیگا آخر نکاح ہو گیا افس بیوی تنگ بخت نے درویش سے کہا کہ خدا کے واسطے طلاق

در حلالہ

در طلاق

در تعلق بادشاہ

ندینا ظالم کے پھندے لیے مجھ کو اندر لے چھڑایا وہاں کے رہنے کو مناسب نجانا ملتان کو روانہ ہوئی بادشاہ کو خبر ہوئی تعاقب کیا کئی منزل پر قریب اُنکے لشکر جا پہنچا انہوں نے جانا کہ اب پکڑے گئے دور رکعت نماز کی پڑھ کر دعا کری بادشاہ پر بجلی گرے مر گیا لشکر واپس آیا اسی شب میں حضرت سلطان نظام الدین تہجد سے فارغ ہو کر چیل قدمی کر رہے تھے اور بار بار یہ فرماتے تھے شعر لے رو بہک چرا نہ نشستی بجائی خویش۔ باشیر خجہ کردی و دیدی سزای خویش۔ مرید و مکتو تعجب ہوا جب فجر کو تعلق کا حال سنا تو معلوم ہوا وہ جیسے یہ حدیث لعن المدین سب ابابہ و امہ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کون ایسا ہے جو ماں باپ کو بڑا کچھ صحابہ کو تعجب ہوا اور اب اس وقت میں ظاہر دیکھنے میں آتا ہے اور

المدیون فرماتا ہے فلا تفلحوا فواف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کرما و انخفض لہما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمہما کما ربانی صغیرا ورنہ کہو اف اور نہ چھڑکو او کو اور کہو انکوبات نرم اور پست کرو اسطے اُنکے بازو عاجز کی شفقت سے اور کہ لے رب رحم کر انہیں جیسا کہ رحم کیا انہوں نے مجھ پر چھپٹ نہیں پھر حضرت نے توجیہ حدیث کی بیان فرمائی کہ اگر کوئی کس کو مان باپ کو بڑا کہیگا وہ اسکے جواب میں اُسکے مان باپ کو بڑا کہیگا تو گویا امین نے کہا کہ یہ سببت اور جیسے یہ حدیث ملعون من عمل قوم لوط یہ شامل ہے اغلام مرغ بازی آتش بازی کیو تر بازی کو اب کس قدر ان گناہوں کے کثرت ہے اور جیسے یہ حدیث لعن المد علی کل الربو دم و کلہ و شادیدہ و کا بہ فیہ غسل ایسا بڑا ہے کہ اتنے آدمی گرفتار لعنت ہوتے ہیں برے کام کا جو مددگار یا سبب پڑتا ہے وہ بھی اسمین شریک ہوتا ہے جیسے تعزیرہ دار و مکتو قرش وغیرہ مانگے دینا اسید طح نیک کام میں شرکت ہوتی ہے جیسے کسی لوگ دینی تاکہ وہ کھانا پکا کر کھائے گویا کہ اُسے اسکو کھلایا پیغمبر فرماتے ہیں ربو کے ستر جز ہیں ہلکا اسکا یہ ہے زنا کرنا آدمی کا مان سے اور اند فرماتا ہے بحق اللہ الربو دیر بی الطمد

تا بود کرتا ہے المدیاج کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو اور پیغمبر نے فرمایا ہے کہ اللہ پالتا ہے صدقہ تمہارا کیو جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا پچھیری اپنے کو اور جیسے یہ حدیث ملعون من لعب باعز و الشطرنج و الناظر ابیہ یہ لہو لعب جتنی ہیں اللہ سے غافل کرتے ہیں بلکہ دنیا سے بھی نماز کا وقت جاتا رہے خبر بھی نہیں ہوتی بلکہ یوں سنا ہے کسی کا باپ مر گیا تھا لوگوں نے بلایا کہ تم تجہنم تکفین کرو میں آتا ہوں آخر دفن کراے پھر کھا انکو دفن کراے اب تو او بو لے آپ دفن تو کر آئے اب میں کیا کرونگا انکو اُسے کھیل میں مشغول رہا اور جیسے یہ حدیث اذا وعی الرجل امرأۃ الی فراشہ فابت فبات غضبان

لَعْنَتُ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى تَصْلَحَ لَيْسَ جَبْكُ بِلَادِي أَدْمِي بِيُوِي اِنِجِي كُو طَرَفَ بَچھو نَے لَپَٹَے كَے اُو رَہ رَہ اَنكَار  
 كَرے ہِیں و ہ سوجاے غصہ ہو كر لعنت كرتے ہِیں فرشتہ اُس عورت پَر جِنگ تَکاسہ بَیان  
 یہاں سے شروع ہوا تھا کہ یہ لعنت اگر عاد والی لعنت ہے تو بن سکتی نہیں کہ وہ کافر تھ  
 اہدہ موس جیسا کہ امام صاحب سے منقول ہے والعصاة من امت محمد مؤمن حق اور  
 کفر اور اسلام کے وہ بیان میں ہمارے ہاں کوئی مرتبہ نہیں المردم کہے علم پر اور  
 کروڑوں رحمتیں کرے انکی قبر و نہر جو ایسے ایسے عقدہ حل کر گئے ہِیں اس لَعْنَتِ مَراد  
 دوری ہوئی مرتبہ ابرار سے نہ یہ کہ مرد و درگاہ آہی کے ہوں جیسا کہ کافر اس سے یہ  
 مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ یزید کی لعنت میں جو اختلاف ہے جیسا کہ علامہ عبداللہ بن قسطل  
 جو صاحب مطول ہے کہتا ہے لعنتہ المد علی یزید واسخوانہ مراد یہی ہے اور جو منع کرتے  
 ہِیں وہ لعنت کفریہ سے منع کرتے ہِیں مولانا شاہ عبدالغیر کیسی احتیاط کرتے ہِیں کہ  
 ہِیں علیہ المیتھی یہ مدعا اصلی پر اوین کہ کفار مکہ کو تنبیہ کری اگلا گاہ ہو لے کفار کہ  
 یا سامعین قیامت تک کے اِنِّ حَادَا اَکْفَرُ ذَا رَکْبَتَہ تَحْقِيقُ قَوْمَ عَادَ لَے نافرمانی کری  
 رب اپنے کی یعنی ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے اگلا گاہ ہو پھر تنبیہ کری تاکہ لَعْنَتَا  
 لَعْنَا ۾ قَوْمِ ثَمُوْدَ دوری ہو واسطے قوم عاد کے جو قوم ہود سے ف  
 زیادتی صفت کی اس واسطے بیان کری ایکٹ اول دوسرا عا دثانی ہے لفظ تکا  
 یہاں تک تفہیم کفار مکہ کی ہے کہ ایسے ایسے قومی لوگوں کا انجام بسبب نافرمانی خدا  
 اور رسول کے یہ ہوا کہ ایک آئین ہلاک ہو لے تم کس گنہگار میں بھولے ہو نہ ایسے لوگوں  
 ہوں ایسے طاقت ور اب بھی ان حرکتوں سے باز آؤ اور تصدیق فرمائی کرو کہ نہیں ہلاک  
 ہو گے جیسے ہلاک ہوئی قوم عاد اور قوم ثمود کہ جب کا قصہ یہ ہے وَ اِنِّیْ فَعُوْدَا حَاھِمَ  
 صَا لِحًا اور بھیجا ہئے طرف ثمود کے بھائے اُنکے صالح علیہ السلام کو ف عطف  
 اُسکا پہلے الی پر ہے اور عار جو متعلق ارسلنا محمد ف کی ہے اور ثمود غیر منصرف ہے کو ایچ  
 انیسامین ہے کہ حضرت نوح تک پہنچ چکے ہِیں اور نب نامہ میں ہے صالح بن عبید بن  
 اسف بن ماسخ بن عبید بن خاور بن ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح اور وصہ لہ صفا  
 میں علیہ حضرت صالح کا صحیح البوجہ خسارہ شرح و سفید تومی سرخ بلند قامت عریض الصدر  
 کشدہ محاسن جمیم البدن عمر اٹھاون برس کی اور قبیلہ ثمود کے چار لاکھ آدمی ایک ہزار سات سو  
 شہر نگین میں آباد تھے اور ہر تنفس کے عطر یعنی ایک ہزار سال کی تھی سر حدینک شہر  
 او صر ب سی ملی ہوئی وادی القری اور شام کی طرف مگر ہے اور شام تراشی میں ہے

کاری کرتے تھے کہ بچاؤ کنندہ کر کے مکان بنائے تھے اور پتھر کے بت تراش کر انکی سپر کر تے تھے صلح علیہ السلام نے کہا قَالَ يَقُومُ عَبْدُ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِ اللَّهِ کہا اے قوم میری پوجہ تم کو نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکی و علت عبادت کی یہ ہے کہ وہ اکا ہے کوئی شریک اسکا نہیں جیسا کہ تنیکہ لفظ الہ کی ولایت کرتی ہے ایک اعتراض یہاں ہے کہ ابھی توحید کا اقرار نہیں اور رسول پر ایمان نہیں ہے مخاطب کیونکر ہوئی جواب یہ ہے کہ اجداد اسجگہ و حد واکے معنوں میں ہے اور اس معنی پر جملہ کہ موضع دلیل میں واقع ہے یعنی مالک من الہ غیرہ ولایت کرتا ہے اور دوسری علت عبادت کی یہ ہے کہ هُوَ اَنَّا كَهْمُ مِنَ الْكَافِرِ اَسْنِيْدُ اَلِیَا اَمَّا اَوَّلُ مَرْتَبَةِ زَمِيْنِ سے وف یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے کہ وہ پیدا کرنا گویا تمہارا ہی پیدا کرنا ہے جبکہ اصل تمہاری مٹی ہوئی اور کھانا پینا اور پھر ناسارا یہ جو مٹی ہی کی طرف کرتا ہے اور خود کوئی تو اس اصل اپنے کو یاد کر کے عاجزی اختیار کرو اس کے روبرو جس نے پیدا کیا اور وہ عزیز ہے بجز سے پاک ہو جب دنیا میں ولت اختیار کرو گے تو آخر توین عزیزین جاؤ گے شعر تو اضع بود حرمت افزائی تو چہ کند در بہشت برین جائی تو بہ اور منصفی تو یہ ہے کہ دنیا پر کیسا غلام ہوتا ہے تو کمال ذلیل ہوتا ہے مگر بادشاہ کی غلام کو فخر ہوتا ہے پھر جو کہ زمین ہٹا کر بنا لئے والا ہے اور کون و مکان کا بادشاہ ہے اسکی غلامی میں کیونکر فخر ہوگا اور اسکی غلامی سے انکار نہایت بدبختی ہے کما قال تعالیٰ لَنْ يَسْتَنْفِذَ اَمْرًا یَاۤئِدُ یَاۤئِدُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا الْمَلٰٓئِکَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ہرگز نہ کہیں لگا سیخ اس سے کہ ہووے بندہ اللہ کا اور نہ فرشتہ مقربین اور تیسری علت یہ ہے کہ وَ اَسْتَغْفِرُکُمْ ذُنُوْبًا اور عمر دراز کری تمہاری دنیا میں و یعنی ہزار برس کے اور یا معنی و ستھر کم کے یہ ہیں کہ عاتقین عمدہ عمدہ بنائیں عقل دی تم کو کہ یہاں وہ نہیں کنند کہ کے محرابین اور والان بالا خانہ تہ خانہ بناتے ہو یہاں سے ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہئے کہ عمارت تین قسم ہے ایک واجب کہ حسین نفع عام مخلوق کا ہو جیسے بند لگانا یا نیکیا کہ قریب ہو بہا بیجا تا ہے یا سد اسکندری کہ یا جوج باجوج کے فتنہ کو روکا یا پل دیا عظیم کا کہ پتھر و گندار ہو یا سہی جامع یا مدرسہ دوسری مستحب جیسے مسجد محلہ یا چھوٹی من یا سہری یا چاہ و تالاب شعر نہ مردانہ ماند پس ازوی بجائی پل و مسجد و چاہ و مہمان سرا ہر انکو ماند پس یادگار و دخت و جوش نیا و دوبارہ در گرفت اثنا و خیرش ماند نہا پس از سرکش احمد خواندہ اور تیسرے مکان سے کا بقدر حاجت کے یہ مباح ہے کہ بجائے گرمی اور سہری اور بارش کا ہو سکے حتیٰ کہ جہاں گرمی سردی بارش اوسط درجہ کی ہوئی

وہاں مٹی پوریا بھی کفایت کرتا ہے جیسے ملک عرب میں بدوی لوگوں کا شیوہ ہے جو حبشہ  
 مالفق موسن نفقہ الاہر فیہا الانفقہ فی ذالہ الترابین خرچ کرتا کوئی موسن کچھ خرچ کر کے  
 لکڑیاب دیا جاتا ہے انہیں مگر خرچ کرنا اسکا اس مٹی میں کیا معنی کہ یہ اکارت سے  
 شعر الایا ساکن القصر لعلی۔ سدن عن قریب فی التراب۔ کہ ملک نیادی کل یوم۔  
 لدو الموت واینوا للخراب۔ اور یہ ظاہر ہے جو لوگ مقدور دس ہزار پکا رکھتے ہیں اور  
 انکو خط عمارت کا جو اتوکل روپیہ آٹھن غارت ہو جاتا ہے اور وہ عمارت تمام نہیں ہو  
 پھر نوبت یہاں تک ہوتی ہے کہ اُسے مکان کو رہن کر کے ہیں اور وہ روپیہ بھی لگا  
 جیتے ہیں آخر نوبت یہ ہوتی ہے کہ چھڑا لیکا مقدور ہوتا نہیں بیاج سود میں مکان جاتا  
 رہتا ہے اگر فروخت بھی ہوتا ہے تو ادھی دام مشکل سے وصول ہوتے ہیں اور ہر گز  
 مفت میں ہوا اور دھروچی برباد ہوئی خدا اس بائین کی کو مبتلا خرچے مدعا صلی پر  
 آوین کہ حضرت صالح نے دلائل توحید قائم کر کے فرمایا فَاَسْتَغْفِرُكَ شَرُّ تَوْفِيقِ الْاَلٰہِ  
 اِنَّ رَبِّیْ قَبِیْطٌ جَبَّیْتُ اَسْتَغْفِرُكَ رُوْاسِیْ سے اور توبہ کرو کسی طرف تحقیق  
 رب میرا نزدیک سے قبول کرے دلائل یعنی نزدیک ہے ہر شخص سے جیسا کہ فرمایا وَاِذَا  
 سالک عبادی عفی قانی قریب اجیر بدعوۃ الداع اذ ادعان اور جو وقت سوال کریں تجھے  
 بند سے میرے مجھے قانی کا لفظ آپ ہی جواب میں السد جل شانہ نے فرمایا یعنی میں نزدیک  
 ہوں قبول کرتا ہوں لیکار لیکار نیوا لیکے جب پکائے مجھ کو شعر دوست نزدیک تر از من  
 بمن است مشکل نیست کہ من از وی دورم۔ اذ اللہ فان نادائی کظیما۔ اقل لیس کا طلبی  
 تجددنی۔ تجدنی فی سواد اللیل عبدی۔ قریباً منک فاطلبنی تجدنی۔ تجدنی فی سجدک حین  
 ندعو۔ و حین تقوم فاطلبنی تجدنی۔ جبکہ عاجز رہتا ہے مجھ کو معنوم ہو کر کہتا ہوں میں حاضر  
 ہوں میں پس طلب کر مجھ کو یا لیکے گامھی جب اُسکا توبہ حال ہو اور ادھر سے غفلت بڑے  
 فسوس کا مقام ہے کہ وہ پکائے طرف نماز کے اور روزہ کے اور حج اور زکوۃ کے اور  
 اور پھر اجابت نہواور ایسے ہی ہر امور میں غفلت ہے اور قصور مثلاً کسی کا غلام ہو وہ شکو  
 لکائے اور وہ جواب دے تو اقا کا غصہ سے کیا حال ہوگا اب اقا حقیقی کے غصہ کو  
 خیال کرنا چاہئے باوجود اتنی پرورش کے کیا حال ہوگا اور کیسا تاراض ہوگا مدعا صلی پر  
 آوین کہ حضرت صالح نے تو کس شفقت سے فہمائش کری اور قوم ناہموار کا جواب کھو  
 قَالُوْا بَصٰیحٌ قَدْ کُنْتَ فِیْہَا مَوْجِعًا اَفْسَدَ لٰہَا کہ اے صالح تحقیق تھا تو جہاں  
 امید کیا گیا پہلے اس تبلیغ کے ف امید کیا گیا یعنی دیانت دار امانت دار نیک کردار



خیر خواہ خلائق اور بڑی بڑی امیدیں بچھتے ہیں کہ ہمارے سردار سی کے لائق تھا اس سے پہلے کہ بتوں ہمارے کو بڑا کتا ہو اور یہی عادت یہود کی بھی تھی کہ عبد اللہ بن سلام علماء یہود کے تھے وہ اسلام لائی حضرت سے عرض کری کہ میں پوشیدہ ہوتا ہوں آپ یہود سے میرا حال پوچھیں یہ کیسے کذاب ہیں پھر جماعت یہود آئی اپنے پوچھا کہ یہ رجل فیکم عبد اللہ کہا یہود فی ہوجیسنا و سبتنا و بن سیدنا حضرت نے فرمایا اگر وہ اسلام لایا ہو تو کہا یہود نے ہو شرتنا و بن شرتنا اب بھی اکثر آدمی اس بلا میں گرفتار ہیں کہ کوئی صلح نیک تحت ذرا طبیعت کے مخالف ہو اگر وہ حق پر ہو اور یہ بھی اسکی دیانت اور تقویٰ کی قائل ہوں مگر اسکو ایسا برا جانتے ہیں کہ اس کے برابر نہ اسی کسی میں نہیں جانتے اور سارا تقویٰ اور طہارت اسکا طاق میں رکھ دیتے ہیں چاہئے کہ حق کو ہاتھ سے ندین کہ الحب للہ و البغض للہ دعا اصلی پر آدین بعض قوم نے

یہ یون کہا البشر اسنادا و احدا بنسبعہ تا اذا نفی ضلال و سحر النبی الذکر علیہ السلام بنسائل ہو کذاب اتر یا ایک آدمی ہم جیسا تا بعد اسی کرین ہم اسکی ہمتو اسوقت ہو جائیگی مگر ابھی اور جہیز آیا اتار گیا اُسپر ذکر یعنی وحی میں چھوڑ کر بلکہ وہ جھوٹا ہی اترتا وف یعنی اگر وحی آتی تو ہمارے پاس آتی اللہ نے جواب دیا یہ علموں عذاب من الکذب الا شر قریب ہے کہ اب جاننے کے کل کون ہے جھوٹا سٹریف کیا اللہ کو اپنے رسولوں کی حمایت ہے نہیں مگر ہمارے ساتھ جواب دیا پھر قوم نے کہا تو ہم میں ایسا تھا اب کیا ہو گیا تجکو اذ نزلنا ان تعبدوا ما یصلد ابائنا و اولئنا یظن شکت متماذ عسونا لیکہ مذیب آیا تو منع کرتا ہی ہمکو پوچھتے ہو کہ پوچھتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے کہ بلاتا ہی تو ہمکو طرف اس کے بھون چکے ف بڑے شرم کی بات ہو کہ دین باطل وانی کیسے اپنے دین پر مضبوط ہیں کہ ان تاکید و نکو خیال کر دیا کہ ان پھر لام پھر کلمہ ریب کا بعد شک کے حامل یہ کہ بتوں کو ہرگز نہ چھوٹینگے ہمکو چاہئے دین حق پر ایسا مضبوط ہونا غیر متقلدین جو کہتے ہیں کہ تقلید اللہ کی ہے ایسی ہی نہایت کج فہمی تھی کہ تقلید آباؤی اقسام شرک سے ہے کہ وہ خدا سے دور کر کے بتوں کی طرف لیجاتے ہو اور تقلید اللہ کی عین راستہ خدا اور رسول کا ہے اگر اسکو بھلی قسم سے قرار دیا جائے تو ہدایہ اور شرح وقایہ اور درختار اور طوطاوی اور فتح القدیر اور طوابع الانوار فتاویٰ قاضیان اور عالمگیری اور محیط سبکو دریا میں ڈلونا چاہئے جو فتویٰ آئی ہم بھی تو دیکھیں قرآن اور حدیث سے کیونکر لکھا جاتا ہے اور صد ہا مفسرین اور فقہاء اور مرجحین اور محدثین و رجال بلکہ تیرہ سو برس سے جو امت گذری سب گمراہ گذرے بلکہ یہ حضرت جو محدث عادل یا محدث اچکوار قرار دیتے ہیں ساتھ ستر برس تک گمراہ ہے اب آخر عمر میں ہدایت نصیب ہوئی اور

ماضی جو عمر تھی اسی میں پیرنا مانا ہے کہ دین حق اور باطل میں تمیز نہ ہوئی مگر صاحب فتویٰ ہر  
اور لامذہبوں کو بھی کرتے سے جن ویلوں سے پہلے رد کرتے تھے اپنا استدلال کو آپ ہی باطل  
کرتے ہیں اگر کہیں کہہ سکتے ہوں کہ جو عمر تھی تو شاید پھر رجوع کی حاجت طرف نصرا نیست کے یا  
اعتزال کے ہو اور وہ جو عمدہ عمر تھی کہ اندر نے جسکو فرمایا ہے لیسوا اشدکم اس وقت کا قول  
قابل اعتبار نہ ہو تو ہم یہ دلی اور دل احمد لکھنا بعد علم شیعہ کی عمر کا قول کہ یہ اہل اعتبار ہو گا  
اور گزری عمر کی غاڑوں کا اعادہ بھی انکو چاہئے اور ایک سوال اُنہیں ہمارا اور یہی ذرا اپنی  
غماز کو ہمارے روبرو پیش کریں ایسی صورت پر نہ بخاری کے خلاف ہونہ مسلم کی نہ ترمذی  
کی نہ ابو داؤد کی نہ نسائی کی نہ ابن ماجہ کی نہ موطا کی نہ بیہقی کی مخالفت ہو کیونکہ ان سب  
کتب میں کلام رسول اللہ کا ہے اگر ایک حدیث کے بھی خلاف ہو تو تمہارا دعویٰ غلط  
اور کسی نہ کسی حدیث کی مخالفت پائی جائیگی یہ ممکن نہیں کہ سبے سواقی ہو پھر اگر امام  
ساری حدیثوں کو پرکھ کر ایک راستہ نکال دیا وہ حدیث کے خلاف کیونکر ہو گیا ہدایہ والی کو  
دیکھو جو مسئلہ لکھتا ہے اسکی دلیل آیت یا حدیث ہوتی ہے اور معہذا دلیل عقلی بھی اسکی  
ساتھ لاتا ہے عوام کو ماخذ ہر مسئلہ کا معلوم ہونا محال ہے یہ کام مجتہدوں کے لئے ہے  
انہو کا فرض کیسی نہیں ہے کہ حق باطل میں تمیز نہ ہو بلکہ جہان امام کا قول جہور کو خلافت  
پایا جاتا ہے تو جہور کے قول کو لیتے ہیں اور امام کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا  
فقط ان کو نوٹ کا مغالطہ اور فسطیہ یہاں پر ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس سے ہر خاص  
عام کوئی سمجھ سکتا ہے وہ یہ کہ جو لوگ سفردہ یا اور شکی کار کچھکے ہیں جانتے ہیں جب یہاں  
بند گاہ کے پہنچتا ہے تو قانون و ہانکا یہی کہ مجال نہیں بغیر آرکائی کے جہاز کو آگے بڑھا  
سکے جب وہ کنارہ سے کشتی میں بیٹھ کر آتا ہے اپنے طور پر جہاز کو ٹکر سے بچا کر لیجاتا ہے  
اور سو روپیہ اسکو اسکی عوض میں مزدور یکے دی جاتے ہیں کیونکہ وہ وہاں کی سرحد سے وقف  
ہوتا ہے جہاں جہاں پہاڑ پلٹیکے اندر ہوتے ہیں جہاز کو حفاظت سے لیجاتا ہے اور سفر  
خشکی میں رات بوقت جہاں کوئی گاناؤں آتا ہے ایک رہبر جسکو ہندوین گوا کہتے ہیں ساتھ  
لیتے ہیں جب گلا گاناؤں آتا ہے تو اسکی بدلی کر لیتے ہیں اس واسطے کہ ہر کوئی اپنی اپنی سرحد  
واقف ہوتا ہے اور یہی معنی امام کے ہیں کہ وہ راہبر خدا رسول کے راستہ کا ہوتا ہے  
جب مرنیا میں رہبر کے تقلید نہ کریں راہ بھولیں گے اندیشہ ہے تو امام کی تقلید چھوڑیں  
خدا رسول کا راستہ مگر کیا تو اب تقلید امام کے واجب ہوئی اور اہل علم کے واسطے  
یوں سمجھنا چاہئے کہ ولادت امام اعظم کسین انشی میں اور امام بخاری کی سن ایک سو چار ہوا

اور امام مسلم کی دو گلوچا میں ہی امام بخاری امام اعظم سے ایک سو چودہ برس پیچھے ہوئے اور  
ایسی ہی مسلم اور بخاری کی بعد ہوئی اب جو مسائل متنافع فیہ مثل قرأت خلف امام اور  
جہرا میں اور رفع الیدین کو اگر کوئی کہی کہ حدیث بخاری سے ثابت ہے اور امام کی قول کو  
ہم نہیں مانتے اسکو جانتا چاہئے کہ ان مسائل میں قیاس امام کا نہیں ہے اگر قیاس ہوتا  
ہم خود حدیث کی مقابلہ نہ قبول کرتے بلکہ وجہ یہ ہے احتیاط اور عدم رفع وغیرہ کے حدیث  
تحقیق امام اعظم کی ہو اور تحقیق بخاری کی پس جسکو درمیان میں واسطہ پیغمبر تک ایک تابعی اور  
اور ایک صحابی کا ہو بلکہ بعض حدیث میں فقط ایک صحابی کا ہو مقبول ہو یا جسکے درمیان  
سات آٹھ واسطہ ہوں ان میں بعض رافضی اور بعض خارجی اور منہم کذب اور نسیان ہوں  
اور جو لوگ فن حدیث سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ نفس حدیث میں ضعف نہیں ہوتا بلکہ  
باقیابار رواۃ کے ہوتا ہے جب قدر راوی زیادہ ہونگے اوسے قدر ضعف بھی زیادہ ہوگا  
قافہم ولاکن من المجاہدین شعر ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہو کفایت کا فی نہیں نادانکو  
دو فترہ رسالہ ۴ مدعا اصلی پر اوین کہ جب قوم نے پیغمبر کی فرمانے میں شک کیا تو پھر صلح علیہ  
السلام نے شفقت سے سمجھایا قَالَ یَقَوْمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کُنْتُمْ عَلَیْکَیْنِیْہِ مِنْ رَدِّیْ وَاَنَا فِیْہِ  
رَحْمَۃٌ فَمَنْ یَنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰہِ اِنْ عَصِیْتُمْہُ فَمَا تَزِیْدُوْنِیْ غَیْرَ تَحْسِبُوْہُ  
کہاے قوم میری خبر دو تم جکو تحقیق ہوں میں اوپر دلیل کے رہنے سے اور حال یہ کہ دی ہوئے  
مجاہد اپنی رحمت پس کون مدد کرے گا میرے اللہ سے اگر نافرمانی کرو نہیں اسکی پس نہ زیادہ کرو  
تم جکو سوائی کی ف پھلان مشقلہ سے خفہ ہے دوسرا شرط یہ ہے جز مقدم اگر تمہاری کہنے  
سی بتوئی پرستش کو منع نکروں تو میں بھی اگر راہ ہو جاؤں تمہارے ساتھ آخر قوم نے مشورہ  
کر کے یہ مقرر کیا کہ کوئی صورت ایسی کرو کہ اسکو ساکت کر دے تو ہمارا بچھا چھوڑنا ہی نہیں ایک  
شخص جنہ بن عمر و نام اس قوم کا سردار تھا اسے کہا کل میں تمہارا بچھا چھڑاؤ لگا وہ دن انکی  
عیب کا تھا سب قوم تبونکو لیکر جنگل میں جمع ہوئے اور حضرت صلح بھی مجمع میں ہدایت کرنیکو  
تشریف لیکے تو حید خداوند تعالیٰ کی اور مذمت بتونکی بیان کری قوم نے جنہ کی طرف اشارہ  
کیا جنہ نے کہا اے نبی اللہ کے تمہارے بنوۃ کی تصدیق کیا ہی جس سے تم کو نبی جانیں  
اگر اس پہاڑ میں سے ایک اونٹنی سیاہ پیشانی سفید رنگ لپشم دماز دس مہینہ کی حاملہ نعلی اور  
نکلے ہی بچہ جنی وہ بچہ بھی اسی وقت اُسکے برابر ہو جائے جب تمہارے اوپر ایمان لائیں حضرت نے  
فرمایا میرے اختیار میں نہیں ہی اگر اللہ سے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ میرا رب مجھی سچا کرے گا  
اپنے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی کہ اے رب انہوں نے اپنے نزدیک مشکل و مشکل سوال کیا

اور میں جانتا ہوں تیرے اوپر آسان تر ہے ابھی اپنے بی کو سچا کر شاید یہ ایمان لائیں حضرت کے ساتھ مسلمان آئیں کہتے تھے ابھی دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ پہاڑ میں آواز دروزہ کی سی آئی اور سبکی آنکھ بکھڑاواز کے پہاڑ کی طرف متوجہ ہوئی اور پہاڑ شق ہوا اور اونٹنی نکلی اور بیچہ بتی جس صفتوں کے ساتھ انہوں نے کہا تھا سب موجود تھیں شعر انکہ اعدا را بدیدار یاد کشیدہ نفاقہ را از سنگ خار بار کشیدہ جندع معہ چہ ہزار آدمیوں کے ایمان لایا اور سجدہ میں گرا اور قوم نے کہا جندع اور صالح نے رانکو مشورہ کر کے شعبدہ بنایا ہے اور صالح بڑا بادوگر ہے حضرت صالح فرمایا وَیَقُومُ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فَمَنْ ذَرَاهَا تَا كَلَّ فِي الْأَرْضِ فَلْيَسْلُكْ وَلَا يَسْطَوْهَا فُتَنَ الْكَافِرِينَ اور اسے قوم میری یہ اونٹنی ہے اسد کے واسطے تمہارے معجزہ پس چھوڑو اسکو کہ کھاوے یہ سچ ہوا اسد کے اور نہ ہاتھ لگانا اسکو ساتھ بڑا نیکی پس بکڑی لگانا عذاب نزدیک ف یعنی تمہارے معجزہ طلب کیا تو اسد نے بھیجا آپ تو بھیجا ہی نہیں اور یہ قاعدہ اسد کا جاری ہے جو چیز کے درخواست کر می جاتی ہے اور پھر اسکی رعایت نکرو تو عذاب آتا ہے اب اگر تکلیف بھی نکلو پھر سچے تو تمہارے ہی ہاتھ کا گیا ہوا ہے اور اونٹنی بھی اسد کی ہے اور زمین بھی اسد کی ہے تمہارا کچھ دعویٰ نہیں اگر اس کے ساتھ بڑا می کرو گے تو عذاب میں دیر نہ جانتا اول تو یہ لازم تھا کہ اس اونٹنی کی مہمانی کرتے آج کسی پیر و شرد کا جانور ہوتا ہے تو اس کے ساتھ جانور کی بھی مدارات لازم ہوتی ہے اور یہ تو نفاقہ اسد ہی اور یہ ضافت تشریفی ہے اگرچہ کل شی اسد ہی کی ہے مگر واسطے شرافت معلوم کروانے کے فرمایا جیسے اور کلام اسد کی مہمانی کے لائق تو تم نہ تھی مگر بڑی تو نہ کرو ع مرانہ تو امید نیست باد مرسان اور کیفیت اونٹنی کے یہ تھی کہ تواریخ انبیاء میں لکھا ہے ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک دو دو گز تھی اور اسی پر طول اور عمق کو قیاس کر جس طرف جاتی تھی جتنے جانور اہل اور خوشی ہوتے سب بھاگ جاتے اور سارے جنگل کا چارہ پانی کھانی لیتے اور مویشی قوم کے بھروسے مرتے اس واسطے یہ لوگ دشمن نفاقہ کی ہونی مگر بڑے احمق تھے مویشی بکھنے کی انکو حاجت ہے کیا تھی جب شام کو اونٹنی آتی تھی چراگاہ سے حضرت صالح کے مکان تک دو طرف ٹھکانا درناؤ میں رکھی رہتی تھیں چلتے میں اسکی دود کی دہان میں اتنی نکلتی نہیں سب برتن پر ہو جاتے تھے اور وقف کر رکھا تھا لوگ مشکین بھر کے مویشی کو بھی پلاتے تھے اور آپ بھی کھاتے پیتے تھے اور پیسہ اور دود اور شہر نہیں جا کر بیچا کرتے تھے اور ایک معجزہ میں کئی معجزہ تھے اول خلقت من الصخرہ دوسرے حامل ہونا بغیر زر کے تیسرے چٹا پنا ہوتی ہے چوتھے بچکا بڑا ہونا ہفت پانچویں کثیر اللبن چھٹے کثیر الغذاء جیسے کہ فرمایا لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم اور کثیر الغذاء ہونا

بعید عقل سے نہیں ہے تفسیر روح البیان میں ہے ایک جانور اللہ نے ایسا پیدا کیا ہے کہ  
 جتنی غذا سارا ہی جہان جن وانس و وحوش طیور ماہی و مور کی ہے اس اکیلی کو اوتنی  
 روز دیتا ہے تاکہ لوگ یہ نہ جانیں کہ ہم رزق اپنے کسے پیدا کرتے ہیں تو ہر کونسا ہے اسی  
 خوراک الا جانور کیا کسب کرتا ہے اتنی غذا کا دفعہ لچا ناشکل معلوم ہوتا ہے مگر اللہ پر کچھ  
 مشکل نہیں شہر مہیا کند روزی مار و مور۔ دگر چند بی دست و پانید و روزہ با وجود ایسے  
 سناغ کی پھر بھی حضرت صالح سے شکایت کری کہ ہمارے مویشے بھوکے مر گئے اللہ نے  
 فرمایا ونبئہم ان الماء منہم کل شرب مختص اور خیر دی انکو تحقیق پانی قسمت کیا گیا ہے انہیں  
 حصہ ایک دن انکا اور ایک لڑائی کا انکے سات قبیلہ تھے اور ایک کنواں روز انکی خرچے لایق  
 پانی نکلتا تھا شام کو ہو چکتا تھا آخر اسکو قتل کے در پی ہوئے فقہر ڈھکا پس کو بچیں  
 کاٹیں اسکی ف قبیلہ نمودین ایک عورت تھی قظام نام بعضوں نے کہا صدروف نام تھا  
 تفسیر عزیز ہی میں غزوہ نام لکھا ہے بہت جمیلہ اور قذار بن سالف اور تصدع بن وابر اس  
 عاشق ہوئی اسکے ہاں مویشی بہت تھے اسنے کہا کوئی ایسا ہو کہ اس ناقہ کو قتل کرے  
 قذار نے کہا کیا دیگی اسنے نقاب مونہ سے اٹھایا اور کہا میں اسکی بیون مع مال پرکے  
 قذار قتل پر مستعد ہوا موجب گناہ کے تین ہیں ایک تکبر جسکے سبب سے شیطان مردود ہوا  
 دوسرے غصہ جسکے سبب کلمات کفر اور قتل وغیرہ زرد ہوتا ہے تیسرے توہ شہوہ جیسے قذار  
 گناہ سرزد ہوا اور یہ نہایت بدتر ہے اور یہ بھی جانلو کہ اسکی ابتدا عورت کی طرف سے شروع  
 ہوتی ہے مرد ہزار چاہے کبھی نہوا اور عورت چاہے تو ایک دم میں ہو جائے اور دلیل اسکی  
 عقلا تو یہ ہے کہ رات دن دیکھنے میں آتا ہے بھرتی بھی اور شرعاً یہ ہے کہ تمام احکام میں اللہ  
 مرد و نکو مقدم کیا ہے جیسے اسارق و السارقہ وغیرہ اور زنا کی حد میں عورت کو مقدم کیا  
 فرمایا الزانیۃ والزانی اس واسطے کہا جاتا ہے کہ اس امر کا بندوبست اپنے اپنے گھر میں ضرور  
 چاہئے یہ انتظام شرعی ہے اس سے عقل نہ چاہئے اب شہر وں میں تو یہ رواج ہے کہ چچا  
 ماموں بھوپھی خالہ کنبیٹو شہ پر وہ نہیں بنوئی سے سالی کو پردہ نہیں اور غضب یہ ہے  
 کہ پھر تنہائی میں انکے ساتھ منہی مذاق کرنا اور ننگ سر پہنا کچھ شرم نکرنی بھلا باہر دیہات میں تنہا  
 توہ کہ بدن اور سر تو ڈھکے تہی ہیں اگر کوئی نصیحت کرے تو اسکو پیچھا چھوڑنا مشکل ہو جائے  
 اور اسکے گلی کا ہار ہو جاتی ہیں کہ بہتر تہمت لیتے بہتر تہمت کے کام ہی کیوں کرتے ہو حدیث میں  
 آیا ہے من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یفرض موضع التہمتہ جو کہ ایمان لایا ہو اور اللہ اور  
 دن آخرہ کی پس نہ کھڑا ہو جگہ تہمت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مومنین کے پاس ایک روز

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے پیغمبر شریف لائے اس حال میں کہ آپ کا چہرہ مبارک پر  
 آثار غصہ کے ظاہر ہوئے حضرت عائشہ نے عرض کری یا رسول اللہ میرا باپ ہے اور آپ کا  
 صدیق ہے اپنے فرمایا کیا شیطان کو دور جاتا ہے تم نے اب غور کا مقام ہے کہ ام المؤمنین سے  
 تو کوئی زیادہ تقویٰ نہیں کہ شائستہ آئینہ جگر طہارتین قرآنین مذکورین اور صدیق سے  
 زیادہ کوئی افضل نہیں کہ جب تک خطبہ عین خطیب پڑھتے ہیں افضلہم بعد الانبیاء بالتحقیق اور  
 پھر رشتہ باپ اور بیٹے کا اور حضرت عائشہ نے کئے عذر کئے پھر بھی اپنے فرمایا کہ شیطان کو  
 دور جانتے ہو اب اور لوگ کس گنتی میں ہیں اور مسئلہ شریعت کا ہے کہ بعد وطنی یا خلوت  
 صحیح کے پورا ہر دنیا آتا ہے قبل وطنی کے آدھا ہر اب خلوت صحیح قائم مقام وطنی کے ہے خواہ  
 وطنی ہو یا نہ ہو شارع کے نزدیک اور خلوت صحیح اُسے کہتے ہیں کہ ایک مکان میں مرد اور عورت  
 جمع ہوں تیسرے کو سی نہوا اور موافق مثل روزہ رمضان یا حالت حیض نہوا اور یہ جو لوگ جواب  
 دیتے ہیں کہ تم نے کچھ دیکھا ہے جو آب اسکا یہ ہے کہ میان بیوی کو کسی کا خوف نہیں ہوتا  
 انکو تو کوئی دیکھ نہیں سکتا جو جو ایسے اس فعل کو کر نیکی انکو کیونکر دیکھ سکیگا اور یہ بھی بہت  
 چاہئے کہ آدھ وقت ہر خطہ ہمسایہ میں اور ہر گھڑی دروازہ اور کونٹے پر کھڑا رہنا موجب  
 فتنہ کا ہے فقہا کہتے ہیں کہ سورہ نور کا ترجمہ عورتوں کو نہ پڑھنا چاہئے کہ اس میں زنا وغیرہ کی  
 حد کا بیان ہے انکی انکھیں چار ہو جائیں گی بھلا اب گانا بارہ اسہ اور ساون کے گیتوں کا  
 اور شاید وہیں گالیان اور جو جو خرافات ہوتی ہیں اور بن بیاہی لڑکیاں بھی گھر میں ہوں اور  
 عشق امیر راگ وہ سنی ہیں بڑے شرم کی بات ہے اور غیر نکاح کا مقام ہے کہ وہ آوازین غیر  
 مردوں کو آتی ہیں پھر کیا پردہ رہ گیا شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بے بسا کہیں دولت از گفتار  
 خیزد بے اس طرح شتر بے مہار عورتوں کو چھوڑنا نہایت فتنہ کا سبب ہے رو کا دل ہی جاتا  
 شعر چشم مر شاید گرفتن بیل چہ چو پر شد نشاید گذشتن بیل بیابان بہان سے شروع تھا  
 کہ یہ فتنہ اکثر عورتوں کی جانب سے شروع ہوتا ہے اسپر محو ایک حکایت اور یاد آئی ایک تاجر  
 کو کرایہ میں ہمسایہ میں ایک عورت رہتے تھے مگر بہت نیک بخت تھی قاضی اکثر کھڑکی کھول  
 خوشطبعی امیر باتیں کیا کرتے تھے وہ بچاری کہتی تھی کہ ہم تمہاری رعیت بیٹا بیٹی ہیں یہ  
 وہ باز نہ آئی ایک دن اپنے خاوند سے کہا کہ آج تو شام کو مجھے کہنا کہ میں باہر جانا ہوں انکو  
 نہیں آئیگا دروازہ شام سے بند کر کے سو رہنا اُسے ویسا ہی کیا قاضی سن رہے تھے قاضی  
 کھڑکی کھول کر کہا آج تو فرصت ہے یہاں چلی او اُس نے کہا میرا گھر اکیلا ہے تم ہی آجاؤ قاضی  
 او ارادہ بد کیا عورت نے کہا کیا جلدی ہے ساری رات ہماری ہی ہے غرض قاضی کو



کو با توغین ٹالنا اتنے میں خاوند نے آواز دی قاضی گھبرائے کہ اب میں کہاں جاؤں گے کہا  
 تم نہ گھبراؤ اس صندوق میں بدیشہ جاؤ آخر صندوق میں بند ہوئے خاوند آیا دونوں آرام  
 سوئے پھر خاوند نے کہا کہ اب کچھ کھانیکو نہیں ہے کیا تجویز کریں عورت نے کہا خیر اس  
 صندوق کو فخر کو بازار میں بیچ ڈالو اتنا بنتے ہی قاضی جی کے ہوش باختہ ہوئے فجر کو وہ  
 صندوق من یزید یعنی نیلام کی جگہ میں لے گئے اور لاکھ روپیہ اسکی قیمت مقرر کئے جو کوئی  
 آیا پوچھا اسمیں کیا ہے اسنے کہا اسمیں عجیب چیز ہے جو خرید لگا آپ دیکھ لیگا سارے شہر  
 میں شہرہ ہوا انہوہ خلقت کا جمع ہوا اخیر بادشاہ تک خبر پہنچی بادشاہ نے دربار میں  
 صندوق منگوا یا اور حکم دیا کہ کھولو عورت نے بے عرض کرسی حضور لاکھ روپے  
 عنایت کیجئے اور کنبہ ایسے بغیر لاکھ روپے لئے میں نہیں دوں گی اگے آپ بادشاہ ہیں میں  
 رعیت میری کیا حقیقت ہے بادشاہ فی لاکھ روپیہ دے وہ تو عورت نے خاوند کے ہاتھ گھڑ  
 روانہ کئے اور کنبی بادشاہ کو دے اُسکو کھولا تو اسمیں قاضی صاحب تشریف رکھتے ہیں انہیں  
 کا تو خون نہیں رنگت زر و درگئی عورت نے عرض کرسی ایسے قاضی کا ایک دور میں ہونا چکو  
 مبارک ہو یا تو ہار دن رشید کے زمانہ میں ایک قاضی خدا کی راہ میں بکا تھا یا آپکے زمانہ میں  
 ہم غریب قاضی جی کے ہمایہ میں رہتے ہیں اکثر فقہ قد میں دس پانچ درہم ہکو دیتے تھے ہیں  
 کل تکو حاجت شد تھے ہننے سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ آج میرے پاس کچھ نہیں ہے مجھکو  
 ایک صندوق میں بند کر کے اس ترکیب سے لاکھ روپیہ کوچھ ڈالو اتنا کٹو غشی کر دیگا مجھکو  
 ثواب ہو گا بادشاہ نے قاضی کے حال پر نہایت آفرین کہی اور اعزاز و اکرام کیا اور خلعت  
 اور انعام دیا مدعا پہلی پراوین کہ قدر بن سالت اس عورت پر فریفتہ ہو کر مستعد قتل ناقہ کا ہوا  
 اور مدعی بن دابر اسکے ہمراہ ہوا اور ساتوں قبیلوین سے سات آدمی اور لئے نو آدمی ملکر  
 چلے بسیا کہ فرمایا دکان فی المدینۃ تسعۃ ربط فیفسدون فی الارض شہر مبارک اذل الفرومایہ  
 شاوہ کہ ازہر و نیا دہر دین بیا و بد غرض قسامہ کی محبت میں قدر بن سالت نے دین کو بڑا  
 کیا اور فیصل ایسا بد ہے کہ جڑ سے تمام گناہوں کی قتل اور چور می حسد و بغض قمار بازی و عیال  
 یہاں تک کہ آدمی اپنی جان تک کو ہلاک کر دیتا ہے اور نماز اور روزہ و حج اور زکوٰۃ کا بھی تارک  
 ہوتا ہے اور صالحین کو تکلیف دیتا ہی اور بدن میں امراض النوع الفلج کے پیدا ہو تو ہیں  
 اور مال کو اسراف کرتا یہ سب امور اسکی سبب سے ہوتے ہیں اور بیوی بچوں کا حق بھی اُسکو  
 سبب تلف ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے خیر کم خیر کم لاہلہ وانا خیر کم لاہلی بہتر تمہارا وہ ہے  
 جو اچھا ہے ساتھ بیوی اپنی کی اور میں بہتر ہوں تمہارا ساتھ بیوی اپنی کے حضرت کا

کلام نہایت جامع ہے کیونکہ آپ اس عقل العقلا سے کیونکہ جو بیوی کے ساتھ اچھا ہوگا وہ  
 اور کاموں میں بھی اچھا ہوگا کیا سبب غصہ جو آتا ہے تو کمزور پر آتا ہے زبردست پر نہیں آتا  
 اور بیوی سے زیادہ کمزور اور تاجدار کون ہوگا جب بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کر لگتا تو اسکا  
 بھی خوش خلقی کر لگتا اور بڑی بے وقوف ہیں جو بیویوں کو نکلیتے دیتے ہیں کیونکہ انکے ایک  
 کام میں ہزار کام ہیں پکانا سینا پرورش بچوں کی انکو دودھ پلانا گھر کی نگہبانی کرنی اگر اکٹھے پڑی آپس  
 توجہ خوش ہو اور ہاتھ لگے تو طبیعت کو فرحت ہو شغف قاتلش راسر و گفتم سرور  
 رفتار نیست۔ آن دہانرا غنچہ گفتم خجہ را گفتار نیست۔ اور جو فائدہ ہیں تم آپ سمجھ لو میان  
 کرنیکی کیا حاجت ہے جو لوگ کہ بغیر بیوی کے ہیں سر دینیں انکے سونیکلی کیفیت معلوم ہو  
 کہ بیٹ میں گھٹنے دے کر سوتے ہیں کوئی دیکھے تو کہی کہ گھڑی رکھی ہے اور اسد بھی فرماتا ہے  
 ہن لباس لکم و انتم لباس لہن انکے معنوں میں عجیب لطافت ہے ایک تو یہ معنی لباس کے کہ تم  
 اٹنے گرم ہوتے ہو یہ اتنے دوسرے معنی یہ کہ تم انکے سبب زنا سے بچو یہ تو یہاں سے سبب سے  
 تیسرے معنی یہ کہ بیوی والے مرو اور خاوند والی عورت کا اعتبار زیادہ ہوتا ہے مظنہ تہمت سے  
 بچتے ہیں اور انجام میں نتیجہ اسکا یہ ہے کہ فعل و یا قوت پیدا ہوں پھر اگر کوئی اوٹین سے حافظ  
 مولوی یا صالح ہو گیا تو آخرت بھی سنور گئی پھر ایسے کے ساتھ اگر بڑی کرو تو ایک کو اس سے شہری  
 امید نہیں اور بعضے ایسے بیوقوف ہوتے ہیں کہ ہر وقت لڑائی گھر میں رکھتے ہیں اور ایسے بد مزاج  
 ہوتے ہیں کہ جہاں گھر میں آئے اور بیوی ملے پکوتے کہا اسی چپ رہو ہوا آیا اور بعضے ایسے  
 خسیس ہوتے ہیں کہ گوشت کی بوٹین گنکر دیتے ہیں کہ یہ دس ہیں اور یہ کچھری سیر بھر دیگی بھر  
 پکتی ہے آج کم کیوں ہے یہ باتیں بالکل بیہودہ ہیں بھونچ اور تلخ عیشی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں  
 اگر کوئی اوستانی بھاتی ہے تو وہ کہتی ہے ذرا تم باہر جاؤ تمہارا علاج کرتی ہوں اُسید وقت دس  
 بیٹل بنائیں دس پوسے کر دین اور دس غلاب اور کچھ پکوکہ دیا تم چاول بڑے لائے پھو لے نہیں  
 سچھ اگر نیک بودی ہمہ کار زن۔ زنا نرا مزین نام بودی ندرن۔ چاہو کہ ایسا تنور م بنے کہ کسی  
 بات کو روکے ہی نہیں نہ ایسا سخت بنے کہ صورت دیکھے سے دم نکلے خیر الامور اسطہا عن عودہ  
 عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہا قالت جلس احدی عشرۃ امراء فتعاهدن و تعاقدن ان لایکتس من اجبا  
 از و اجن شیاء روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 تحقیق انہوں نے فرمایا ہمیں گیارہ عورتیں پس عہد کیا اور عقد آپس میں یہ کہ نہ چھپاویں خبر خاوندان  
 اپنے سے کچھ قالت الاونی زوجی لحم یحل غث علی راس جمل و غلا سہل فیرتقی ولا سہل فیرتقی کہا پہلی  
 خانہ میں گوشت ہے اونٹ دہلی کا خضہ ناک پہاڑ پر دشوار گزار تہ چڑھا جائے اُسپر نہ فرہ بچنا کہ

کہ گودہ نکالاجائے قالت الشائشہ زوجی لا ایش خبرہ انی اخاف لا اقدر ان اذکرہ اذکر خبرہ و خبرہ کہا  
دوسری نے میان میرا نہیں افشا کرتے میں خبر اسکی میں ڈرتی ہوں انہیں قدرت اسکی کہتی  
کہ ذکر کروں اسکا کہ ذکر کروں عجیب ظاہری اسکی اور عجیب باطنی اسکی قالت الشائشہ زوجی ایش  
ان اطلق لطلق وان اسکت اعلق کہ تیسری نے میان میرا دراز قد ہے بلانفع اگر لہجہ تو طلاق ہے  
اگرچہ کی رہوں تو طلاق محقق کرے قالت الراجۃ زوجی کلل تہانہ لاحر ولا قرو ولا مخافہ ولا سادہ کہا  
چوتھی نے میان میرا مثل رات مکی کے ہے نہ گرمی نہ سردی نہ خوف کرتی ہوں نہ ملول ہونی  
ہوں صحبت اسکی سے قالت الخامسة زوجی ان دخل فہذ وان خرج اسعد والاسل عما عہد کہا  
پانچویں نے خاوند میرا اگر داخل ہوتا ہے تو چیتہ ہوتا ہے اور جوتا ہے تو شیر ہوتا ہے اور بن  
پوچھتا جو دیتا ہے کہ خرچ ہوا یا باقی ہے قالت الساوۃ زوجی ان اکل لف وان شرب شفت  
وان مضطج التف ولا یو لوج الکف لیعلم البث کہا چھٹی نے میان میرا اگر کھاتا ہے سپوٹ جاتا ہے  
اور جو پیتا ہے شرب جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تاکر سوتا ہے اور نہیں ڈالتا چہیرہ ہاتھ بھی کہ  
بات بھی پوچھتے قالت السابۃ زوجی غبا یا دا عیا یا رطبہ فاکل دا دلہ دامہ شجاک او فلک او جی کلک  
کہا ساتویں نے میان میرا نامردی اور احمق ہر عجیب اوسٹین جمع ہیں کبھی سر کوٹتا ہے اور باغ  
پالون کبھی توڑتا ہے یادوں کو قالت الثامنۃ زوجی الیج یج زنب والسن من ارب کہا آٹھویں  
خاوند میرا مثل خوشبو و عطر لکے ہے خوشبو اسکی اور ہاتھ لگا شمعین بدن ملازم مثل خرگوش کے ہے  
قالت التاسعۃ زوجی رفیع العا و طیل النجا و عظیم الرما و قریب البیت من الناد کہ انون نے خاوند میرا  
بلند مکان دراز قد جو لہو کی راکھ گھر سے بہت نکلتی ہے یعنی کہا تہات پکتا ہے مہان گھڑن  
روز آتے رہتے ہیں قالت العاشرۃ زوجی مالک مالمک مالک خیر من ذلک لہ ابل کثیرات  
المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن صوت المزہر القین دہو ہوا لک کہا دسویں نے میان میرا  
مالک ہے اور کیا مالک مالک خیر کا اسی سبب واسطے اسکی اونٹ ہیں گھر کے اگی اونٹوں کی پیشگی  
میں سفر کم کرتی ہیں جب سنتی ہیں اواز ڈنگڈگی کے کہ قافلہ کی آمد میں قافلہ والے بجاتے ہیں  
یقین کرتے ہیں و اونٹ اپنی ہلاکت کا کہہ مانوئے واسطے فوج ہونگی قالت الحادی عشرۃ زوج  
ابو ذرع ابو ذرع اتاس من حلی اذنی ملا من شحم عضدی و بحجی نحت الی نفسی و جسدی فی اہل  
غیمۃ میں جل بخلی فی اہل صیل و اطیط و انس منق فعندہ اقول ولا اقب و ارقد فاصبح و اشرب  
فانفخ دم ابی ذرع عکو مہار و اح فلاح ابن ابی ذرع فما ابل ذرع من کجہ کشل شطیبۃ و شنبۃ ذرع  
الجفرۃ بنت ابی ذرع فما بنت ابی ذرع طبع ابیہا و طوع امہا و ملا کسار ہا و غبط جارتہا جارتہ  
ابی ذرع فما جارتہ ابی ذرع لا تبث حدیثا ولا تنفث سیرتہا تنفثا ولا تملار بیتہا تشیشا ولا وطلار

مختص خلقی امراۃ معہا ولدان لہا کا بھیدین بلعیاں من تحت خصر ہا برائیں مطلقہ و کتبہا افکعت  
 بعدہ رجلا سیریا کب شریا واخذ خطیبا و اراح علی نعمان و ادا عطا فی سن کل ائمتہ روہا قال کل ام ذرع  
 و میری اہلب فوجت کل شی اعطانی بالغ اصغر ائمتہ ابی ذرع قالت ناؤ شہ قال روہا لدہ علی  
 علیہ سلم کنت لک کابی ذرع لام ذرع کہا گیا روہا فی میرا خاوند ابو ذرع ہوا کہ کیا ابو ذرع بھرتے کان  
 میرے زیور سے پر کئی چربی سے باز و میرے خوش کیا مجھ کو پس خوش ہوئی میں پایا مجھ کو سب بکریا  
 و لونین بیچ کہو پیار کے پس کیا مجھ کو آواز گھوڑی اور لونین یعنی لونگر و غنیمت کا ہستی اور برسانی و لونگر  
 پس نزدیک اسکی پوتی ہوں اور نہیں بڑکھتا مجھ کو اور سوتی ہوں پس بھج کر دین ہوں اور پتی ہوں  
 کہو کہ میں تاکر مان ابی ذرع کے پس کیسی ہی مان ابی ذرع کی گھس گھس گھن اس کے چہرہ وہ و دین اور گھر  
 اس کا گشادہ سے بیٹا ابی ذرع کا مثل شمشیر نازک کے چھوٹ اسکی ایک دست بزرگ خانہ کا کم خوراک  
 بیٹی ابی ذرع کی پس کیسی ہے بیٹی ابی ذرع کی پیاری باپ کی جامہ زریستہ کی گئی سو کن کی  
 لونڈی ابی ذرع کی پس کیسی ہی لونڈی ابی ذرع کی نہیں ظاہر کرتی باتیں ہاوی نہیں خراب  
 کرتی کھانا ہمارا اور نہین بڑا رکھتی گھر ہمارا کو کوڑیے مشکین پائینکی بھرتی ہے پس ملاقات کریں سیا  
 میرے سے ایک عورت سے اس کے ساتھ دو بچہ مثل دو چیتہ کے کھیلے تھے بچہ کو کہوں اس کے کے  
 ساتھ دونوں یعنی پستانوں اسکی سے پس طلاق دی مجھ کو اور اس سے نکاح کیا پس مٹی نکاح  
 اس کے بعد ایک مرد شریف سے سوار ہوا گھوڑی پر اور پکڑتا تھا ہاتھ میں نیزہ اور شام کرتا تھا  
 او پر مال یعنی مویشی کے اور دی مجھ کو راحت اور خوشبو سے اور کہا کھا تو لے ام ذرع او بھج  
 میکہ اپنے من پس اگر جمع کرتی میں ہر شے کو جو دین تھی مجھ کو نہ بھجئے بڑی چھوٹی برتن ابی ذرع کو  
 کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں میں واسطے تیرے مثل ابی ذرع  
 جیسا کہ وہ تھا واسطے ذرع کی روایت کیا اس کو بخاری نے مدعا اصلی پر آوین کہ کلام ہمیں  
 کہ فقہ و ہا قدر بن سالف معہ ہر ایسوں اپنے کے چلا اور انہی پانی پی کے آتی تھی مجھ کو غنیمت  
 کاشین اول حملہ قدرنی کیا جس کو فرمایا اذا تبعث اشقلہا اور حضرت نے فرمایا اشقی امت میرا  
 قاتل علی کا ہے اور اس مقام پر کیا مناسبت ہے کہ نافعہ کے قاتل کو اسد فی اشقی فرمایا  
 اور اسد کے قاتل کو حضرت نے اشقی فرمایا اور جیسے قدارہ طامد پر فریفتہ ہو کر قتل ناقہ پر  
 مستعد ہوا ایسا ہے ابن عمر کو فہم میں ایک عورت خارجیہ پر فریفتہ ہوا نہایت حسین تھی  
 لئے نقاب موہہ سے اوٹھا کر اپنے تئیں دکھا کر چھپایا بولا کیا بات ہے اُس نے کہا تو مجھ تک  
 نہ پہنچا تا وقتیکہ علی کو نہ قتل کرے پھر اس نے شہید کیا اتالہ اتالہ ابیہ اجون اگر کوئی کہے  
 کہ ناقہ قتل پر تو عتاب آیا اور حضرت علی کے مقتول اسے عتاب نہ آیا جواب یہ ہے کہ اگر

ذکر شہادت حضرت علی

ناقہ کا بچہ رہ جائے تو اونپر بھی عذاب نہ آتا یہاں امام حسن اور امام حسین باقی تھی اور ایسے ہی امام حسین  
 کو بعد ازین العابدین باقی ہے اور اس قیامت تک قائم ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ عذاب ہر شخص  
 کا حضرت کی دعا سے اس امت سے اٹھایا گیا ہے شجرہ غم دیا رامت را کہ باشد چو شجرہ شبنام  
 چہ پاک از موج بحر انرا کہ باشد نوح کشتی بان۔ آخر اونٹنی کو قتل کر کے اسکا گوشت سب بانٹ کر  
 لینگے اور بچہ اسکا دیکھا رکھا جس پہاڑ میں سے وہ اونٹنی نکلی تھی تین آواز دیکر پہاڑ میں سما گیا  
 جب حضرت صالح کو خبر ہوئی اسکی تلاش میں گئے اور لوگوں سے کہا اگر کچھ ایسا کاظم میں رہا تو  
 عذاب سے بچو گے نہیں عذاب لگے ہیں اب اور نہ سمجھنا چرہ ہونے سے معلوم ہوا کہ تین آواز دیکر  
 دیکر اس پہاڑ میں سما گیا حضرت نے فرمایا تین آوازین نشان ہے اسکا کہ تین زمینیں عذاب ہو گیا  
 جیسا کہ فرمایا اللہ نے **فَالْقَوْمُ اقْبَلُوا فَارْتَدُّوا عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ فَأَتَتْهُمْ سُورَةُ الْقَوْمِ الْقَاسِيَةِ**  
 پس فائدہ اٹھایا چھ گھروں اپنے کے تین دن یہ وعدہ ہنہ غم چٹھلا گیا ف یعنی اہل دین  
 کہ جمعرات کا تھا کہ مونہ لنگر نہ رہوئے اور جمعہ کو سرخ اور ہفتہ کو سیاہ اس عرصہ میں حضرت صالح کو  
 قتل کا ارادہ کیا اللہ انکو اور منو کو بچایا حضرت صالح مسجد میں تھے یہ لوگ گھر میں آئے نہ پایا  
 شیطان نے انکو کہا وہ تو مسجد میں ہیں انکو گھیر لیا حضرت جبریل علیہ السلام نے پر مارا سب  
 اندھے ہو گئے فرمایا اللہ نے **فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا لَنَجِّنَا صَاحِبًا وَالدِّينَ أَمَلْنَا مَعَهُ بَرَّحَدِيَّةَ**  
 میں جیکہ ایا امر ہمارا بچالیا ہنہ صالح کو اور انکو جو ایمان لائے تھے ساتھ لے کے ساتھ رحمت  
 اپنی کے ف وہ بموجب حکم الہی کے چار ہزار یا چھ ہزار مومنوں کے ساتھ ملک شام کو چلے گئے  
 اور شہر ان عوج میں مقام کیا اور ایک روایت ہے کہ حرم میں جب وفات ہوئی صفا مرہ کو  
 درمیان مدفون ہوئے اور بعض کہتے ہیں حضرت موت میں وفات پائی اور نبی کی نجات کے ساتھ فرشتوں  
 نجات کی بھی خبر دی **وَمِنْ رَحْمَتِي يُعَذِّبُ** اور بچایا ہنہ رسوای اوسد کے سے ف یعنی  
 قیامت کے مجملات کفار کے کہ یہاں کا عذاب تو ہوا اور قیامت کا باقی ہے **إِنَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ**  
**الْقَزِيزُ** تحقیق رب تیرا وہی قوہ والا صاحب عزت کا ہے ف یعنی غالب  
 ایسے سخت قوم کو دم بھر میں ساتھ ایک چن فرشتہ کے ہلاک کر دیا جیسا کہ فرمایا **وَإِذَا الدِّينُ**  
**ظَلَمُوا الصَّبِيَّةَ وَأَصْلَحُوا فِي دِينِهِمْ جَنَّتِ** **كَأَن لَّمْ يَغْتَوِبُوا فِيهَا**  
 اور پھر انکو جنہوں نے ظلم کیا تھا چنگھاڑ رہے ہیں صبح کریں چھ گھروں اپنی کے اس حال میں کہ  
 سرنگوں سے مرے ہوئے گویا کہ کبھی رہتے ہی نہ تھے ان گھروں میں ف اتیوار کے روز  
 حضرت جبریل نے انکو انکی دیواریں ہلاکیں یہ بھونچال سمجھ کر باہر نکلے اور رونے لگے ہلکے  
 آواز انپر ماری آگ آسمان سے پیدا ہوئی اور انکو خاکستر کر دیا اور چرخ کلیجہ چھٹ گیا سب

کوئی باقی نہ رہا ایک شخص ابورعال نام مکہ میں گیا تھا جب تک وہاں تھا محفوظ رہا باہر آنے پر  
 طائف کی طرف اسی عذاب میں گرفتار ہو گیا غزوہ طائف میں اپنے لشکر کی خبر دی کہ یہ وہ  
 شخص ہے میری خبر کی تصدیق یہ ہے کہ اس کی قبر میں سوئے کی چھتری ساتھ رکھی ہوئی ہے  
 صحابہ نے کھود کر نکالی اس جگہ ایک شش بہرہ کی دیار ہم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں  
 مرے اور کان لم یغنیوا فیہا سے ظاہر ہوتا ہے کہ گھر و تکے باہر سے جواب اول حالت تو  
 بیان ہے ابتداء عذاب کی کہ تین دن تک رنگ چہرہ کے مختلف ہوئی اور دوسری حالت  
 وقت پنج جبریل کے بیان ہے کہ باہر آگے گھر وئے یا بعض گھر وئین سے بعض باہر آگے  
 والہ اعلم اب آگے حرف تنبیہ کا فرمایا اَلَا اِنَّ نَمُوذَارَ لَمَّا اُتِيَ اَنَّہُ اَکَاہُ ہُوَ حَقِیْقٌ شُوْدُوْا فَاِذَا  
 کر ہی رب اپنے کی فت کیسی کو خیال نہو کہ اتنے شہر و ملک و اسد نے بیواسطہ ہلاک کیا بلکہ کو  
 بسبب کفر کے ہلاکت پہنچی کیونکہ وَاَنَا اِنَّا اِنَّا لَمُعْبِدٌ لِّلْظُلُمِ صِغْرٌ مَّالِغٌ کَاہِ اِسْمٰیہ شایع ہے  
 کہ جو ملک پر ظلم کرتا ہے وہ بڑا ظالم ہوتا ہے اگر ہم ظلم کرتے ظالم ٹھہرتے لیکن یہ لائق ہی  
 سزا کے تھے اور وضع الظاہر موضع المضمہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جملہ کہیں اپنے بندہ پر  
 ظلم کرتے ہم اور لفظ شہود کا بعض قاریوں نے منصرف پڑا ہے کہ اسم قبیلہ کا ہے اور ہمار  
 قورۃ یعنی حفص کے قورۃ میں غیر منصرف ہے واسطہ علم اور عجمیت کے اَلَا بُعْدًا اَرْتَمُوْا  
 اَکَاہُ ہودہ وری ہو رحمت اللہ کی سے قوم شہود کو فت یہ تنبیہ ہے کفار مکہ کو کہ اَکَاہُ ہو کیا  
 حال ہو قوم شہود کا تم ایسا نہ کرنا نہیں مگر قار عذاب ہو گے ان تین قصوئین ذکر عذاب کا تھا  
 اس واسطہ ایک طرز پر بیان ہوئی او قصدا براہیم علیہ السلام میں بشارت کا بیان ہے ہر اس  
 طرز بدل دی فرمایا اِنَّکُمْ جَاہِلٌۢمۡ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اِنَّہٗ بِالْبَشَرِ لَکَاوِنٌ اَسْلَمًا اَوْ حَقِیْقًا لَّی  
 رسول ہمارے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر کہا اوہوں نے سلام فت تین فرشتہ جبریل اور  
 میکائیل اور افریل آئے لفظ جمع سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم اطلاق تین پر آتا ہے  
 معارج النبوت تین ہے کہ ابراہیم بن آذر بن ناخو بن شایخ بن ارغوب بن النعم بن غابر اور یہ  
 نام ہے ہود علیہ السلام کا پانچ پست تین درمیان تین ہیں اور عمر انکی باختلاف روایات دو سو  
 برس تک ہے یہ قس نے معارف میں لکھا ہے اور محمد فخر الدین نے اکیسویں اور سعودی  
 کتاب الاخبار میں اکیسویں پانچوے برس کی اور یہ اصح ہے اور حلیہ لکھا ہے ہج و سفید رنگ از قد  
 نرگس چشم کشادہ سینہ صحن اراس تھا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان صاحبکم  
 اشید بابر ابراہیم اور ولادت اکی زمانہ عمرو بن کنعان میں ہوئی کہ چھ پستوں کے فاصلہ سے سام  
 بن نوح میں ملتا ہے اور ابتداء افسکی یوں ہے کہ لسنہ خواب میں دیکھا شہر بابل میں دالہ حکوت

وہاں تک کہ



اسکا تھا اسی شہر سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اس کے سبب سے نور آفتاب مہتاب کا  
جائزہ ہاگھرا کر جو میونسپل پوچھا وہ انہوں نے خبر دی ولایت بابل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا  
تیری خدائی کو تا بود کر گیا تیری ہلاکت کا سبب ہو گا خلقت کو اپنے دین کی دعوت کر گیا  
یہ اول چاروں بادشاہوں میں سے تھا کہ ہفت اقلیم کی بادشاہ ہوئے ہیں سکندر اور  
سلیمان و مسلمان تخت نصر اور عمرو دود کا فر عمرو نے ایک جماعت مقرر کر دی کہ جتنی جگہ میں  
بگہبانی کریں ان کے اگر لڑکا پیدا ہوا تو مار ڈالیں اور لڑکی ہو تو جیتا رکھیں اور دروازہ مشہر پر  
معتد مقرر کرے کہ مرد مشہر میں پنجائیں عورتیں باہر نہ آئیں جب شہر خالی ہو گیا عورتیں سیر  
کرنے لگیں آذر کی بیوی اتفاقاً اس دروازہ پر آئے یہاں آذر مقرر تھے تقدیر اسی سے  
صبر نہ ہو سکا خلوت ہوئی حمل رہا ابن عباس سے روایت ہے کہ منجمن نے خبر دی کہ وہ  
لڑکا صلب باپ سے شکم مان میں آگیا یہ سنکر نہایت خفا ہوا حضرت ابراہیم کی والدہ کا  
حمل ظاہر نہوا پیٹ بڑھا نہیں جب قریب ولادت کا ہوا ایک پہاڑ میں جا کر جنسی اور  
غار کے مونہ پر پتھر ڈھک کر چلی آئیں آذر سے کہا میرے لڑکا پیدا ہوا تھا مگر کیا بچاڑ میں ڈال  
کر دیا آذر کو یقین ہوا اور یہ کسی یہاں سے جا کر دو دہلا آتی تھیں ایک تفسیر میں ہے کہ لیکن  
دیر ہو گئی جا کر دیکھا کہ اپنا ہاتھ چوس رہے ہیں پانچوں انگلیوں میں سے پانچ چیزیں شہد  
شراب دودہ روغن پانی نکل رہے ہیں پرورش سے خاطر جمع ہوئی عبدالعزیز عباس  
روایت ہے کہ ایک منین ہفتہ کے برابر ہفتہ میں مہینہ کے برابر بڑھتے تھے پندرہ مہینہ میں ہاتھ  
پندرہ برس کے ہوئے جب تیرہ یا پندرہ برس کے ہوئے مان فی آذر کو اطلاع دی معہ سارے  
حال کے وہ غصہ ہو کر قتل کر نیکو چلا جب دیکھا خوش شکل محبت غالب آئی غار سے نکلا لکھ  
گھر کو رانگی وقت یچلے جب زہرہ طلوع ہوا کہ حضرت ابراہیم نے آذر سے اسکو گمان کر کے  
ہو تم رب جیسا کہ فرمایا اللہ نے فلما جن علیہ لیل راحی کو کہا قال ہذا ربی ای بزرگم جب نہ بچھا  
ہوا دیکھا ایک ستارہ نیکو کہایہ رب ہے کیا میرا تھا ہے گمان میں فلما اقل قال لا احب الا فلین  
پس جب کہ غایب ہوا کہ انہیں دوست رکھتا میں غایب ہونے والی کو کیونکہ یہ شان  
حوادث کی ہے اور رب میرا اس سے پاک ہے وہ قدیم ہے اسی طرح طلوع قمر اور  
طلوع شمس پر الزام دیتے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی مان سے پوچھا کہ میرا  
رب کون ہے کہا میں پھر پوچھا تیرا رب کہا آذر پوچھا آذر کا رب کہا عمرو دود پوچھا عمرو کا رب  
اس بات پر مان خفا ہوئی اور کہا اسکا رب کون ہو گا پھر اپنی مان سے پوچھا کہ میرا مونس  
اچھا ہے یا بادشاہ کا کہ تیرے باپ کا پھر اپنے الزام دیا کہ اگر عمرو دود رب ہے میرے باپ کا

نور آفتاب مہتاب کا

نور آفتاب مہتاب کا

اُس نے اُس کو اپنے سے اچھا کیوں پیدا کیا اور آپ بڑا رہا اور میرے باپ نے بچا اور تو نے  
 مجھ کو اپنے سے اچھا بنایا ایسا بھی کہیں ہوتا ہے کہ عابد معبود سے افضل ہو انکی مانگو جواب  
 نہ آیا شعر خلیل سادہ ملک یقین زن - تو انکی لانا بہ الافلین زن - عنان تا کی بدست  
 شک سپاری - بہر یک روی ہزار بی آری - کم ہود ہم و ترک ہر شک کن - رخ و بہت وجہی  
 دیر کی کن - یکی دان و یکی بین و یکی جو - یکی خواہ و یکی خوان یکی گوی چہ اور ایک روایت ہے  
 کہ جب شہر میں آئے باپ انکا غرود کے پاس لیگیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا  
 نہایت بد شکل ہے اور غلام اور لونڈی پہنی پیکر صفت باندہ کھڑی ہیں پوچھا یہ کیا  
 رب ہے کہ اپنی شکل ایسی بُری بنائی اور بندوئی خوب صورت آخر غرود سے مناظرہ  
 شروع کیا اور اسکی تین قمین ہیں ایک مناظرہ وہ یہ ہے کہ بحث کرنا دشمنوں کا کھٹکنا  
 ہوں ایک امر میں ایک کہتا ہے زید قائم دوسرا کہتا ہے زید الیس اقامت نہایت دونوں کے  
 اظہار حق کا ہو کہ حقیقت میں جو بات صحیح ہو اُسکو دونوں تسلیم کریں دوسری قسم مجاہدہ ہے  
 اُس میں فقط لڑائی منظور ہوتی ہے نہ اظہار حق کا تیسری قسم مکابرہ ہے اُس میں منظور  
 ہر ایک کو یہ ہوتا ہے کہ میری بڑائی ہو جب تک پہلی قسم علماء دین سے کچھ جھگڑا دین میں نہیں ہوا  
 اب دوسرے میں اخیر کی پائی باتیں ہیں اسی سبب کوئی بات دین کی طے نہیں ہوتی ابراہیم علیہ  
 السلام کے مناظرہ کا ذکر اس نے یوں فرمایا الم تر انی الذی حاج ابراہیم فی ربہ ان ائتہ اللہ  
 الملک اذ قال ابراہیم ربی الذی عجی وکیمت قال اتانا حی و امیت ایادیکہ اتوئے لے محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو کہ جنت کرمی ابراہیم سے چچ سترہ رب اُسکے کے باوجود کہ دیا تھا اللہ  
 اُسکو ملک آیا ہے کہ غرود ایک غریب گھر میں پیدا ہوا تھا سارے بدن پر بال ہیں سب شکل  
 مان باپ نے خوف کھا کر جنگل میں بچا دیا وہاں مادہ چیتہ کی لے لئے دو دریا یا اور دریا  
 کیا جنگل کے جانور بھی اس خوفناک شکل سے ڈر کر بھاگتے تھے لوٹ مار قافلوں کی کرتے کرتے  
 جتھا کر لیا حتی کہ بادشاہ پہنچا غرود کہتے ہیں پتہ کو اس واسطے اسکا نام غرود ہوا جبکہ  
 کہا ابراہیم نے رب میرا وہ ہے کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے کہا غرود نے میں بھی  
 مارتا ہوں اور جلاتا ہوں جب ظلمت کفر اور کفر کے چھا جاتی ہے تو سیدھی دلیل بھی  
 اولیٰ معلوم ہوتی ہے اور تاویل کے درپے ہوتا ہے ایک بیگناہ کو قتل کیا اور ایک  
 واجب قصاص کو چھوڑ دیا جب حضرت نے دیکھا اُسکو کہ اُس نے تاویل کر لی ایسی دلیل  
 پیش کر لی کہ عاجز ہوا اُسکے جواب سے قال ابراہیم فان اللہ یافی یا شمس من المشرق تا  
 بہا من المغرب جہت اللہ کی کفر کہا ابراہیم نے پس تحقیق اللہ لائے آفتاب کو مشرق سے

لا تو مغرب سے ہیں تھو جو گیا کافر جواب نہ بن آیا اگر کہتا کہ مشرق سے میں طلوع کرتا ہوں تو کیا  
 کرتے لوگ کہ تیرے پیدا ہونے سے پہلے بھی یوں ہی طلوع ہوتا ہے اور اندے نے فرمایا کافر کی  
 کیا مجال ہے اور ہم قادر ہیں مغرب سے طلوع کرنے پر کہ قرب قیامت کے طلوع کریں گے  
 انحضرت ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ بتوں کی مذمت کیا کرتے تھے اور وہ بت بہتر تھے سونے چاندی  
 بھرت لوہے لکڑی بہتر کے اور وہ صورتیں انسان اور درندہ اور پرندہ ونکی تھیں ایک اومین بت  
 تھا آنکھیں اُسکی گوہریش قیمت کی تھیں اتفاقاً انکا عید کا دن تھا تو نگو گشت کے واسطے لجا تو تم  
 وہاں سے آخر جو بت کہ بتخانہ میں تھے اُنکی پرستش کیا کرتے تھے حضرت ابراہیم سے کہا تم بھی چلو  
 اونہوں نے کہا اتنی مقیم اسومت میں نجوم کا رواج تھا اس واسطے ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا  
 میں پیار ہوں تاکہ انکو یقین آجائے اور چپکے سے کہا و تاملد لایکدن اصنامکم بعد ان تو لو مدبرین اور  
 قسم ہے اللہ کی البتہ کید کرونگا بتوں تمہاریسے مجھے اُسکے کجاؤ تم پیشہ پھیر کر فحلہم جزا ابراہیم  
 اعلم الہیہ یحیون پس کر دیا انکو مقطوع مگر اُسکے بڑیکو شاید وہ رجوع کریں کفر سے یہ آؤ نے کہا تھا  
 میں تو جاتا ہوں تم ان بتوں کو کھانا کھلا دینا اور یہ بت تراشی کیا کرتا تھا حضرت ابراہیم نے  
 الزاماتو نہ کہہ الا تاکلون مالکم لا منطقون کیوں نہیں کھاتے کیا ہے تمکو کیونین بولتے پھر  
 بسولہ لیکر کیسی ناک اور کید کا کان اور کید کا ہاتھ بسکھو تو بڑیکو کہ بسولہ اُسکے کندھے پر کھڈا  
 جب وہ آئی تو دیکھا اور کہا سن فعل ہذا بالہتسا کنی کیا یہ ہمارے معبود ونکے ساتھ کہا بعنونی  
 سنا ہے ہم نے کہ وہ جو ان کچھ کھربا تھا جسکو ابراہیم کہتے ہیں کہا لاؤ ہمارے رو پر پھر پوچھا  
 انت فحلت ہذا بالہتسا یا ابراہیم کیا تو نے کہا ہے یہ ہمارے معبود ونکی ساتھ لے ابراہیم حضرت  
 جواب الزامی دیابل فعلہم کہہ یوم بلکہ کیا ہے اُنکے بڑے نے پھر الزام پر الزام اور دیا فسلو ہم ان  
 کا تو ایمنطقون پس پوچھو اُنسے اگر یہ بول سکتے ہیں پس سوچنے اپنے دلیں اور کہا کہ ہم ہی ظالم ہیں  
 فرمایا حضرت نے افتعیدون من دون اللہ لایمنفعکم شیاً ولا یضرکم ان لکم یا بوجتے ہو تم سنا  
 اللہ کے اس چیز کو نہ نفع دے نہ کو کچھ اور نہ ضرر افسوس ہے تمہارے حال پر جب لاجواب  
 ہوئے تو وہ جو جاہلو نکاطریقہ ہے کہنے لگے حرقوہ والنصر والاہتکم جلاؤ اُسکو آگ میں اور مدد کرو  
 اپنے معبود ونکی کیا اہل ادیان باطل کے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے کہ معبود عابد کی مدد کرے  
 نہ کہ عابد و دکی آخر ایک چار دیواری چار کوس میں سو گز بلند اور بغیر مدارک میں انشی گز  
 طول اور بیس گز عرض کی تیار کری اور لکڑیوں سے پر کر دیا حتی کہ جو بجایا ہوتا نذر ماتا کہ  
 اگر اچھا ہو گیا تو اتنی لکڑیاں اس انبار میں ڈالو نگا جب وہ آگ پھڑکی تو کومی پاس نجاسکا  
 شیطن نے اُنکر منجین بنوائی اور حضرت ابراہیم کو احمین رکھکر گم میں پھینکا اور منجیق ایک

مینار بنا کر ابرہہ پر گائے تھے جیسا کہ نقل کیا اللہ نے قول انکا تھا لولا بنو الکعبینا فاقوه فی الحجۃ حضرت  
جبریلؑ بار بار آتے تھے اور تحفہ سلام باری تعالیٰ لاتی تھی اور کہتے تھے اللہ فرمایا پس کیا وہ فرمایا تو مجھے  
راستی ہی کی ایک فریاد تھی کہ لعلہ انما عن ربی راضیہ جبریلؑ نے کہا اگر کہو تو ایک پر مار کر اس گائے کو  
بجھا دوں آپ نے کہا اللہ کا حکم ہے جبریلؑ نے کہا تمہیں اپنے کہا کچھ حاجت نہیں پھر کہا خدا سے  
عرض کروں کہا وہ آپ دعا تھا ہے اور فرشتے ہوا اور مہینہ کے لئے سب سے ہی کہا آپ سے جواب دیا  
اما ایک فلاں کو بخلت کا خطاب ہوا تھا تو فرشتوں نے کہا تھا کیا سبب ہے جو ابراہیم کو خطا  
خلعت کا ہوا کہ خلیل کے معنی یار کے ہیں فرشتوں کو انکا صبر اور رضا اللہ کو دکھانا منظور تھا کہ  
مرتبہ انکا معلوم کریں تمام فرشتہ انکا حال صبر کا دیکھتے تھے اور گریہ کرتی تھیں جو لوگ کہ مذہب غیر  
اللہ سے مانگو ہیں قصہ ابراہیم علیہ السلام کو دیکھیں باوجود فرشتوں کے کہتے کے ہی کہا تم سے بھلو  
کچھ حاجت نہیں اور ثمرہ کر مرتبہ یہ ہے کہ فرشتوں نے کہا کہ ہم خدا سے عرض کریں اس کے  
جواب میں کہا وہ میرا حال دیکھتا ہے کہنے کی کچھ حاجت نہیں شعر ہے ہم مانگتے ہو اور کیا ہر  
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ سے پوچھا کہ تم آسمان سے  
کتنی دیر میں آتی ہو کہا جو وقت ابراہیم کو گم میں پھینکا چکے تھے اور یوسف کو گم میں ڈال کر  
رسی کاٹ چکے تھے میں سدرۃ التہیٰ پر تھا کہ جھک کر دیکھا اور انکو گم میں اور انکو کوہے میں نہیں  
پہنچنے دیا لپٹے پر و نپر لیا غرض حضرت جبریلؑ نے اگ کو گرد ابراہیم کے سے جھاکر حکم آئی  
کر دیا جیسا کہ فرمایا قلنا یا ناکو نے بردار سلما علی ابراہیم کہا ہننے لئے آگ ہو یا سرد اور سلا  
ابراہیم پر ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر سلما نہ فرماتا تو رب ہوتا ہی کہ سرری، بت خوف ہوتا  
کا ہوتا جبریلؑ نے تخت بلور کا لٹکڑ چھپا دیا اور جلد ہشت لاکھ ہینا دیا اور ہنشنہ اور یا سمن اور  
سنبل وغیرہ یا حنین گردا گرد شگفتہ کر دی اس سچرہ کو دیکھ کر نرو و ترد میں ہوا اور سلام لایا  
ارادہ کیا اور ایذا رسانی سے باز آیا اور چند آدمی مسلمان ہوئے انہیں سے پوچھا ابراہیم کے  
لوط علیہ السلام بن ہارن الا صغرین تاریخ اور تاریخ نام ہے آزر کا اور سارہ خاتون بنت  
ہارن الا کہ کہ بھائی تھا آزر کا حضرت ابراہیم کے چچا کی بیوی تھی اور پھر لٹکڑ لٹکڑ میں آئیں  
اور رخصتہ بنت نرو و سنے اذن چاہا کہ میں بھی آپ کے پاس آؤں آپ نے فرمایا لا الہ الا  
ابراہیم خلیل اللہ کہہ کر چلے آئے اس کے واسطے آگ باغ ہو گئی پھر جا کر نرو و کو سمجھایا نرو و ایمان لایا  
اس کے چوہ میخ کر کے دھوپ میں تھرون پر ڈال دیا جبریلؑ نے اسکو نجات دی اس کے بطن سے آگ  
بطن اید بطن بیس بنی پیدا کئے اور ابراہیم کے دین کو لوگ جوق جوق قبول کرنے لگے نرو و  
اندیشہ ہوا کہ میری سلطنت برباد نہ ہو اور ابراہیم پر کوئی حربہ اثر نہیں کرتا بہت پیش آیا

اور ابراہیم علیہ السلام

کہ آپ یہاں سے تشریف لیجائیے حضرت ابراہیم نے قبول کیا اور بابل سے ملک شام کو ہجرت کی  
کئی ایک منزل گئے تھے کہ وحی ہوئی کہ سارہ سے نکاح کرو اور یہ ایسی شکیلدہ تھیں کہ یوسف  
علیہ السلام سے وہ چند کہ انکی مثل جہان میں کوئی عورت نہیں ہوئی اسوقت ابراہیم کی عمر  
اڑھیس برس یا پچھتر برس کی تھی اور تفسیر غزیری میں ہے کہ حضرت ابراہیم جب اپنی باپ  
اور قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے تو وطن چھوڑ کر اپنے چچا پاس جبران میں گئے  
انہوں نے سارہ سے نکاح کر دیا اس غرض سے کہ طبع مال و منال اور حسن و جمال اپنے  
دین سے پھر جائیگا حضرت نے بیان توحید اور دشرک کرنا شروع کیا اور سارہ بھی انکے  
موافق ہو گئیں چچا نے مال و اسباب چھین کر نکال دیا حضرت معہ سارہ کے مصر کو روانہ  
ہوئے سارہ نے چند عہد لئے حضرت نے حکم وحی قبول کئے اس قصہ میں امت محمدیہ کو  
چند باتوں کی تعلیم ہے ایک تو صبر کرنا اور مدد نہ مانگنا غیر اللہ سے اور توحید میں پکار بہاقت  
آرام اور تکلیف کئے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اور غورتوں کو تابعداری خواوند  
مان باپے بھی زیادہ کرنی اور مال دینا سے بے طمع ہونا اور مردوں کو عورت پاکدامنی کی  
خاطر کرنی تعرض راستہ میں ایک بادشاہ جابر تھا جو عورت حسین سنتا پکڑوا سکتا تھا اور  
اسکے شوہر کو قتل کرتا اور اگر کوئی اور اقرار کرتا تو پکڑ دیتا تھا حضرت نے سارہ سے کہا  
الصدیرے ناموس کی ہتھکڑیاں لگا کر تم خاطر جمع رکھو اگر کوئی میرے حال سے سوال کرے  
کہنا میرا دینی بھائی ہے اس قسم کا تو یہ جائز ہے سپاہی انکو سارہ کو لینگے حضرت ابراہیم  
تماز پر کھڑے ہو گئے جب سارہ خاتون وہاں پہنچیں اسنے ارادہ لیا کہ ادبی کا کیا سا  
کہا میں ذرا مونہہ دھو لوں اور اپنی رسم عبادت ادا کروں اسنے مہلت دی آپ نے تانکے  
طول دیا اسنے جب دیکھا یہ فارغ نہیں ہوتے عین تماز میں ہاتھ دراز کیا اللہ نے نرمی لے  
مسلط کیا سارہ نے بخوف قتل کے دعا کری اچھا ہو گیا پھر ایسا ہی ارادہ کیا تین بار یہی  
حال ہوا آخر لاچار ہوا کہ یہ عورت جنات میں سے معلوم ہوتی ہے اسکو لیجاؤ اور وہ عورت  
جو ہماری ہاں قید ہے اسکو بھی اسکے ساتھ کر دو وہ بھی ایسی قسم کی ہے حضرت ہاجرہ کو  
انکے ساتھ کیا حضرت سارہ اور ابراہیم کے درمیان سے اللہ نے حجاب دور کر دیا تھا  
جو جو کچھ گذر اسب معافیہ تھا اور تفسیر بحر المواجه میں ہے وجہ تسمیہ ہاجرہ کے یہ ہے کہ سارہ  
کہا تھا ہاجرہ پہر فلسطین میں کہ بیت المقدس سے تیر میل ہے انکو قیام کیا وہاں کے  
آدمیوں نے بڑا اعزاز اور اکرام کیا اور دعوت اسلام قبول کری اور زراعت کے  
وسیلہ سے اپنے پاس مویشی اور غلام اور کینڑک اور کثرت مال ہوئی یہاں تک کہ اپنے

لنگر جاری کیا اور لوط علیہ السلام کو برسم رسالت سدوم اور دیگر شہرات کی طرف بھیجا اور حضرت  
جبریل بہشت سے ایک پتھر لائے جہاں بیت المقدس ہے رکھا اور کہا یہ قبیلہ تمہارا ہے  
معالم التنزیل میں علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ غمزدنی جب معجزہ ابراہیم کا دیکھا  
تو خدا کے دیکھنے کا مشتاق ہوا ایک مینار پانچ ہزار گز کا تین برس کی مدت میں بنایا گیا آسمان پر  
چڑھنے کو جب چڑھا تو ویسا ہی معلوم ہوا جیسا زمین پر سے پھر دوسرے روز وہ گریڑا بہت  
لوگ دیکر ہلاک ہوئے بولا ابراہیم کے خدا نے میرا مینار گر دیا اب میں خدا سے لڑوں گا شیطان  
تدبیر بتائی کہ ایک صندوق بنا اور چار گرس چاروں گوشوں پر باندھ اور چار نیز و نصب کر کے  
آسمین گوشت لٹکا وہ گوشت کو دیکھ کر اڑیٹکی ایسا ہی کیا تین دن کے بعد غمزدنی کھڑکی کھول کر دیکھا  
آسمان اوتار ہی اونچا پایا پیچھے دیکھا بجز پانچ کے نظر نہ آیا ایک رات دن اور صبح کو کیا اور کما تین تیر دیکھ کر  
شست باند ہی خوں جو اس کے ساتھ تھا کہا کیا کرتا ہے کہا خدا کو مارتا ہوں اسے کہا خدا تو  
ایسا ہے کہ سبکو مقہور کرتا ہے کیوں احمق بنا ہے اس خواہ کل گر دیا اللہ نے بہشت میں  
داخل کیا اور اسے تیرا آسمان پر مارا حکم ہوا کہ پھیلی کے خون میں تیرا وہ کر کے اس کے اوپر ڈال دو  
غمزدنی بہت خوش ہوا کہ خدا کو مار لیا حضرت ابراہیم سے کہا تیرے خدا کا لشکر کتنا ہے اپنے فرمایا  
میں شمار غمزدنی کہا میں لشکر جم کرتا ہوں تو بھی خدا کے لشکر کو لا ساری فوج میدا انھیں جمع کر  
حضرت ابراہیم نے دعا کر ہی فرشتوں کو حکم ہوا کہ وہ قاف میں سے پھر بعد دہر فرد غمزدنی کے کھول دو  
آسمان پر پھر مثال پر کے لگے حضرت نے فرمایا یہ لشکر ہے میرے خدا کا سب سے بڑا ہے بوجہ بوجہ  
پھونکے دھواں کیا کہ اس سے مجھ بھاگ جائیں وہ تو قہر اہی تھا ہر آدمی پر ایک ایک پتھر آن بیٹھا  
اور جہنم سے سارا سفر اور گوشت کہا یا رگ و ریشہ تک نچھوڑا ساری فوج ہلاک ہوئی غمزدنی  
خوف کھا کر بھاگا اپنے گھر میں گیا بیوی سے حال کہہ رہا تھا کہ ایک پتھر اس کے ہر اعضا میں سے ایک  
ہی ایک تھلائی لنگر لگانا ہلکی ران پر اکر بیٹھا اسے کہا ایسی شکل دن جانو دن کے تیرے ناگہان وہ  
ناک میں گھس گیا چالیس روز بیچیں رہا جب کوئی سر پر کچھ مارتا تو آرام رہتا اور شہو دیوں سے  
کہ جوتی کے تلے سے سر کو بی جوتی تھی آسمان میں حکم ہوا ابراہیم کو جاسکے پاس آپ آسمان  
ینگے اور کہا اب بھی ایمان لا کہ لا الہ الا اللہ یا علیل اللہ نہ کہا تمام در اور دیوار اور سہا  
اور کل کی بلند ہوئی کہ سخت تلے کہا سب اسباب جلا کر دریا میں بہا دو اور دیوار و نکو توڑ  
ڈالو جبریل نے کہا اے ابراہیم کوئی کافر نہیں گذرا کہ اسے وقت عذاب کی توبہ نہ کرے ہو مگر یہ بڑا  
اشد ہے کہ اب بھی خدا سے نہیں ڈرتا آخر ہلاک ہوا بعد اسکی ساری قوم اسلام لائی اور حضرت  
ابراہیم کی منت کی ہمارے دین میں بہت باتیں صوفیوں میں تفسیر غزالی میں تفسیر ابن کثیر



لکھی ہیں اور کہا کہ ماسوا انکے اور بہت ہیں انہیں منہ نہ کرنا عقیدہ کرنا بہت شکنجی جہاد مہاتوازی  
 وغیرہ نقل ہی لیکر ذکر کوئی جہان نہ آیا اور آپ بغیر جہان کے کہا نہ کھاتے تھے نین رو گند  
 بعد اس کے ایک جہان آیا جب اس کے ساتھ کھانیکو بیٹھے اس نے بسم اللہ نہ کر ہی آپٹ کر وہ  
 جانا اور کھانا نہ کھایا وہ جہان بھی بھوکا چلا گیا جناب بارسی و جی آئی کہ اتنی مدت سے شکو  
 باوجود کفر کے شکو ہم رزق دیتے ہیں آج تیرے پاس گیا تو محروم رہا آپ اس کے پیچھے گئے اور  
 منت کر کے لائی اس نے اول کے اعتراض اور دوبارہ سماجت کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا  
 وہ نہ نہ کر دیا اور شکو ہدایت ہوئی اس طرح ایک جماعت مجوس آپ کی جہان ہوئی بعد کھانا  
 کھانیکو بہت خوش ہوئے اور کہا اے ابراہیم تو بڑا جہان نواز ہے فوس کہ جسے تیرے  
 جہان کا بدلہ کچھ نہیں ہو سکتا حضرت نے فرمایا ایک کام میرا ہے اگر کرو سب سے کہا بسو چشم فرمایا کہ  
 میرے رب کو ایک سجدہ کرو مجوس نے کہا ابراہیم ہمارا کیا نقصان ہے دلیں تو ہمارا دین ہے  
 اس کی بھی خاطر کرو وہ سجدہ میں گرے حضرت اس وقت دعا میں مشغول ہوئے کہ اے رب ہلا  
 پھٹا کر تیرے دروازہ پر انا تو میرا کام تھا اب ہدایت تیرے اختیار میں ہے سجدہ کیا تھا  
 اونہی نے کفر کی حالت میں اوشی مومن ہو کر چٹا پنجہ عرب میں اب تک یہ رسم بدوں میں جاری ہے  
 کہ اگر ان کے پاس کچھ نہ ہو تو جہان کے واسطے اونٹ کو فوج کر ڈالتے ہیں ہابے ملک میں یہ رسم  
 نہیں اس کے بدلہ میں حقہ مقرر کیا ہے اور بہت ہوا تو پان اور اپنے قرابت والوں کی تو جہانی  
 کرتے بھی ہیں کہ ان کے مکافات کی امید ہوتی ہے چاہے کہ اجنبی کی بھی جہانی ایسی ہی ہو کہ  
 جس سے بدل کی امید نہ ہو تاکہ ثواب ہو شہر بزرگان مسافر بجان پروردندہ کہ نام نکلوشان  
 بعالم برندہ مدعا صلی پراوین جب فرشتوں نے سلام کیا حضرت ابراہیم نے جواب دیا قَالِ  
 سَلَامٌ قَالَتْ اَنْ جَاءَ بِجُلٍ حَنِیْذٍ کہہا سلام تمہارے اوپر بھی پس نہ ٹھری لائے  
 بچھری ٹھنے ہوئی سے وف اور جگہ آیا ہے عجل سمین یعنی بچھرا فریہ چکنا بعد سلام کے تاخیر ہوئے  
 جلدی گوشت جہانوں کے لگے رکھا وہی موجود تھا اس وقت آداب ضیافت سے ہے کہ جہان  
 فرمایا کچھ نہ کرے جو صاحب خانہ کو میسر ہو قبول کرے اور صاحب خانہ کو چاہئے ماحضر سے  
 دریغ کرے اگر مقدور نہ ہو تو تکلف کے درپے نہ ہو ہاسے دیار میں تو خزاں کا باعث ہے کہ قرض  
 کرتے ہیں جہان کے واسطے اور جہانوں میں یہ عادت بڑی ہے کہ غریب کے کھانے کو نام دھکر  
 ہیں وہ شرمندہ ہوتا ہے شہر الیہ ذوق تکلف میں ہے تکلیف میرا سر آرام سے ہیں وہ جو  
 تکلف نہیں کرتے وہ فرشتہ تھے کھانے سے پاک فَلَمَّا رَآیْ اٰیٰتِہُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْہِ  
 ذِکْرُہُمْ وَاَنْ جَسَّ مِنْہُمْ خِیْفًا جبکہ دیکھا ابراہیم نے نہیں دلتے اپنے





اہل بیت کا لفظ آیا اور انامیرید السدینہ صلب علیہم السلام البیت ویطہرکم اس آیت سے بیوہ کو  
خارج کرتے ہیں اور عرض فرماتا کہ انکی عدم برات عائشہ صدیقہ کی ہے اہمات المؤمنین کا تشریح  
نہیں بچا۔ بیت کہ السد جل شاد فرماتا ہے وازواجہا اہم اور قرآن میں فقہائے ازل اور اہل  
مذکورہ میں آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے لعنت اللہ علیہم اجمعین بہت ہی برا عقیدہ ہے  
حبک الشی عجی و صیم نظم کسے بدیدہ انکار گر گاہ کند۔ نشان صیوریت یوسف و ہر بنا جو  
دگر چیم ارادت نظر کند در دیو۔ فرشتہ اش بنمایہ چشم محبوبی و دعا اصلی پر آویں کہ حضرت  
سارہ کو از رو چہ کی تھی اور حضرت ابراہیم بھی دعا کرتے تھے اس واسطے کہ سارہ نے حضرت ہاجرہ  
ابراہیم کو محبت میں دیدیا تھا کہ میں تو باخجہ ہوں شاید انکے بطن سے کوئی بچہ ہو اور یہ قصہ اس  
خوشخبری کی پہلے گاہی کہ حضرت اسماعیل بطن ہاجرہ سے پیدا ہو چکے تھے اور بمقتضائے بشریت  
حضرت سارہ کو رشک ہوتا اس سبب حضرت ابراہیم اسماعیل کو چھپ کر پیار کرتے ایک روز ایک  
نہایت غصہ ہوئیں اور کہا اپنے ہونٹ کاٹو اور شرم گاہ اور ہاتھ اور اس بچہ اور انکی ماکو لے  
جنگل میں چھوڑا تو جہان دانہ پانی کچھ نہو آپ منظور می ہوئے حکم آیا کہ سارہ نے اسلام میں ساتھ  
دیا ہے اور تو نے عہد بھی ہمارے حکم سے کر لیا ہے اب کہ جو یہ کہتی ہے بھان الہو بیوی اپنے  
خاندان کے دین میں مددگار ہوتی ہے السجل شانہ کو انکی ایسی ہی خاطر منظور ہوتی ہے حکم ملو  
ہاتھوں کے بدلہ ناخن اور ہوٹوں کے بدلہ لب کتراؤ اور شرم گاہ کے بدلہ تشہد کرو ہاجرہ اور اسماعیل کو  
بہدایت جبرئیل کہ کی جانب لیکر چلے کہ وچٹیل میدان تھا وہاں چھوڑا جہاں آب چاہ زمزم ہے  
اور ایک مشک پانی اور تھوڑی کھجوریں انکے پاس رکھیں اور آپ پشت پھیر کر چلے حضرت  
ہاجرہ نے آواز دی اپنے جواب نہ دیا حتی کہ تین بار پکارا آپ چپ سے جب لاچار دیکھا کہ جواب  
نہیں دیتے کہا اس مسکن درندہ و تین کہ جہاں آب و دانہ آدمی آدم زاد نہیں کسی درخت کا  
سایہ نہیں تم جو کھو جھوڑ کر چلے یہ تو کہو کہ اپنی خوشی سے یا خدا کا حکم ہے اپنے فرمایا خدا کا حکم  
حضرت ہاجرہ نے کہا حینا اللہ رضینا باللہ ربنا اور حضرت ابراہیم اعلیٰ مکہ کے ٹیلہ کے آئین  
انکر دوسرے اور دعا کری رہنا فی اسکنت من ذریعتی ہوا وغیر فی نزع عند متیک المحرم رہنا  
لیقبوا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تہوی الیہم دار زمزم من الثمرات لعلم شیکرون لے رب  
میرے تحقیق میں سکونت دی بعضی اولادیں کو بیچ جنگل کے کہ کہتے نہیں یہاں نزدیک گھر  
تیری کے جو عزت والو ہے لے رب میرے تاکہ قائم کریں وہ نماز پس گردان دل کو گوگو مائل  
طرف انکے اور زرق وے انکو کھجور دے تاکہ یہ شکر کریں ف اگر کوئی مشبہ کرے بیت اللہ  
اسوقت موجود کہاں تھا جواب یہ ہے کہ قبل طوفانکے اٹھایا گیا تھا وہ بنیاد قائم تھی یہی

حد پر اوٹھایا گیا اول ملائکہ نے بتایا تھا دویم آدم علیہ السلام نے مابین ان دو لون بناؤں کے فاصلہ  
 بارہ ہزار برس کا تھا سوم حضرت شعیث نے چہارم حضرت ابراہیم نے پنجم جبریل کے قبیلہ سے  
 ششم عاتقہ نے ہفتم قصی بن کلاب نے آہٹم قریش نے نہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما علیہ السلام کی چھٹی بیوی  
 تھی جبر اسود پر چھٹا اسہو کہ کون لگا کر حضرت کو حکم کیا اپنے فیصلہ کیا کہ چادری بچھا کر اسمین رکھ کر  
 سب ملکر ادھواؤ اور پھر جو کچھ دیکھ لیں اپنی طرف سے کر دو کہ میں اسکو رکھ دو لیکن پسند کیا نہ ہم بلکہ  
 بن نیر نے دویم حجاج بن یوسف نے یا زہم سلطان مراد خان نے پچھم شمس بن ایکہزار چالیس  
 مدعا اصلی پر آدین حضرت ابراہیم چشم پر نم دھا کر کے ملک شام کو روانہ ہوئے جب حضرت  
 ہاجرہ پاس پانی ہو چکا اور دو دھنگ ہو چلا اور پیاس شدت کی غالب آئی اور حضرت اسماعیل  
 بغیر دو کے مضطرب ہوئے انکو جہان زمزم سے بٹھا کر پانی کی تلاش میں کوہ صفا پر چڑھ گئے  
 اور ہر جانب کوہ مروہ کے چلیں دیکھا نہیں نشیب تھا وہاں سے اسماعیل نہ معلوم ہوتے تھے دو رکھ  
 چلیں پھر مروہ پر چڑھیں اسطرح مضطرب ہو کر ساتھ پھیرے کئے کچھ نشان پا چکا پنا یا اسکو  
 وہ فعال ایسے پسند آئے کہ آج تک جاری کر کے ہیں سبب یہ ہے کہ تا بعد اسی خاوند کی ایسی کڑی  
 کہ جنگل بقوق میں معبوج کے پھوڑ گئے اور عذر نکلیا اور توکل خدا پر کیا خوش نصیبی ان عورتوں کی  
 جو رضامندی اپنے خاوند کی شب و روز ڈھونڈتی ہیں حدیث شریفہ ایما مرۃ ماتت وزوجھا  
 راض عنہا دخلت الجنة ترجمہ کہیں ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے جو عورت کہ مرے  
 اسحال میں کہ خاوند کا کس سے راضی ہو اقل ہو گئے جنت میں اور مشکوٰۃ المصابیح میں ہے فرمایا  
 حضرت نے المرۃ اذاصلت محسبا وصامت شہر یا و احصنت قریبا و اطاعت بعدا قلت خل  
 من اسی ابواب الجہنم اشارت عورت جبکہ پڑے یا پچھون وقت کی نماز اور روزہ رکھے رمضان کے  
 اور نگہبانی کرے اپنی شرمگاہ کی اور تا بعد اسی کرے اپنے شوہر کی پس چاہے کہ داخل ہو  
 جس دروازے چاہے بہشت میں کلام سمین تھا کہ ہاجرہ آخر مالوس ہو کر اسماعیل کے پاس  
 آئیں دیکھا کہ ایریسین رگڑ رہی ہیں اور چشمہ ہانسنے نکلا گھبرا کر بولیں زمزم اور گرد و آسکی شنی ہو  
 دی حضرت فرماتی ہیں اگر ہاجرہ نزدکتین قیامت تک جاری رہتا آخر قوم جبرہم بنی عمیر ابراہیم  
 علیہ السلام کے وہاں آئے باجائز ہاجرہ کے طرح آبادی کے شروع کرے اور سردار اہل  
 قبیلہ کا فہماص بن عمر تھا اور ایک قبیلہ اور میں سے اپنے ساتھ لایا سردار اسکا قطورہ سمند بن  
 عامر تھا یہ دو قبیلہ خدمت حضرت ہاجرہ کے بخوبی کرتے رہے اور انکو بسبب ان قبیلوں کے  
 جمعیت حاصل ہوئی جبیل نے حضرت ابراہیم کو انتظام ہاجرہ اور اسماعیل سے خبر دی  
 سارہ سے اجازت چاہ کر خبر کو گئے دولو کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ایک شب خواب دیکھا

در خواب الیہ

در شہادت

در ذکر الہی

در قرآنی

کہ کوئی شخص کہتا ہے اپنے بیٹے کو فوج کر دتین روز تک یہی دیکھا اور سوسو اونٹ قربانی کری پھر بھی یہی خواب دیکھا پھر سہیل کو لیکر منا کو چلی اور ایک رسی اور چھری لی ہاجرہ نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو کہا ایک دوست کے گھر رہاں جاتے ہیں پوچھا یہ چھری اور رسی کیوں لی ہو فرمایا وہ دوست بڑا کریم ہے شاید کوئی جانور ہکود می تو باندہ کر لاؤں چہ نہ چل سکیگا فوج کر کے لاؤں گا شیطن نے ہاجرہ کو بہکا یا کہ سہیل کو فوج کرنیکو لیکے میں اوہنوں نے کہا لکھو ہیز باپ بھی بیٹے کو فوج کرتا ہے لاول پڑھتے ہی وہ بھاگ جانا اوہنوں نے کہ لکھو ہیز پاس پہنچے حضرت ابراہیم پاس آیا کہا یہ نہ خواب آپکا و سوسہ شیطان ہے کیوں بیٹے کو فوج کرتے ہو آپنے بھی لاول پڑھی اور امہ اکبر کہہ کر گئے اور بڑے اور چھرمائے اور کہا دور ہو مزد اور جبرہ طی کے پاس آنکر حضرت سہیل کو بہکا یا کہ لے لڑے یہ تیرا باپ بچا کو فوج کر لگا اوہنوں نے کہا ایسا بھی کہیں ہوتا ہے لاول پڑھو اور چھرمائے پھر تیسرے جبرہ پاس آنکر کہا اشکو خدا کا حکم ہوا ہے سہیل نے جواب دیا اگر خدا کا حکم ہے تو سہیل کی اگر سو جانین ہوں تو قربان ہوں اور پھر مائے اسی سبب بیچا حیلج رمی الجمار کرتے ہیں جب منخر میں پہنچے کہا یا بی الی اری فی التمام الی او بچک فانظر ماؤی لے پچھ میرے تحقیق میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں فوج کرتا ہوں بچکو میں خیال کر تو کیسا دیکھتا ہے تو کہا سہیل نے یا ابت فعل تا تو مستجد فی انشاء المدین الصابریں لے باپ میرے جو کہم کیا گیا ہے تو میرے کہہ پاؤں گاجو تو جماعت صابریں سے سہیل علیہ السلام کی عمر اسوقت باشتا روایات ساتھ تیرہ برس کے تھی حضرت ابراہیم کو تین و ستین کرین ایک تو یہ کہ میرے ہاتھ پاؤں باندہ و دوکر ٹپنے میں خون میں آپکے کپڑے نہ الودہ ہوں دوسرے مومند میرا زمین کی طوف کر وہ شققت پدری حکم خدا سے باز نہ رہے تیسرے یہ کہ تیرا میری مان کو دینا کہ خون الودہ دیکھ کر میری شبو سے اپنی لکھیں کرے پھر کہا نہیں ہاتھ پاؤں نہ باندہ ہوا مدجل شانہ فرمایا گیا ہاتھ پاؤں بندہ ہو کر آیا خوشی سے جان ندے اور پھر ثابت قدم رہنا سبب انشاء اللہ کہنے کے تھا مگر بیان ایک شبہ ہے کہ انشاء اللہ حضرت موسیٰ نے بھی کہا تھا مستجد نے انشاء اللہ صابر اول اعصی لک املاو ثابت نہ رہے جواب یہ ہو کہ سہیل علیہ السلام کے کلام میں کفسری پائی جاتی ہے کہ من الصابریں لک اور موسیٰ علیہ السلام کے کلام میں دعویٰ پایا جاتا ہے کہ صابر کہا اور من ہو کو سوا اور تاکید بھی کری لکہ اعصی لک کہا اصل مطلب پر آوین فلما اسلما و تلک یحییٰ پس جبکہ تسلیم کیا دو دن نے یعنی فوج کرتا اور فوج ہونا اور پھر ازاں کو پیشانی کے بل زافوس ہے اوپر کہ قربانی سے ایک بکری کے جی پڑاتے ہیں باوجودیکہ حدیث میں آیا ہے کہ پھر اطر پر سواری نبی کی اور چکا پیشاب اور گوبر میں زخمین ٹولا جاتھا لگا اور جتنی بال اسپر میں اتنے نیکیان لکھی جائیگی اگر سہیل فوج ہو جاتے تو ملک بھی اولاد کے فوج کا

حکم ہوتا پھر کون ثابت قدم رہتا اور یہ بھی اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب شیطان مہموں کو بھی انجمن  
 و سوسہ ڈالتا ہے تو ہماری تمہاری کچھ اصل نہیں بڑا دشمن جالو شکو اور اسکے قریب سے بچو ان شیطان  
 کم عدد و قاتل وہ عدو اللہ فرماتا ہے اور جو بات کر نکارا وہ ہوتو علی نہو عاجز بنے رہو اور انشا اللہ  
 کہو کہ وہ کام سر انجام کو پہنچے پھر ابراہیم علیہ السلام نے چھری پھیری چھری نے کام نہ دیا آپ  
 غصہ ہوئے پھر زور سے پھیرا چھری میں سے آواز آئی کہ تلو خدا نے حکم فرمایا کہ ایک مرتبہ کیا ہے  
 مجھ کو تیرا منع کیا ہے کہ اسمعیل کا کھانا نہ کاٹو اور ایک روایت میں ہے کہ چھری چیل گئی اور چیل چیل  
 اسمعیل کو نکال لیا اور دُنبہ جو ہا بیل قابیل کے وقت کا بہشت میں تھا لا کر فرج کروادیا اور کہا  
 اسد اکبر اللہ اکبر حضرت اسمعیل نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت ابراہیم نے کہا اللہ اکبر واللہ  
 شکر یہ ادا کیا کہ اللہ کے حکم سے ادا ہوا اور آنکھیں کھولیں آواز آئی و تاوینہ ان یا ابراہیم قد  
 صدق الریاء انک لک تجری الحسنین ان ہذا ہوا البلاء والمبین و دنیا و بدیع عظیم اور ندا کری مجھے  
 کہ یا ابراہیم بیشک سچا کیا تو نے خواب اپنا ایسا ہی بدلا دیتے ہیں ہم نیکی کرنا اور انکو تحقیق یہ آزمائش ہے  
 ظاہر اور قہر دیا ہے ہٹا ساتھ فرج بڑیکے ف اور یہ جو خلت کا خطاب ہوا تھا فرشتوں نے  
 تعجب کیا کہ کیا سبب ہے جو اللہ نے اپنا یا رکھا ہے جب اسمعیل کے گلے پر چھری رکھی تمام  
 فرشتہ روئے اور قائل ہوئے کہ کمال فرمان برداری کری یہی سبب ہے خلت کا جو تمہیں  
 کہ اللہ نے انبیا سابقین کو دی ہیں امت محمدیہ کا بھی انہیں حصہ پہلی ہی لگا رکھا ہے جو جو  
 افعال حضرت ابراہیم سے ہوئی ظاہر ہے کہ موسم حج میں وہ بائین امت محمدیہ کو بھی دی ہیں  
 اور فرمایا ایسا ہو بدلائت میں ہم محسن کو احسان و وقسم ہے ایک تو اللہ کے ساتھ وہ یہ ہے  
 کہ عبادت کو خوشی دل سے معہ ارکان فرائض واجبات سنن مستحبات کے ادا کرنا دوسرا اللہ کے  
 مخلوق کے ساتھ احسان کرنا انکی خیر خواہی کرنا احسان کا بدلہ لا تو احسان ہو اہی کرتا ہے مگر جو بڑی  
 کرے اپنے ساتھ اسکے ساتھ احسان کرنا ہر عظیم ہے شعر بدی یا بدی بسہل باشد جزا اگر مرد  
 حسن انی من اسانہ اور حدیث ہے صل من قطعک واعف عن ظلمک قایت درجہ یہ ہے  
 اگر نیکی ہو تو بدی تو کسی کے ساتھ مخرے شعر امیدوار بود آدمی خیر کسان ہر اخیر تو امید  
 بدمرسان یہ عرض وہ دُنبہ اور حضرت اسمعیل کو لیکر انکی والدہ پاس لے وہ جو چلتے وقت حضرت  
 ابراہیم کھ گئے تھے اللہ نے انکو سچا کیا بعد مراجعت ابراہیم کے حضرت ہاجرہ کا انتقال ہوا کہ  
 اسمعیل کی عمر گیارہ یا پندرہ برس کی تھی والدہ کی مفارقت کا بڑا رنج ہوا چاہا کہ ہجرت کرین بنی حرم  
 نچانے دیا اور ایک لڑکی کا اپنے قبیلہ میں سے انکے ساتھ نکاح کر دیا تفسیر معالم التہذیب اور بحر الموائج  
 اور تفسیر زاہدی میں ہے بعد انتقال ہاجرہ کے ابراہیم مکہ میں تشریف لائے اسمعیل کھوٹن تھی

انکی بیوی سے پوچھا کہ تمہارے گدڑ کیونکر بونی چاہئے کہا موقوف گزشت شکار کا اور زمرم ہے کھاتے پیتے ہیں تنگی کی گزران ہے حضرت نے فرمایا کہ اسمعیل سے کہنا تیرے گھر کی چوڑھت جڑی ہے اسکو بدلتا یہ کہہ کر چلے گئے اسمعیل جب آئے بموجب نصیحت باپ کو بیوی کو طلاق دی شہر زن بد در سرے مزد کو بہت - ہمدین عالم بہت دوزخ اور بہت - زنہا راز قرین بد زنہا وقتنا رہنا عذاب النار - اور ایک اور لڑکے نے نکاح کیا پھر دوبارہ آئے اسمعیل شکار کو گئے تھے بیٹے حلیہ بچا لکھ کر کہا آپ اور کر تشریف رکھئے فرمایا جگو زمین پر اور تیرا حکم نہیں ہے اُس نے ایک تھیل لے رکھا اور کہا سپر اور ترو اور سردیش انکی وضوئی پوچھا کیونکر گذر ہوتی ہے کہا الحمد للہ حلال طیب کھانا امد دیتا ہے آتے کہا اسمعیل سے کہنا دہلیز تمہارے بہت اچھی ہے اسکی فطرت کہ ناجب اسمعیل آئے بیوی سے کہا وہ میرے باپ تھے تمہاری تعریف کر گئے ہیں شعر خاتون خوب سیرت و پاکیزہ روی را بد نقش و نگا و خاتم فیروزہ گو میاش بد درویش نیک خصلت و فرخندہ راز را بد نان رباط و لقمہ دریوزہ گو میاش بد پھر حضرت ابراہیم نے سارہ خاتون سے کہا کہ میں چند بار گیا اسمعیل سے ملاقات نہ ہوئی اگر کہو تو میں چند روز وہاں جا کر رہوں انہوں نے بخوشی اجازت دی اور رشک نہ ہا کہ اُنکے بھے سخت پیدا ہو چکے تھے اور ہاجرہ کا انتقال ہو چکا تھا پھر آئے تو اسمعیل سے ملاقات ہوئی پھر اُنکو حکم ہوا بیت امد کے بنائینکا واذ فرغ ابراہیم القوا اعد من البیت و اسمعیل اور جبکہ بلند کرتے تھے ابراہیم دیوارین بیت امد کی اور اسمعیل دعا کری رہا قبل من انک انت السمیع العلیم ربنا واجلنا سلیمین لک ومن ذرئتنا امته مسلمۃ لک واراننا سکننا و تب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا و العبت فیہم رسولانہم تیلوا علیہم یا انک وعلیہم الکتاب و الحکمۃ ویزکیہم انک انت العیزۃ الحکیم اے رب ہمارے قبول کرے بیشک تو سننے والا ہے اے رب ہمارے گردان ہم دونو کو فرمانبردار واسطے اپنے اور اولاد ہمارے کو ایک گروہ سلمان واسطے تیرے اور دکھا ہمکو احکام عبادت ہمارے اور رجوع کر ساتھ رحمت کی انپر تحقیق تو ہر توبہ قبول کرنیوالا رحیم ہے اے رب ہمارے بھیج اس قوم میں رسول انہیں کا پڑ ہی انپر آیات تیری اور سکھائے اُنکو کتب اور حکمت اور پاک کرے اُنکو بیشک تو عزت و عظمت و لاہوت یہ دعا ابراہیم علیہ السلام کی ہمارے بنی اور ہمارے واسطے تو جو امد نے لکے ولین القا کری کیا امد تعالیٰ کو شفقت ہمارے اوپر سے شعر اگر درد ہیک صلا کریم چو عزرا یل گو یذہبی برم بد مدعا اصلی پر اوین کہ ایک ابرا گیا اور اُسکے سایہ سے حدود کعبہ کے معلوم کر کے بنا کری جھنی کہتے ہیں کہ ہوائے اوتنا میدان جھاڑ کر صاف کر دیا اور جھونکے کہا ہے کہ سانپ نے انکراش صدمہ کا حلقہ کر لیا اور اُسجگہ ایک سرخ ریت کا ٹیلہ تھا

۱۱

بعد بنائیکے حکم ہوا والذین فی الناس بالحق حضرت ابراہیم نے جبل البقیس چڑھ کر آواز دی سبکو  
خدا نے پہونچا دی یہاں تک جو اصلا بباپ اور ارحام مان میں تھے بنے لبیک کہا جسے  
ایک ایک کہا وہ ایک بار حج کرتا ہے اور جسے زیادہ کہا وہ زیادہ کرتا ہے اور حجر اسود اور مقام  
ابراہیم جنت سے لائے گئے تھے جتنی دیوار بلند ہوتی تھی اوتنا ہی مقام ابراہیم بلند  
ہوتا تھا یہ پاڑ کے واسطے آیا تھا ایک روز حضرت ابراہیم دریا کے کنارہ گئے دیکھا کہ ایک  
جانور کو درندہ اور پرندہ پھاڑ پھاڑ کر کہا گئے دعا کری رب ار فی کیف تخی الموتی قال اولم  
توس قال بلی ولكن لیطین قلبی لمے رب میرے دکھا چکو کیونکر زندہ کر لگا تو مرد و نکو کہا کیا ہوا  
ایمان لایا تو کہا کیوں نہیں دیکھا بلکہ اطمینان پکڑے دل میرا حکم ہوا فخر اربعین الطیر فسر ایک حکم  
اجعل علی کل جبل منہین جزا ثم اوعین یا تنیک سعیا پس لے چار جانور طاؤس اور کوا  
اور مرغ اور کبوتر یا کر گس پس ملا انکو لنگی شت پر ہڈیاں سب کچل لے اور رکھ دے چار  
حصہ کر کے چار پہاڑ پر پھیر بلا انکو آئیگی تیرے پاس دوڑتے ہوئے کہنے ہر ایک کا سرا تھا  
میں لیکر بلا یا ہر جانور کے اجزا الگ ہو کر اپنے سروں سے آئے اور زندہ ہو گئے مدعا سہلی اربعین  
کہ حضرت سہلی کی خوشخبری سن کر حضرت ابراہیم کو اطمینان ہوا فلما ذهب عن اہل اہلہم اربعین  
وجاءتہ النشأی یجاءد لکافی فقوم لوط پس جبکہ گیا ابراہیم سے خوف اور آئی انکو  
خوشخبری جھگڑنے لگا ہے مقدمہ قوم لوط میں ف یعنی کہا فرشتوں سے آیا ہلاک کر دے  
تم اس قریہ کو جمین بن سو آدمی ہوں مومن کہا نہیں کہا اگر دو سو ہوں کہا نہیں کہا اگر  
چالیس ہوں کہا نہیں کہا اگر چودہ ہوں کہا نہیں کہا اگر ایک ہو کہا نہیں کہا ان قریہ لوطا  
قالوا نحن اعلم من فیہا نتیجہ والہ الامر رتہ کانت من العا برین کہا انین لوط سے کہا  
فرشتوں سے ہم جانتے ہیں انکو جو جو انین بن البتہ نجات دینگے ہم لوط اور اسکی اہل کو  
مگر عورت اسکی ہے بہتہ والو انین اور سب اس مجاہد فرشتوں سے یہ تھا ای ابراہیم  
لحلیم اذاء مذنب تحقیق ابراہیم البتہ حلم والا تھا کثیر الاء رجوع ہونیہ الاف  
یعنی ابراہیم نرم دل اور بہت آہ کر نیا لے تھے اس سبب سے مجاہدہ کیا کہا فرشتوں  
یا ابراہیم اعرف عن ہذا رتہ قد جاءک امر بک و انتہم ایتہم عذاب  
غیر مردود یہ کہا فرشتوں نے لے ابراہیم درگزر اس مجاہدہ سے تحقیق شان یہ ہے البتہ  
ایا حکم رب تیرا اور البتہ انکو آتا ہے عذاب غیر دکیا گیا ف یعنی عذاب آیا ہوا پھر  
نہیں کرتا یہ فرشتے انکے پاس سے رخصت ہو کر حضرت لوط کے پاس آئے بھٹک اور وہ  
جس بلا میں یہ گرفتار تھی اسی صورت میں عذاب بھی کیا اکثر اہل تواریخ کہتے ہیں کہ مورخ



پانچ شہر لکنا نام ہے کہ نواح اردن بلاد شام سے ہیں یا نواح کرمان میں واقع ہیں اول سد دم  
دوم محمود سوم از و چارم صفر و پانچواں صولیم ہر شہر میں لاکھ لاکھ بہادر جنگی تھے باوجود  
بت پرستی کے اور بھی افعال شنیع لواطت - رہنری - کبوتر بازی - فریب و بچانا سیراہ  
تمسخر کرنا وغیرہ میں گرفتار تھے اور سبب شائع ہونے لواطت کا کہیں یہ تھا کہ ابلیس علیہ  
اللغۃ بصورت امر ایک شخص کے باطن میں روز آتا اور پھل پھول و درختوں کو توڑ جاتا آخر چہ  
روز میں باغ تباہ کر ڈالا اور جب وہ ارادہ پکڑنے کا کرتا بھاگ جاتا ایک روز بولا اگر تو مجھ سے یہ  
فعل شنیع کرے تو تیرا قصاص ہرگز نہ کروں اسے غنیمت جانتے قبول کیا پھر شیطان نے اکثر  
اہل باغ سے یہی معاملہ کیا حتیٰ کہ یہ لوگ عادی ہو گئے اور اس مرض کی انہیں ترقی ہو گئی  
شعر شامت زدہ انسان بھی ہے کتنا گمراہ بن گئے کیا ابلیس کو بھی خوار و تباہ ہوا قصہ عجیب  
لوط کی ہمہ ہمتی لوگ بلا حول ولاقوہ الا بالمدد ابن عباس سے منقول ہے کہ بعض بلاد  
شام میں قحط پڑا لوگ موت لکات میں چلے گئے وہ شہر تروتازہ تھے آخر اہل شہر نے تنگ ہو کر  
واسطے دفع غراب کے مشورہ کیا شیطان نے یہ فعل شنیع تعلیم کیا سوا شہر عرفہ کے اور چار  
شہر والوں نے ہر غراب سے یہ فعل بد کرنا شروع کیا وہ بیچارے بھاگ گئے پھر حضرت لوط علیہ السلام  
انہیں مبعوث ہوئے شریعت ابراہیمی کے موافق حکم کرنا شروع کیا اور یہ تھوڑا براہیم علیہ السلام  
کے تھے اور حلیہ لپکا پہنہ رنگ میانہ قد سیاہ چشم ضخیم البدن طویل الساقین و اساعین زامانی  
لوط لان محبتہ لاط بقلب ابراہیم ای تعلق بہ اور عاید اور نہایت سخی تھے اور تحمل اور نہایت ادب  
صنعت زراعت کرتے تھے بچہ مجنون اونکی کے منہ بہ برسنا بے ابر کے اوجس چہرہ کو شیرا  
رکھ کر سوتے نرم ہو جاتا اور مدت دعوت کی بلیس یا ستیس برس تھے اور تعداد عمر معلوم نہیں  
اور مرقد مبارک قریب ابراہیم اور اسحق اور سارہ کے ہے ایک عورت اس قوم کی سے  
آئینہ نکاح کیا وہ منافقہ تھی اوہوں نے قوم کو سمجھایا کہ انکم لتاتون الرجال شہوتہ من دون النساء  
بل انتم قوم تجملون فاما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخر جلال لوط من قریبکم انہم اناس تہیرون  
فاجنبہ و اہلہ الامر و کان من التابیرین و امطرنا علیہم مطر فاسا و مطر المنذرین آیا ایک  
آیت ہو تم مرد و پیر از و سے شہوت کے عورتیں چھو کر لکیتے تم قوم نادان ہو پس نہ تھا جواب قوم  
اسکیا مگر یہ کہ کہا لکالذال لوط کو اپنے شہروں سے تحقیق یہ لوگ پر سیر گاہ میں نجات دی  
ہئے لوط و اہل اسکی کو یعنی بیٹیوں اور فاسوں کو مگر عورت اسکی کہ مقرر کر رکھا تھا ہئے  
اشکو رہنے والوین اور پاکیزہ ہونا ایمان والوں کا انکے نزدیک بڑا عیب ٹھہرا شہر  
و لا عیب فیہم غیر ان ضیو فہم - سلام یہ نسیان الاجتہ و الوطن - جب اس قوم نے کہا لانا



ضائع کرتے ہیں سفر حج سے باز رہتے ہیں مید نیوٹن جاتے ہیں تارک زکوٰۃ ہوتے ہیں نالچ رنگ بین اسراف کرتے ہیں مدعا صلی برآوین لوط علیہ السلام نہایت تنگ ہوئے قال لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ اَقَاوِي اِلٰی کُنْ شَدِيْدٌ بِدِهْ کہا ہوا شکو اگر ہوتی محکو تمہر قوۃ یا ٹھکانا پکڑتا میں طرف مکان محکم کے ف یعنی قبیلہ کنبہ مدوگار ہوتا یا قلعہ مضبوط ہوتا کہ ان مہمانوں کو پناہ دیتا جب فرشتوں نے دیکھا بنی السد کے نہایت مضطرب ہیں تو انہوں نے خاطر جمع کر ہی اور احوال پناظام کر لیا کہ ہم فرشتہ ہیں اس بھی معلوم ہوتا ہے کہ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب مصیبت حد سے زیادہ ہو تو توقع اسکی دور ہو چکی جلد ہوتی ہے شعر اذا شدت یک البلوی فکفر فی الم نشرح - فحسبہن لیرین اذا الکترہ قافح - قوم نے دو آدمی بھیجے کہ مہمانوں کو پکڑ لائو جبریل نے پر مارا اندھے ہو گئے سبھے حج ہو کر کہا یہ جا دو گرین پھر حضرت لوط کو یہ پیغام بھیجا کہ اب تو جا دو گر و نکو اپنے گھر میں رکھنا بہتر یہ ہے کہ یہاں سے نکل جا نہیں ہم تکلیف پہنچائیں گے پھر کہا فرشتوں نے قالوا یا لوط اننا رُسُلُ رَبِّکَ لَنَبْصِلُ اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَهْلَکَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّیْلِ وَلَا یَلْفِیْکَ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَمْرًا تَکُ اَرْسٰلَہٗ مُعْصِیٰہَا مَا اَصَابَہُمْ کہا اے لوط ہم رسول ہیں رب تیرے پر گزرتا پہنچ سکیں گے یہ طرف تیری پس نے نکل اہل اینکو تھوڑی رات رہی اوپر بھیجا پھر کر نہ دیکھے کوئی تم میں سے مگر بیوی تیری تحقیق شان یہ ہے کہ پہنچا اسکو جو پہنچا انکو ف حضرت لوط نے ارادہ کیا سرحد موت نکلتا سے نکلتا کا طرف ابراہیم کی بعضوں نے کہا ہے کہ مصر کو گئے یا صفر واکو اور پوچھا فرشتوں سے کہ انکا ہلاک کا وقت کونسا ہے کہا ان موعِدُہُمُ الظُّلُمٰتُ الْکِیْسُ الظُّلُمٰتُ بِقَدِیْبٍ تحقیق وعدہ کا وقت الکامح ہے کہا نہیں ہے صبح قریب ف جس چیز کو اند قریب کہے ہیں وہ دور نہیں قیامت کو بھی نزدیک سمجھنا چاہئے کہ فرمایا اقتربت الساعۃ بڑا افسوس ہے کہ ہلکوا و سکا کچھ سامان نہیں دنیا جیفہ کے در پی رات دن لگے ہوئے ہیں اشعار منازہ برزخیم کہ مالکی امروہ - دو قیست ترا دادہ اندر و گچند - مسازغہ برین مال وجاہ دنیاوی - چوموش بر سر دکان - روستا خورسند - بخور و نوشہ بعضی بگیردانی - کہ این حیات تو موہوم ہست روز چند - لوط علیہ السلام تو بچھلی رات کو نکلی باہر شہر سے اور عذاب آیا فلما جاء امرنا جعَلْنَا عَالِیْہَا سَافِلًا وَاَسْطَرْنَا عَلَیْہَا حِجَارًا مِّنْ جِبِلٍّ مِّنْضُورٍ مِّنْ مَّوْمِنٍ عِنْدَ رَبِّکَ وَمَا هِیَ مِنَ الظَّالِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ہر گاہ کہ آیا امر ہا را یعنی ہلاک کا گردانا ہننے عالی انکی کو سافل انکا اور برسیا لو پر انکی تھرا و کھنکرا

پے در پے نام لکھے ہوئے نزدیک رب تیر کیے اور نہیں ہیں بستیان اہل مکہ سے دو شعر  
 ایجا و نذا کہ ہنگام سحر کہ در قوم لوط نازیر و ز برف یعنی جبریل نے صبح ہوتے ہی پائے پر پھیلا کر  
 زمین کے نیچے سے چاروں شہر و نکو و کھاڑا اور آسمان تک پہنچا کر اولٹ مارا یعنی محرابین پہنچا کر  
 چو کھٹ اور داسد اوپر کر دی اور کہہ دیا تھا بنی سے کوئی نہ پیچھا پھر کر دیکھے آخر بیوی لوط کی نے  
 دیکھا ایک پتھر انگر لگا ہلاک ہوئے اور جو اس قوم سے سفر میں تھے ایک ایک پتھر انگر لگا اور ہلاک  
 ہوئی ایک شخص حرم میں تھا ایک پتھر اس کی طرف آیا فرشتوں نے پتھر سے کہا یہ جگہ امن  
 کی ہی پتھر ہوا میں معاق رہا جب وہ حرم سے باہر آیا اسکو ہلاک کیا مگر یہاں ایک اعتراض ہے  
 کہ اول ذکر اولٹنے کا ہے بعد پتھر کا جب اولٹنے میں ہلاک ہوئے پتھر پھلکا کیا فائدہ جواب  
 یہ ہے کہ بعض پر پتھر اورو بعض اولٹنے گئے دوسرا جواب علمی یہ ہے کہ لفظ اولٹین جمعیت  
 ہوتی ہے نہ تعقیب یا پتھر او پہلے اولٹنے کے ہوا ہو والد اعلم اور بعد سات برس کے اس واقع  
 سے حضرت لوط بخوار رحمت الہی دسویں ربیع الاول کو تشریف لینگے انا لائے انا الیہ راجعون  
 اور مکہ سے شام جاتے ہوئے یہ بستیان نظر آتی ہیں عبرت کے واسطے نشان باقی ہے اور لفظ  
 مائے سے مراد عذاب بھی ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہی عذاب ظالموں سے جو کہ عمل کریں قوم لوط کا در  
 جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ملعون من عمل قوم لوط فموس ہی او پر قتل اوس وقتہ کے کہ اس فعل شنیع کو کم  
 اپنی سے رد اجاتے ہیں اور غلط فہمی اپنی سے حجت قرار نکولاتے ہیں نسا کہ حرث کم قاتوا حرثکم انی  
 قسم وہ تاویل یہ کرتے ہیں جیسے کھیت والیکو اختیار ہوتا ہے ایسے کھیت میں ایک جاہر سے چاا  
 آوے ایسا ہی ہو کو اختیار ہے اگر غور کرو تو اسی آیت سے اسکا رد نکلتا ہے لفظ حرث اطلاق غور  
 پر کیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کھیت کلہرہ زمین کو نہیں کہتے زراعت کے قابل  
 جو زمین ہوا سے کہتے ہیں تو قبیل پر اطلاق ایسے گانہ دیر پر اور انی بمعنی کیف ہی دیکھے  
 الی بھی بذہ المد بعد موتہا نہ بمعنی طرف کے بلکہ بمعنی کیف ششم کے ہے اور نشان نزول آیت  
 کا رد یہ وہ ہیں ہے یعنی لیٹ کر اور کروٹ وغیرہ سے صحبت درست ہے سو اسکے اور کئی تفسیر  
 میں المد جانتا تھا کہ ایسی قسم کے لوگ ہونگے فرمایا وقد مو الانفسکم یعنی صحبت کرنے میں نیت  
 اولاد کی پیدا ہونکی کرو دبر تو محل ہے پیدائش کا نہیں اگر روبرو تمہارے اولاد مر جائے  
 تو فرط تمہاری ہووی اور اگر زندہ رہے تو تعلیم اس سے جاری رہی وہ بڑا وسیلہ ہے پیچھے  
 تمہارے حدیث سے کہ اذا فات الانسان قطع عملا من ثلثہ الا صدقہ جاریہ او علم یتفتح  
 او ولد صالح یدعو الہ جبکہ مرتب ہے انسان منقطع ہو تو ہیں عمل اسکے مگر تین چیزیں صدقہ جاریہ  
 وقف وغیرہ او علم یعنی قرآن کتاب ورثہ میں چھوڑا یا تصنیف یا شاگرد چھوڑے اور اولاد کہ

# نور اللغات فی تفسیر سورہ ۵۰۔ از سید محمد خاں کمر مظہر علم

دعا کری واسطے مان باپ کے ایک لفظ حرث دو ستر اقدمو اتیستر و اتقوا اللہ کہ ڈرو اللہ سے  
 تاویل کرنے میں خلاف مرضی خدا کے یا ڈرو پیچ ترکب ہونے اس فعل بدر کے سے واعلموا  
 انکم ملقوہ جاتو تم کہ اللہ سے ملاقات کرو گے سب حقیقت ظاہر ہو جائیگی اور چوتھا یہ کہ  
 والبشر المؤمنین اور بشارت دی مومنوں کو کہ آیت کی مطلب کو پہنچتے ہیں الذین اذا ذکرُوا  
 بالآیت رہم لم یخروا علیہا صحابہ و عیالانادہ لوگ جبکہ پند پکڑتے ہیں آیات رب اپنے کے نہیں  
 گرتے اور پھر اور اندھے ہو کر یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورین دائرہ ایمان سے خارج ہیں اور دو  
 قرینہ اس آیت سے پہلے اور میں ایک تو من حیث امرکم اللہ یعنی قبل اور دوسرا یوب التظلمین  
 جو کہ دب میں صحبت کرتے ہیں پاکیزہ نہیں ہیں کہ وہ عین محل نجاست کا ہے علی الدوام شعر  
 ہر اکٹھے ہجیم بدی کشت و چشم تنگی داشت۔ دماغ بیہودہ و پخت و خیال باطل سبب مدعا اصلی پر آؤ  
 کہ تین قصہ پہلے پے در پے بیان ہوئے اور ایک طرز تھی انکی اور لوط علیہ السلام کے بعد حضرت  
 شعیب ہوئے انکی قوم میں بت پرستی اور باپ تول میں کم و بیشی کرنا اکثر تھا اس واسطے اسکی  
 بھی طرز ویسی ہی رکھی اور کفار کہہ کو تب نہ ہو کہ قرن کے قرن سے پہلے نافرمانی کر کے ہلاک ہو  
 ہو چکے تھے کہ رسول اخرا الزمانکی پیروی کریں والی مذکور اکھاہر شعیب کا اور بھیجا ہننے طوف  
 مدین کے یہاں انکی شعیب کو ف یعنی طرف اہل مدین کے لقب انکا خطیب الابیاریا ہوا اس واسطے  
 کہ فصیح و بلیغ تھے اصحاب مدین اور صحاب ایکہ کی طرف مبعوث ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ مدین  
 اور ایک لیلیا ہی جگہ کا نام ہوا شرک کے اور کئی مرض بھی انہیں تھے جسکا بیان آگے آئے گا انکا  
 اور آنکھیں کی جاتی تھیں بخوف الہی روتے روتے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اوس حاملین  
 انکی خدمت میں حاضر ہوئی اور دس برس تک خدمت کری اور واما دیکھا منصب حاصل  
 کیا پھر رخصت معہ اہلیہ کی ہوئی بعد مفارقت موسیٰ کی آپ مکہ میں تشریف لائی اور سات  
 برس چار مہینہ زندہ رہے پھر انتقال فرمایا حلیہ انکا گنم گولسیا نہ قدمت دعوت الہادون  
 برس مدفن طایف یا شام یا مکہ عمر دو سو چوبیس برسکی اور زبان سریانی میں انکا شہر واپ  
 نام ہے قَالَ یَقُومُ عَبْدُ وَاللّٰہُ مَا لَکُمْ مِّنْ رَّالِہِ غَیْرَہُ کہالے قوم میری پوجو اسکو  
 نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے ف یعنی شرک نہ کرو توحید پر مضبوط  
 ہو جاؤ کہ اصل اصول دینکا ہے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِیْثَاقَ وَالْمِیْثَاقَ اِنِّ اَکْرَمَ بِحَبْرِ قَیَی  
 اَخَافَ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ فَحِیْطٌ اور نہ کم کرو باپ تول میں تحقیق میں کیھتا ہوں مکو  
 راہ نیکی کی اور بیشک میں ڈرتا ہوں تمہرے عذاب اوسدنکے سے جو گھیرنے والا ہے ف  
 محیط صفت ہے عذابکی اور لفظ مین صفت ہے یوم کے مجازا لکنہ ظر فالعذاب کذا فی

الجلالین اور عذرا گنا محیط کے مثال اللہ نے اور جگہ بھی فرمائی ہے ہم میں جہنم ہا دو موقیہم  
غواش ماپ تول کے گناہ میں اکثر لوگ گرفتار ہیں کہ ماشہ ماشہ بھر کشتی بڑا ہتے تول کریں  
وعید میں گرفتار ہوتے ہیں کہ کلمہ ول کا آیا ہے اس واسطے پہلے اُسکے واسطے نفی ارشاد  
کرے اور اگر کفر کفایت تھی لیکن پھر تاکید ساتھ امر کے واسطے پورا تولنے کے بیان فرما  
وَيَقُومُوا فِئْتَا الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ بِالْإِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا  
تَتَعَثُّوا فِي الْأَرْحَامِ مِنْ مَفْسِدٍ بَيْنَ ۵ اور ای قوم میری پورا کر واپ تول سات  
انصاف کر اور نہ ناقص کر و حق لوگوں کی سے کچھ اور دوڑ و تم زمین میں در حالیکہ قسا کرتے  
ہوئے و یعنی قتل اور فریب اور دغا بازی وغیرہ مکر و کمر اس وقت میں فخر جاستی ہوا  
ان افعال کو مگر خوب یاد رکھو کہ قلاح اس میں ہرگز نہیں ایک شخص نہایت معاش سے تنگ  
ہو کر سفر میں گیا ایک شہر میں جا کر دودھ کی دوکان کرسی ادھا دودھ ادھا پانی ملا کر سچا دوسو روپے  
جمع ہوئے ارادہ گھر آئیکہ کشتی میں سوار ہوا تھیلی روپوں کی ایک بندر لیکر مستول کشتی پر  
جا بیٹھا تھیلی کھول کر ایک روپیہ پانچویں پھینک دیا یہ بہت روپا بیٹھا قابو نہ چلا پھر ایک کشتی میں  
اور ایک روپیہ دو یا میں سارے روپیہ یوں ہی پھینک دے اُسے آٹھ روپیہ اوٹھائے باقی  
کے افسوس میں بیٹھا تھا ہاتف سے آواز آئی کیوں گھر آتا ہے تیرے تیرے پاس آگئے اور  
پانچکے پانچ میں لا تھو مکنے لاف و اہو اور مفسدین حال ہے مودک واسطے متنی کے جو عامل ہو  
عشی کا اور چند مرض بھی ماسوا شرک کے اس قوم میں تھے ایک کہ تولنا دوسرا قتل تیسری کڑا  
اللہ کی راہ سے بند و نکو حضرت شعیب کے پاس آنے سے جیسا کہ فرمایا ولا اتقعدوا بکل  
صراط لوعدون و تصدون عن سبیل اللہ من امن بہ و تبغوا ہا عوجا اور نہ بیٹھو تم راستہ پر کڑاؤ  
انکو قتل سے یا کپڑے ٹوٹنے سے اور روکتے ہو تم اللہ کے راہ سے ایمان والوں کو اور تلاش  
کرتے ہو کجی کی راہ اور جو تھے دہکنا نبی علیہ السلام کا لخر جنک یا شعیب والذین امنوا معک  
من قریبتنا و لتعودن فی ملتنا البتہ نکال دینگے ہم بگاڑے شعیب اور انکو جو ایمان لای ساتھ  
تیرے اپنی شہر سے یا عود کر و تم بیچ ملت ہمارے کے اور پانچویں کہنا انکا المنع تم شعیبا انکم و انحر  
اگر سیر وی کری تم نے شعیب کے تو ہو جاؤ گے تم ٹوٹے والے اور دو صفتین اور میں کہ اگر کیا  
ہونگے انشا اللہ اب حضرت شعیب فرمایا بَقِیَّتِ اللہ خیر لکم لو انکم مؤمنین و ما انا علیکم  
بِحفیظ باقی رکھا ہوا زرق اللہ کا یعنی بعد ایفا کیل اور وزن کے بہتر سے واسطے تمہارے  
بجس سے اگر ہو تم ایمان لانے والے اور نہیں ہوں میں اور تمہارے دار و دغہ و یعنی ڈور  
سنانے والا ہوں اور ڈر سنا دیا کہ یہ کبیر و گناہ ہیں کہ تم تولنے پر کلمہ ول کا آیا ہے



وَمِنَ الْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتُلُوا عَلَى النَّاسِ مَسْتُوْفُونَ وَإِذَا كَالُوا لَهُمْ أَوْ ذُكِّرُوا بِهِمْ حَسَرُوا وَكَانُوا يَصْغُرُونَ  
مطففین کو وہ وہ لوگ ہیں جبکہ ماپ لین لوگوں سے تو پورا لین اور جب ماپ دین یا تول  
دین تو کم کر دین ویل کلمہ عذاب کا ہے یا وادی ہے جہنم میں اگر غور کیا جائے تو اس سے بھی  
بزرگہر بعضے گناہ ہیں اور اتیر و عید نہیں سبب یہ ہے کہ عین صورت عدل میں عذر سے  
کہ میزان کا نام عدل ہے دیکھا ہے بد و نکو ذرا شغف ایک طرف کو جھکا اور وہ کہتے ہیں بیش  
میزان میزان یعنی دو نو طرف برابر و متحدہ و اسید طرح جکا ظاہر اچھا ہوا اور باطن برا بدتر ہے  
وہ اس شخص سے کہ جب کا ظاہر اور باطن دونوں بے ہون ایک شہرتین چوری کا بندہ بہت  
بادشاہ کو مشکل ہوا سب عاجز ہو گئے ایک شخص نے انکو عرض کری اگر حکم ہو تو میں پکروں  
کچھ سپاہی میرے ساتھ کیجئے اور حکم کیجئے جسکو میں کہوں گرفتار کریں اگر عذر کریں تو سزا  
کامل کے سخی ہوں بادشاہ نے منظور کیا انے گشت کیا بادشاہ کے پیچیس میں سوار چلے  
جاتے تھے ایک مقدیش کا تار کسی کے جوتے میں سے جھک کر پڑا ہوا تھا انہوں نے پھوٹو  
حکم دیا کہ اس تار کو تیری میں پہنچا کر جبکا ہو تحقیق کر کے پہنچا دین اس شخص نے سپاہیوں  
کہا اسکی مشکین بان ہو سپاہی شرمائے اور کہا یہ بادشاہ کے پیر میں کہا منے حکم سناؤں  
آخر پکڑ کر بادشاہ کے روبرو لیگیا بادشاہ تھیر ہوئے عرض کری ایکو اختیار ہو چھوڑ دیجئے  
چوری موقوف نہیں ہوگی بعد تلاشی کے مدت مدت کی مال انکے گھر سے نکلے شعر  
و لقت یحکا رآید و سبج مرقع ۛ خود راز علمہای نکو ہیدہ بری دار ۛ حاجت بکلاہ برکی  
داشتنت نیست ۛ دروش صفت باش کلاہ تتری دار ۛ مدعاعلی را دین کہ بھیر کہا تو ہم  
قَالُوا يَسْجُبُ أَصْلُكَ فَأَمْرُكَ أَنْ نَذُرَكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُكَ نَا وَأَنْ نَفْعَلَ فِيْ أَمْوَالِنَا  
مَا نَشَاءُ فَإِنَّكَ لَا نَنْتَ الْحَيْلُ الْمَشِيدُ کہالے شعیب ایا نماز تیری حکم کرتی ہو تمکو  
یہ کہ چھوڑیں ہم اس چیز کو کہ پوجتے تھے باپ دادا ہمارے یا چھوڑیں ہم اس فعل کو کہ کرتے  
ہیں ہم بیچ مالوں اپنی کے جو چاہیں تحقیق تو تو البتہ حلم والا ہے راست باز فہم  
دونوں صفتیں نہیں تھیں ایک شرک دوسری کھوٹی درم دینار چلانے اسید طرح اب بھی فساق  
قچار اچھے لوگوں کو طعن کیا کرتے ہیں کہتے ہیں جبکی پیشانی میں گٹھ ہو یا لبنی ڈاڑھی ہو انے  
ڈرنا چاہئے انے خدا اچھے بسبب نصیحت کر نیکی چاہتے ہیں کہ کوئی عیب نہیں بھی نکالیں  
تاکہ نصیحت کرنے سے باز رہیں حق بانکا جواب تو اتنا نہیں ناحق عیب لگاتی ہیں اور  
رسوم ابامی میں جو گرفتار ہیں اسکا چھوڑنا شاق ہوتا ہے اور ناپح دنگ کی اسراف سے  
جو منع کرتے ہیں تو یہی کہتے ہیں ان تفصل فی احوالنا ما نثا و اس واسطے قوم نے کہا طر

ایمانی کا چھوڑنا خلاف عقل ہے اور کھوٹ لانے میں نیز کیا جرح ہے ہمارا مال ہو میں غنیمت  
 تیری شان سے یہ بات بعید ہے تو تو حلم والا ہو یا تو یہ کلمہ فحشی کہا کہ اسکی مقرر تھی یا سنو  
 کہا فرمایا حضرت شعیب نے قَالَ يَقَوْمِ اِنَّا كُنْتُمْ عَلٰى بَيْتِكُمْ مِنْ رَبِّ وَرَاقِي  
 مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا اَرٰىلَكُمْ اَنْ اَخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَهْكُمُ عَنْهُ اِنْ اَرٰى رَبُّ لَكُمْ  
 الْاَصْدَاقَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَسِّرَ الْاَيْسَرَ  
 کہا اے قوم خیر دو تم اور دیکھو تم تحقیق ہوں میں اور دلیل کے رب اپنے کے طرف سے  
 اور حال یہ کہہ دیا اٹھنے مجھ کو اپنے پاس سے رزق حلال اور وہ جو ارادہ کرتا ہوں میں اسوقت  
 تمہارے کا امین کہہ کر رہتا ہوں تم کو اس سے نہیں ارادہ کرتا میں مگر اصلاح کا جہاں تک  
 جسکے اور نہیں توفیق مجھ کو مگر ساتھ اللہ کے اسی پر ہر وساکیا میں اور اسکی طاعت رجوع کرنا  
 وقت ماہر میں یا تو ماموصلہ ہو یا نافیہ معنی یہ ہوئے کہ نہیں ارادہ کرتا میں مگر اصلاح کا  
 و غطا و پرند میں اہل حق کو چاہئے کہ فخر اور تعلیٰ نہ کریں اگر کسی ظلام میں سامع کو وہم فخر کا  
 تو اسکو دفع کریں جیسا کہ شعیب نے فرمایا و ما توفیقہ الا بالاسد اور توفیق کے معنی یہ ہیں کہ جب  
 بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے اللہ اسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے و در سے پہلے مگر ذہن کے  
 ساتھ رضا الہی بھی ہوتی ہے نہ بد کی یہی مذہب اہل سنت کا ہے والقدر خیر و شہ فان  
 تعالیٰ اور جبر یہ کہتے ہیں کہ ہم مثل جمادات کے ہیں جو کچھ کر داتا ہے وہی کر داتا ہے جیسے کہ  
 کوئی اوشکا کر سکے تو رکھا جاتا ہے وہ اپنے نزدیک یہ جانتے ہیں کہ اگر اللہ در افعال میں  
 اپنا بھی دخل ہم جانیں تو خالق ٹھیکے رویہ شرک ہے اور قدر یہ کہتے ہیں والامرات حتی  
 انکے یہ ہیں کہ جب کسی فعل کو ہم کرتے ہیں جب وہ صادر ہو چکتا ہے جب اللہ کا علم اسکو شامل  
 ہوتا ہے اور جہی لکھا جاتا ہے اور پہلے سے نہ لکھا جاتا ہے لوح محفوظ میں نہ علم اللہ کو ہوتا ہے  
 معاذ اللہ من ذلک اور یہ دلیل انکی ہے کہ اگر اللہ کو ہر شے کا خالق کہیں تو کمال بے ادبی  
 کہ خالق زنا اور خالق خنزیر کہنا پڑے اور قرآن سے رد ہوتا ہے ہکا واللہ خلقکم و ما تعملون ان  
 پیدا کیا لکھو اور تمہارے افعال کو اور اللہ کا علم قدیم ہے جبر یہ کا جواب تو یہ ہے جیسا کہ حرکت  
 رعشہ دایکی ہے وہ مثل جماد کی ہو سکتی ہے اور حرکت اختیار کی مثل اس کے نہیں اور قدریوں کا  
 جواب ظاہر ہے کہ بموجب انکے عقیدہ کے دو خدا ماننے پڑیں بلکہ ہر فرد بشر خالق ٹھیکے  
 اور یہ شرک ظاہر ہے اور دلائل نقلی علم کے قدیم ہوتے پر بہت ہیں علم اللہ انکم کہتم  
 تحت انون علم اللہ انکم ستذکرون نہیں علم ان سیکون منکم مرفیٰ مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے  
 مرفوعاً نقل کیا کتب اللہ مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات والارض خمسین الف سنۃ

قال وعرش علی الماء للکعبین امد نے مقادیر خلاق کے پہلے پیدا کر کے زمین آسمان کے پچاس ہزار  
برس اور فرمایا عرش اسکا پانی پر تھا اور حدیث حجت آدم اور موسیٰ کے ابو ہریرہ سے مسلم  
نقل کری ہی وہ طویل ہو کہ حجت کری موسیٰ نے آدم سے کہ تمہنی نکالا لوگو کو کعبہ ہشت سے  
کہا آدم نے کہ ملامت کرتے زاد بکار اٹھیں یہ کہ لکھ امد نے میر سے سدا کر نے سے پہلے عیسیٰ  
آدم ربہ بخوی اور ابن مسعود سے صحیحین میں وار د ہے فیکتب علیہ واہل ذرۃ و رزقہ و شعی او سید  
ثم نفخ فیہ الروح ابتداء حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حج کرتا ہے پنج شکم مان کے چالیس روز  
لطفہ پھر ایسا ہی غلقہ پھر ایسا ہی مضغہ پھر پھو جاتا ہے فرشتہ کو اسکی طرف ساتھ چار چوٹے  
لکھنے کو عمل ایل رزق اور ہونا اسکا شفیع یا سید اول مروج اس مذہب کا معجز الجہنی ہے کہ  
بصیرین تاجید کہ ابن عمر کے حدیث طویل مسلم تین مذکور ہے کہا او ہون نے کہ فرمایا حضرت  
کہ قسم ہے امد کی اس عقیدہ والی سونا احد برابر چرخ کیوں امد کے راہ میں نہیں قبول ہوتا  
امد کے نزدیک جہنم کہ قدر پر ایمان نہ لاوین مدعا صلی پر اوین حضرت شعیب نے جو کہا  
علیہ تو کذبہ والیہ انیب غرض یہ تھی کہ مکو خیال ہے کہ ہم تول ماپ میں دغا کر کر اپنے مال  
پر ہا یکن میں فقط توکل امد پر کرتا ہوں وہی برکت دیتا ہے تم بھی حرام سے بچو آخر یہ  
جاؤ کہ ہیکل طرف باز گشت میری اور تمہاری ہے ویقوہ لا یجی منکم شیقا فی ان یجی  
میں ما آذاب قوم نہوچ اوقوہ ہو اوقوہ صکار یج و ما قوہ لوط یج  
پدع جیل اور لے قوم میری نہ گناہ میں ڈالے مکو مخالفت میری یہ کہ عینے مکو مثل  
اس عذاب کے کہ پہنچا قوم نوح یا قوم ہو دیا قوم صالح کو اور نہیں قوم لوط کی تیسے دوف  
یعنی مخالفت انبیاء کی موجب عذاب کا ہوتا ہے جیسا کہ چاروں قوموں کا بیان اوپر گذرا اور  
قوم لوط کا زمانہ تو تیسے قریب ہی ہے مخالفت چند قسم ہے ایک تو صریح نبی کی مخالفت  
جیسا کہ ان قوموں نے کیا دوسری یہ کہ نبی کے کہنے کو اعتقاد تو اچھا جانتے ہیں مگر نفس و  
شیطان کے درغلانے سے مرتکب اسکے ہو جاتے ہیں جیسے زنا اور چوری وغیرہ علیج  
اسکا توبہ ہے تیسری مخالفت یہ ہے کہ افعال بدعت کرے اور امید ثواب کی رکھے اور ان  
ہوئے توبہ نصیب نہیں ہوتی کیونکہ انکو اچھا جانتے ہیں برا سمجھیں تو توبہ کریں جیسے طواف  
اور بوسہ قبر کا بدعت کرتے کرتے بعض بدعت مرتبہ کفر کو پہنچ جاتے ہیں چوتھے مخالفت  
یہ ہے کہ کریم والا اسکا اس فعل کو سنت جانتا ہے حال یہ کہ وہ سنت نہیں ہوتی جیسے  
مقلدین شلائما زجراہ کی غایب پر پڑھنے اور دلیل پکرنی نجاشے پر نماز کے یہ حدیث حجت  
نہیں ہو سکتے کیونکہ خصوصیت حضرت کی تھی یا خصوصیت نجاشی کی تھی اس واسطے کہ حضرت

جو یہ آدم کا معجزہ

جو یہ آدم کا معجزہ

جو یہ آدم کا معجزہ

اور کسی جنازہ پر نہیں پڑے اکثر شہید دور دراز ہوئے اور بعد حضرت کے نکلی صحابہ کا فعل پایا گیا نجاشی خفیہ اسلام لایا تھا اور حضرت کو بہت تحائف بھیجتا رہا بخوف نصرانیوں کے اسلام ظاہر نہیں کیا اس واسطے اندھ لے جبریل کو بھیج کر حضرت سے نماز پڑھوائی اور حجاب بھی مرفوع ہو گیا حدیث میں آیا ہے وَاَنْزَلَ سِرِّهٖ اَبْغَايِبَہِیْ نَرَاہِیْ بِمَوْجِبِ اس حدیث کی اور وہاں کل نصرانی تھے اگر نماز نہ پڑھتی تو بے نماز کے دفن ہوتا اب مشرق سے مغرب تک کوئی ملک مسلمانوں نے خالی نہیں فرض کفایہ ہے ایک نے بھی پڑھے سب سے ادا ہو گئی اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اگر کسی نماز نہ پڑھتی تو تین روز تک قبر پر بھی نماز جائز ہے قبل انتقال کے ایک جواب الزامی اور دیا جاتا ہے کہ اگر سنت سمجھ کر پڑھتے ہیں تو کئی سنتوں کا خلاف لازم آتا ہے حضرت نے عید گاہ میں پڑھی اور یہ شہر میں پڑھتے ہیں اور نجاشی کی نماز قبل دفن ہوئے یہ بعد پڑھتے ہیں اسکا جنازہ دکھایا دیا انکو نہیں دکھائی دیا آج تو اس خصوصیت میں درست نہ کر رہی ہے کل کو چار سے زیادہ بیویں کر تھکی سنت جاکر قطعہ اپنے راکہ مورچا نہ بخورد۔ متوان بردار و بصیرت ننگ - باسیہ دل چہ سود گفتن و غلط - نرو و میخ از پی در سنگ - مدعا صابر آوین کہ حضرت شعیب کو بعد ذکر کارنامہ کے پھر شفقت آئی کہ شاید ایمان لائیں فرمایا **اَسْتَغْفِرُكَ اَوْ تَكْفِرُكَ تَوَلَّوْا اِلَیْہِ اِنَّہٗ یَغْفِرُ ذُنُوبَہُمْ وَ تَوَدُّ اَنْ یَّسْتَفْخَرَ لَہُمْ رَبُّہُمْ لَیْسَ بِہُمْ اِلَیْہِ سَبَیْلٌ** پھر توبہ کر و طرف اسکی تحقیق رب میرا رحم کر دے والا ہے اور محبت کر دے والا **فَاَنْتَ** نے سختی نرمی ہر طرح سے سمجھایا مگر ایسے بیوقوف تھے کچھ اثر نہ ہوا عقلمند وہ ہے کہ ایک شاعرین سمجھ جائے قطعہ نگویند از سر باز یچ حرفی - کز وندی نگید صاحب ہوش - و گرسد آب حکمت پیش ناوان - بخواند آیدش باز یچہ در گوش - کہا قوم نے **قَالُوا یٰ شُعَیْبُ مَا نَفْقَہُ کَیْسَکَ اِنَّمَا تَقُولُ وَاِنَّا لَنَمُنُّ بِکَ فِیْہِ نَاضِعِیْفًا وَاَلَا کَرَّحَطَکَ لَوْ جِئْنَاکَ وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِا بِعَیْنٍ** کہا اور نہ ہونے لے شعیب ہم نہیں سمجھتی اکثر اس چیز سے کہ کہتا ہو تو اور ہم البتہ دیکھتے ہیں بجکولپے میں ذلیل اور اگر نہ ہو تاکہ قبیلہ تیرا تو ایسے سنگسار کرتے ہم تکو اور نہیں ہے تو ہمارے نزدیک بخوف و خوف باوجود ایسے سوراہی کے حضرت نے پھر ساتھ حملہ کے جواب دیا کہ شاید ایمان نصیب ہو قال **اِنَّمَا تَقُولُ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ مِنَ اللّٰهِ وَاَتَاخَذُ ثَمٰوۃً وَاَرْضًا عَلَیْہِ رِیَاسٌ** ربی یا تعالیٰ **فَیْضًا** کھالے قوم میری آیا قبیلہ میرا عزیز تر ہے تمہارے نزدیک اللہ سے بے حال یہ کہ والا میں نے شکوہ پس ایشیت تحقیق رب میرا ساتھ اس کے کرتے ہو تم احاطہ کر دے والا ہے **ف** یعنی اللہ کا خوف نہیں میرے قبیلہ کا خوف کرتے ہو کہ ہم نہیں کرتے کیا اللہ سے زیادہ سمجھا ہے **اَسْکُو دُنِیَا وَاَرْوَکَ قَاعِدَہٗ اِلَیْہِ سَابِیْ ہوتا ہے تو توئی شرم کے سبب تو نماز وغیرہ اور کونین خالص**

خوف خدا کا ہو تو ظاہر اور پوشیدہ ایک حال ہو ایسا ہی منہیات سے بچنے میں خوش اقربا کا لحاظ کرتے ہیں  
 شعر کلید در دوزخ است ان نماز کہ در چشم مردم گزاری دراز چہ اور یہ بھی کہا قوم نے وما  
 انت الا بشر مثلنا وان ظنک لمن الکاذبین فاسقط علینا کسفا من السمار اکنت من الطغیین  
 اور نہیں ہے تو مگر بشر مثل ہمارے اور تحقیق ہم گمان کرتے ہیں تجکو جھوٹا پس ڈال ہم پر مکر اسکا  
 اگر ہے تو چچا اور ایک جماعت نے یہ کہا انحر جنک بشعیب الدین امنوا معک من قرنتنا اولتعودن  
 فی ملتنا البتہ تحقیق نکال دیئے تھے ہم تجکو لشعیب اور ایمان والو نکو اپنے شہر سے یا پھر آئے ہمارے  
 دین میں اُس وقت آپ اُنکے ایمان سے مایوس ہوئے دعا کر ہی رہنا افرج بیننا و بین قومنا باحق و  
 انت خیر الفاحشین اے رب میرے حکم کر درمیان ہمارے اور قوم ہمارے کے ساتھ حق کے اور تو بہتر  
 حکم کر نیوالا ہے پھر حکم آیا کہ کہدے ان سے وَ یَقُومُوا اَعْمَلُوا عَلٰی مَا نَاہَکُمُ الْاِنَّا عَامِلُونَ  
 تَعْمَلُونَ مَنْ یَاْتِیْہِ غَدَابٌ یَّخْزِیْہِ وَمَنْ هُوَ کَاذِبٌ وَاَمَّا یَقْبُولُوا اِنَّا مُعَذِّبُ مَرْقَبًا  
 اور اسے قوم میری عمل کر تو تم اور حالت اپنی کے میں عمل کر نیوالا ہوں اپنی حالت پر قریب ہو کہ  
 جان لو گے تم اُسکو کہ آویگا عذاب اُسکو رسوا نیکا اور اُسکو کہ جھوٹا سے اور انتظار کرو انجام  
 کا کہ تحقیق میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر نیوالا ہوں وَلَمَّا حَافَا اَمْرًا نَّاجِیْنَا شَعِیْبًا وَالدِّیْلَ  
 اَمْلُوْا مَعَنَا بِمُحْسِنٍ مِّنَّا وَاحْدَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْئَةَ فَاصْبِرْ فِیْ دِیَارِہُمْ  
 جِثْمِیْنَ کَانَ لَمْ یُعْنُوا فِتْنًا کَا بَعْدَ الَّذِیْنَ کَمَا بَعْدَ تَشْوِیْرٍ  
 جبکہ آیا امر ہمارا یعنی اہلک کا بچایا تھے شعیب کو اور ایمان والو کو اُسکے ساتھ رحمت اپنی سے  
 اور پکڑ لیا ظالمو کو چنگھاڑنے پس صبح کری اوہوں نے اپنے گھر و عین اس حال میں کہ گھٹنوں  
 میں سر دئے پڑے تھے مرے ہوئے گویا کہ نہ ہے تھے کبھی اُن گھر و عین آگاہ ہو دوری ہو جیو  
 اہل مدین کو جیسا کہ دوری ہوئی قوم ثمود کو ف سات رات دن سموم گرم ایسی چلی کہ زمین مثل  
 تانبے کے اور آسمان مثل کردہ نار کے ہو گیا ہر ذرہ سے شعلہ آگ کا نکلتا تھا پانی مانع نہ رہا  
 گرم کے کھولنے لگا اور دہخو کی جنبش سے آگ کے شعلہ بھڑکتے تھے تمام لوگ بسبب گرمی کو مرنے  
 لگے شدت حرارت سے گہر و عین سے نکل جنگل کو بھاگے ایک ابر سیاہ آیا اور سرد ہوا چلی  
 آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کہ آؤ راحت حاصل کریں جب اُسکے نیچے سب جمع ہو گئے  
 ایک برق ہیبت چلی اور ایک آگ پیدا ہوئی سب کو جلا کر خاکستر کر دیا روضۃ الصفا میں لکھا  
 ایک جماعت ضغافہ کی شہر میں رہ گئے تھے اونپر جبریل نے انکو پیچ ماری سب دم بخود ہو کر  
 مر گئے حضرت شعیب کے ساتھ مشرکوں میں تھے اُنکو لیکر مدین میں بھیجے اور عبادت الہی میں  
 مصروف ہوئے اور لفظ الہی بتیہ ہے اہل مکہ کو اب اس کے کچھ ذکر موسیٰ علیہ السلام کا

اللہ نے بیان فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ زمانہ شعیب اور موسیٰ کا قریب بلکہ متحد ہے اگرچہ موسیٰ کا قصہ مختلف جا بجا قرائین مذکور ہے مگر سورہ قصص میں اکثر ہے اور اس سورہ میں بیان کم ہے موسیٰ علیہ السلام بن عمران ساتھ تین واسطوں کے لاوے بن یعقوب تک پہنچتے ہیں اور نام انکی والدہ کا عاتق ہے ولادت آپکی زمانہ ولید بن مصعب میں ہوئی کہ یہ بادشاہ ہوا تھا بعد ازیں ہوا قابوس بن مصعب کی اور وہ بعد ملک ریان کے ہوا جو یوسف کے زمانہ میں انتقال کر گیا تھا بعد اسکے تبدیل شریعت یوسفی کا ہو کر بت پرستی شروع ہو گئی تھی اور لقب بادشاہ مصر کا اس زمانہ میں فرعون تھا اور اب خدا تو کہتے ہیں جبیکہ شاہ روم کو قیصر اور والی فارس کو کسری اور شہر ہریدین خاتان ملک حبش کے حاکم کو نجاشی اور فرمانروائے ہند کو راجہ اور شاہ ایران کو تیج کہتے ہیں اور ولید یعنی فرعون اولاد ریان سے ہے جب ملک مصر پر مسلط ہوا سب کا حکم سجدہ کا دیا اول سجدہ فرما کر کہ پامان تھا اسکو کیا پھر فرعون نے جو لوگ کہ دور تھے انکو تصویب دین اپنی بنا کر دین کہ سجدہ کیا کریں اور انارکیم الاعلیٰ کی اواز بلند کر دی بنی اسرائیل نے موافقت انکی انکری انکو نہایت ذلیل کیا اور انکے کام انکے سپرد کئے مثل عتالی وغیرہ کے اور کہا تم سب ہمارے غلام ہو اور یہ کہنا سب انکے تھا کہ یوسف علیہ السلام نے جو قحط میں ملک ریان کے وقت میں لوگوں سے سلوک کیا تھا سب نے غلام ہوئے کا اقرار کیا تھا ایک مرتبہ دریائیل خشک ہو گیا سب لوگ جمع ہو کر گئے کہ اگر نہ خدا تو دریائیل کو روان کر فرعون یہ سکر جنگل میں تنہا گیا ایک غار میں جا کر رویا اور اللہ کے ربوبیت کا اور اپنی عبودیت کا اقرار کیا اور انواع انواع کی حمد اور مناجات بجالایا اور عرض کر دی ابھی میں نے دنیا کو آخرت پر اختیار کر رہا ہوں اس میں میرے واسطے کمی نہ ہو دریائیل جاری ہو گیا حضرت جبریل بصورت ایک مرد کے سامنے اس کے فریاد خواہ آئے فرعون نے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا ایک غلام کی حالت یہ ہے کہ اپنے آقا کے حکم سے گردن پھیرتا ہے اور آقا باوجود نافرمانی بھی انکی پرورش کھانے پینے کے کرتا ہے اور اچھی طرح رکھتا ہے فرعون نے کہا وہ غلام دریائیل میں ڈوبنے کے قابل ہے جبریل نے کہا اس پر دستخط کر دے تاکہ مجھ کو سند ہو اور سب انکو تسلیم کریں اُس نے دستخط کر دئے بوقت غرق کے جبریل نے وہی دستخط پیش کرے اور کہا اللہ نے تجھ پر انکی نیا فیصلہ دیکھ بعد اسکے اکثر خواب پریشان دیکھتا ایک روز دیکھا کہ ایک شخص پیدا ہوا ہے اور ملک میرا اسکے ہاتھ سے برباد ہوا تمام چادو گردن اور کاتھونکو جمع کر کے پوچھا اوہنوں نے بزور علم نجوم کے خبر دی کہ بنی اسرائیل ایک شخص پیدا ہوگا کہ قبطیوں کو غارت کر دے گا پھر یہ شورہ کیا کہ مرد شہرین ترسے پاویں مگر جو معتد فرعون کے تھے ایسا ہی کیا شہر جو خالی ہوا سو تین جا بجا پھرے لگین عمران جس دروازہ پر نگہبان تھے اتفاقاً انکی بیوی وہیں لگی تھی اور بعض تو ایچ میں یوں ہے



کہ فرعون نے انکو کچھ کام کو شہر میں بھیجا یہ اپنے گھر چلے گئے اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ فرعون کے پلنگ کے پہرے پر عمران مقرر تھے اور عورتیں سارے شہر میں خالی پا کر پھر رہی تھیں انکی بیوی محل فرعون کو دیکھنے گئیں دیکھا کہ خیر سوتا ہے اور پھر وہ دار و نکو بھی اندر سے غفلت ڈال دی اور عمران نے انکو دیکھ کر بلا لیا مشیت ایزدی نے نور موسیٰ کو پشت عمران سے شکم عانیدو پہنچایا مصر اس دشمن چکن چوہر بان باشد دوست و فخر کو بخو میوں نے خبر دی کہ جو نطفہ کہ اندیشہ کا تھادہ مان کے شکم میں آگیا تیرا بند و بست کچھ کام نہ آیا آخر وہ یہ مقرر کی گئیں کہ محل دریافت کرتے رہیں اگر لڑکی پیدا ہو چھوڑ دیں اور لڑکا ہو تو میرے روبرو لاؤ پھر پرے مے ماریں یا بیچ کر یں جیسا کہ فرمایا یذبحون ابنکم و ستیحون لسانکم اور یہ حکم تین برس تک جاری رہا حضرت موسیٰ کی والدہ کا محل ظاہر نہوا جب پیدا ہوئی تہلہ دہلا سہ لگا کر ایک برہنہ کے گولہ کے صندوق بنوا اور اسمیں بند کر کے روغن قہر درز و تین لگا کر دریا میں ڈال دیا تاکہ اکلہ کے روبرو قتل نہوا اس برہنہ نے چاہا فرعون کو خبر کرے گونگا ہو گیا پھر تو یہ کہہ کر پھر ادا دہ کیا پھر وہی حال ہو گیا تین بار جب یہ نوبت ہوئی صدق دلے تو یہ کہہ کر ی اور سلمان ہوا جانا کہ یہ لڑکا نبی ہونیوالا ہے اتفاقاً دختر فرعون کو برص تھا اور کاہنوں نے کہا کہ اس کا علاج لعاب اس لڑکے کا ہے جو دریا میں سے نکلی گا آخر یہ تابوت بہتا ہوا محل فرعون کی نہر میں گیا لوگوں نے اسکو نکالا اور لعاب دہن لگایا آرام ہو گیا اور آسیہ زوجہ فرعون اس کے اولاد نہ تھی اس کے جمال کو دیکھ کر شاق ہوئی اور کہا قرۃ عین لی و ملک لا تقتلوه عسی ان ینفعنا و اتخذہ ولد فرعون کے دل میں بھی محبت آئی انکو پرورش کیا دودھ پلانے والیاں کئی ایمن کیے کا دود نہ پایا جب اُنکی مان اجنبی بکھر آئیں انکا دود پیا آسیہ نے انکی اجرت بخوبی مقرر کر کے اُنکے ساتھ موسیٰ کو کر دیا فرمایا اندر سے فردناہ الی امہ کی تقریباً اور کہا کبھی کبھی ہکو دکھا جایا کر جب حضرت موسیٰ ایک برس کے ہوئے آسیہ نے فرعون کی گود میں دیا وہ اسوقت کچھ کلمہ کفر کا بولا آپنے ایک ہاتھ سے دائیں پکڑ دوسرے ہاتھ کا طمانچہ مارا فرعون کو نہایت ناگوار ہوا ذلیل ہو کر حکم سیاست کا دیا آسیہ نے کہا کیوں بدنامی اپنے ذمہ لیتا ہے یہ تو بچہ بی سمجھ فرعون نے کہا یہ لڑکا وہی معلوم ہوتا ہے جسکا اندیشہ ہی آسیہ نے کہا اُسکے نزدیک آگ اور سونا کیساں ہے فرعون نے امتحان کے واسطے ایک طبق آگ کا اور ایک اشرفیوں کا رکھا موسیٰ نے انگارہ اٹھا سوہر میں رکھ لیا ہاتھ موہ نہ جگ گیا اسی سبب زبان میں لکنت ہو گئی اور یہ بڑیا ہو گیا جسکو کہ فرمایا و احلل عقدہ من لانی یفقہوا قولی اس ماجر کو دیکھ کر اُنکے خون سے درگزر تیس برس کی عمر تک اس عزت سے رہے جو کوئی دیکھتا یہ کھتا بادشاہ کا بیٹا ہے اور

ایک عورت سے بڑی دہوم سے نکاح کر دیا روضۃ الصفا میں ہے کہ دو فرزند بھی تولد ہوئے مگر بنی اسرائیل کی مشقت دیکھ کر نجدہ رہا کرتی تھی ایک روز بازار میں ایک قبیلے کے نام اسکا قالون تھا ایک اسرائیلی پر ظلم کر رہا تھا اپنے منع کیا وہ نہانا ایک مسکاما وہ مر گیا مگر قصہ تسل کا نہ تھا اس واسطے فرمایا ہذا من عمل الشیطان فرعون نے قاتل کی تلاش کر لی نشان پایا دوسری روز وہی اسرائیلی اور قبیلے سے جھگڑ رہا تھا اپنے اسکو دہم کیا کہ روز ہر کسی سے لڑتا ہے وہ اسرائیلی ڈر کر ایسا نہو کہ مجھ کو بھی ماریں بولا ہنیدان القتلنی کہا قتل نفسا بالاس وہ قبیلے سنکر دوبارہ فرعون کو گیا اسنے آئیے موسیٰ کو قصاص کیواسطے طلب کیا جس نجات نے صندوق بنایا تھا سنکر خردی موسیٰ سے الی اللہ یا سمرون پاک تیتلوک فخرج اے موسیٰ تحقیق ایک جماعت مشورہ کرتی ہے تیرے قتل کا پس بھاگ آیا ہے کہ سات شبانہ روز پے در پے بغیر مقام و منزل چلکر مدین کی میدا عین پہونچے ایک کوئی پردیکھا چالیس چرواہے اپنے اپنے ریوڑ کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں اپنی بھریا لے لے الگ کھڑی ہیں جب چرواہے چل گئے یہ لڑکیاں بکریوں کو کوئی پر لائیں اتفاقاً پانی ذرہ بھی نہ بچا یہ مایوس پھر نہ کیونکہ ڈول انکی طاقت کے لائق نہ تھا بڑا تھا چالیس مرد اسکو کھینچتے تھے اور کوئے پر پتھر ڈھٹک جاتے تھے کہ چالیس مردوں نے وہ نہ اٹھتا تھا اور وہ لوگ بے رحم تھے پھیل حضرت موسیٰ کو رحم آیا وہ سل اٹھا کر ڈول کنوین میں سے اکیلے کھینچا اور بکریوں کو سیراب کیا جب بکریاں شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو کہا آج یہ بکریاں خوب سیرا ہیں لڑکیوں میں سے ایک بولی یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجر القومی الامین لے باپ مزدور رکھ لے اسکو تحقیق بہترین مزدور نکا ہے قوت والا امانت دار قوت والا اس واسطے کہا کہ چالیس آدمیوں کا کام اکیلے نے کیا اور امانت دار اس واسطے کہا کہ باوجود تنہائی کے انکی طرف کبھی بھڑکے بھی نہ دیکھا آپ نے اوصاف حمیدہ سنکر ایک بیٹی کو بلائے کو بھیجا وہ لیکر آئیں ساری سرگذشت سنکر اپنے جاناکہ یہ بنی ہونیوالا ہو فرمایا لا تخف تجوت من القوم الظالمین اور حضرت صفوری سے نکاح کا وعدہ کیا ہونے محض خدمت اٹھ برسی مقرر کر لی حضرت نے دو برس اور پورے اپنی طرف سے کئی حضرت شعیب کے گھر میں ساتھ عصا ابنیا کے تھے ایک سے اجازت انکو دی حضرت موسیٰ نے عصا آدم علیہ السلام کا ایک خوبنود انکے ہاتھ میں لگیا اپنے فرمایا یہ نہیں دوسرا لاؤ کئی بار اعادہ کیا وہی ہاتھ میں آیا حضرت شعیب نے جاننا یہ عصا اس بنی کے واسطے امانت ہے جس سے خدا کلام کرے گا معلوم ہوا کہ یہ وہی ہے آخر وہاں سے رخصت ہو کر معینی بی صفوری کے چلے پانچ روز کے بعد وادی طوس سینا میں پہنچے اسوقت ایک بار بنود ہوا اور سردی کی شدت آگ کے تلاش ہوئی ایک جانب انکو آگ معلوم ہوئی شجر

شب تار یک سیم موج گرد بی چین حائل چہ کجا دانند حال ماسک اران ساحلہا شعر مرث  
علی وادی السباع والا ری چہ کوادی السباع حین یظلم وادیاہ اقل یہ رکبا آتوہ تایتہ چہ واخوٹا  
الامادتی المدسایا چہ بیویسے کہاتم ٹھیر وین شاید اگ لاؤن اسکی طرف چلی وہ سات فرسنگ  
پر چمکتی تھی مگر آپ طرفۃ العین میں جا پہنچے دیکھا ایک درخت پر اگ کا شعلہ بے دھوین کی چمک  
رہا ہے پسے لکڑیاں جج کر کے چاہا کہ روشن کریں وہ اگ اوپر کی شاخوئیں دور ہوتی چلی گئی  
چند بار قصد کیا ہاتھ نہ آئی آخر مایوس ہو کر قصد مراجعت کیا اسوقت آواز آئی موسیٰ جواب دیا  
لبیک مگر حیران ہوئی کہ کون آواز دیتا ہے کہ نشان کسیدکانہیں معلوم ہوتا تین بار یہی آواز آئی  
پھر انہوں نے کہا اے شخص تو کون ہے ندائی انی انا المدرب العلیین وانا ربک موسیٰ خیر  
موسیٰ سجدہ میں گرے اور حالت بے اختیار کی تاری ہوئی اور ہاتھ پاؤں نین لرزہ پڑ گیا  
قریب تھا کہ جان پرواز کر جائے اعانت الہی دستگیر ہوئی عصا کے مہار سے اٹھے پھر آواز آئی

انی انا ربک فاخلع نعلیک انک یا نوادی المقدس طوی وانا اخرتک فاستمع لما یوحی انشی  
انا اسدالہ الا انا قاعد فی واقم الصلوۃ لذکر فی ان الساعۃ آتیتہ اکاد خفیہا بتحری کل نفس ہائر  
میں تحقیق رب تیرا ہوں پس نکال جوتین اپنی تحقیق تو بچ جنگل پاک کے ہے چکانام طوی  
اور مینی برگزیدہ کیا تھکوں پس اسکو جوجی کی گئی تحقیق میں اسدہوں نہیں کوئی معبود دیکھوں  
پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز واسطے ذکر میری تحقیق قیامت آنیوالی ہے چاہتا ہوں  
میں کہ پوشیدہ رکھوں اسکو تاکہ جزا دیا جائے ہر نفس اشیج کی جو کیا یا اس مقام پر رتبہ محمدی  
دیکھنا چاہئے کہ موسیٰ علیہ السلام کو وادی میں نعلین اتارنیکا حکم ہوا معراج میں آنحضرت نے  
بموجب اس قصہ کے پہلے ہی نعلین اتارنیکا قصد کیا حکم ہوا کہ اے محمد عرض ہمارا کانپنا  
نعلین سمیت آؤ کہ اسکا لرزہ موقوف ہو **شعر** تو بدین جمال خوبی برطور اگر خرامی یدار نی  
بگوید انھیں کہ بگفت بن ترانی چہ جب حضرت موسیٰ سے رعب نہ دفع ہوا تو جناب باری نے  
بائیں آنسیت کی کرنی شروع کریں تاکہ تسکین ہو یا وجود علم کے فرمایا ومانک بسمیک موسیٰ  
قال ہی عصائی اتوکو علیہا و اہش بہا علی غنی ولی فیہا تار ب آخری اور کیا ہے تیرے دلہنے  
ہاتھ میں لے موسیٰ کہا یہ لکڑی میری ہے تکیہ لگاتا ہوں اسپر اور پتی جھاڑتا ہوں بکریوں  
اپنی پر اور واسطے میری اسین حاجتیں اور بھی ہیں قال انہا موسیٰ فاعلمہا فاذا ہی حیۃ تسعی  
کہا ڈال دے اسکو اے موسیٰ پس ڈالا اسکو پس تاگہان وہ اتر دیا تھا دوڑتا ہوا اور جگہ فرمایا  
کانہا جان گویا کہ تاگہان سے ملک طبعیق اسین یہ کہ سرعت تو ناگن کی سی تھی اور جسم اتر دے ہکا اور  
یہ معجزہ اس واسطے دیا گیا کہ اس زمانہ میں جادوگر و لگا بڑا زور تھا اور یہ دکھانا موسیٰ کو

تعلیم کے واسطے تھا کہ فرعون کی پاس جانا ہے ایسا نہ ہو کہ وہاں اثر دے سے خوف کھا دیں پہلے  
انکار نکال دیا فرمایا خذ ہا ولا تخف سنجد ہا سیر تھا الا وہے پچھرا سکوا اور خوف نکر قریب ہے کہ پھر  
دیکھتے ہم اسکو پہلے حال پر اور دوسرا معجزہ یہ تھا و انھم یک الی جناحک یخرج میضاً من غیر سحر  
ایہ آخری لشکر یک من آیاتنا الکبریٰ اذھب الی فرعون انہ طغیٰ اور ملا تھا اپنے کو طرف باز و اپنی  
کھلی کا سفید روشن بدن جو ایسے معجزہ دوسرا تاکہ دکھا دیں ہم بجگو نشانیاں اپنے بڑے جابر  
فرعون کے تحقیق وہ سرکش ہے اور سو ان دونوں کے ساتھ اور تھیں طوفان جزا قتل و قتل و قتل  
وَمَطَسَ قَحْطَ فَرِیَاوَلْقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰی بِآیَاتِنَا وَنَسْلُطُنْ مُدِیْنِ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَکِیْہِ  
فَاَبْتَغٰ اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ کِی شیدا اور تحقیق ہیجاستے موسیٰ کو ساتھ نشانیاں اور دیوں  
روشن کی طرف فرعون اور جماعت اسکی کہ بس تابع ہوئی وہ حکم فرعون کے اور نہیں تھا حکم فرعون کا  
ہدایت کا ف ایسا کہ موثقین کو اختلاف ہے بعض کے نزدیک وادی سے مصر کو سیدھی گئی  
اور بعض کا قول ہے کہ اپنے اہل پاس انکر گئے اور اس عصا میں کئی فاضلین تھیں جب تھک جائے  
اوٹنی سواری کی بن جاتی بھوک کے وقت دو دو اسکا پیتے زمین میں گاڑ دیتے ہر اوٹنا اس کے ساتھ  
میں بیٹھتے اور جو میوہ درکار ہوتا وہیں لگیا تا اسے کھاتے پیاس کی وقت کٹو میں کوڑوں سے بھر  
پانی پلاتا جب سوتے نگہبانی کرتا اندھیرے میں مشعل کے مانند روشن ہو جاتا دشمن کثیر سے  
کتنے ہی ہوں مقابلہ کرتا تنہائی میں باتیں کرتا انقصہ جب دہانے روانہ ہوئی ادھر حضرت  
ہارون مصر سے استقبال موسیٰ کو گئے کہ انکو الہا ہے معلوم ہوا تھا کہ موسیٰ کی خواہش رفعت  
کی ہے راستہ میں ملاقات کر کے والدہ کے پاس تین روز ٹھہرے پھر دونو تبلیغ کیواسطے  
چلے قصر فرعون کی راہ دشوار گزار تھی مگر تفصیل گرد اس کے تھیں اور مابین ہر تفصیل کے جنگل لہجے  
تھا اور سکندر نکا تفصیل اول پر پہونچے دروازہ بند تھا عصا سے اشارہ کیا وہ کھل گیا  
اور جو جو اوقات تھیں بسبب عصا کی ضرورت کہ سکین آخر دروازہ خاص پر پہونچے بے باکانہ یک  
گوشہ میں بکر بیٹھ گئے کو گونے کہا ہمارے آئی کی خبر کرو مارے ہدیت کے مجال نہ تھی کہ کوئی  
خبر کرے تو تھی ذی الحجہ کو پہونچے دو برس تک وہاں ہے اور خبر نہ پہونچی ایک شخص مسخرا  
فرعون کی محفل میں جایا کرتا تھا ایک روز اتفاقاً ادھر انکلا سارا حال پوچھا حضرت موسیٰ نے  
فرمایا کہ ہم رسول ہیں رب العالمین کی طرف سے فرعون اور انکی قوم کی ہدایت کیواسطے  
اُس نے فرعون سے بطریق مسخر کے کہا کیا تمہارے سوا اور بھی کوئی رب ہے آپ نے قصہ  
ہو کر کہا انارکیم الاعلیٰ ولا غیر ہی اس نے کہا بڑا تعجب ہے کہ ایسے بند و بہت میں تو شخص  
داخل قصر کیونکر ہوے اور وہ خوف کسی کا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم بندہ اس خدا کا

جو تمام جہان کا پائے والا ہے فرعون نے دربار میں طلب کیا حضرت موسیٰ کھڑا دین پاؤں میں  
 کھیل کا کرتہ گلے میں عصا ہاتھ میں پکڑے ہوئے بے خوف تشریف لائے اور فرمایا انا رسول  
 رب العالمین کہا فرعون نے وارب العالمین فرمایا حضرت موسیٰ نے رب السموات والارض  
 و ما بینہما ان کنتم موقنین کہا فرعون نے قال لمن حوله الاستمعون فرمایا قال ربکم و رب اباؤکم الاولین  
 کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم نجیون فرمایا رب المشرق والمغرب و ما بینہما ان کنتم تعقلون کہا  
 ابن السحرت الہا غیری لا جعلک من السجودین فرمایا قال اولو جہنک بشی مبین کہا فات  
 بہ انکنت من الصادقین پھر حضرت موسیٰ نے پے در پے معجزہ دکھائے جب جب معجزہ  
 دیکھا اقرار ایمان کا کیا جب وہ عذاب دور ہوا پھر گیا فلما جاہم بایتہا اذ اہم نہا یضکون ما  
 نرہم من آیتہ الا ہی اکبر من اختہا و اخذناہم بالعذاب لحاہم یہ چون و قالوا یا ہذا سحر ادرع  
 لنا ربک با عہد عندک اننا لمہتدون فلما کشفنا عہم العذاب اذ اہم نیکشون و قاد علی فرعون فی قومہ  
 قال یقوم الیس لی ملک مصر و ہذہ الانہار تجری من تحتی افلا تبصرون ام انا خیر من ہذا الذی  
 ہو مبین و لا ینکاد بئس فلولا انی علیہ سورۃ من ذہب اوجار معہ الملائکہ مقترنین فاستخف  
 قومہ فاطاعوہ انہم کانوا فاسقین فلما اسفونا انتقمنا منہم فان غرقناہم اجمعین مجعلناہم سلفا  
 و مثلاً لاخرین پس جبکہ آئین نشانیاں جاری ناگہان اُسے ٹھٹھا کیا اور نہیں دکھائی پہننے کوئی  
 آنکو نشانی مگر کہ وہ بڑی تھی پہلے اپنے سے پس پکڑا پہننے آنکو ساتھ عذاب کی تاکہ رجوع کریں  
 اور کہا اے جادوگر دعا کرو واسطے ہمارے رب اپنے سے ساتھ اُس چیز کے جو عہد کیا ہے نزدیک  
 تیرے اللہ نے یعنی اگر میں ایمان لاؤں تو عذاب دور ہو جائے بیشک ہم راہ یاب ہو کر جبکہ  
 دور کیا پہننے عذاب اسے ناگہان وہ عہد توڑنیوالے تھے یعنی حضرت موسیٰ نے بدعا کر مینہ ہو کر  
 کثرت کھانے اور پانی میں اسقدر ہوئے کہ عاجز کر دیا لاچار ہو کر حضرت سے دعا چاہی اپنے  
 فرمایا ایمان لا تو یہ عذاب دور ہو مگر ہوا جب عذاب دور ہوا پھر گیا اور کہا بڑا جادوگر ہے  
 ایسی جوؤں کی کثرت نے حیران کیا اور پانی خون ہو گیا آخر قطعی پیاس سے تر پینے لگے نبی کریم  
 کو مونہ کی کلیان اپنے مونہ میں دین جب تک اُنکے مونہ میں رہا پانی رہا قطیونکے مونہ میں  
 آنکر خون ہو جاتا غرض یہ کہ نو معجزہ دیکھے پھر ہا مان کے پہکائے سے پھر گیا عہد سے اور آواز  
 گری فرعون نے قوم اپنی میں کہا اے قوم کیا نہیں ہے میرے پاس بادشاہت مصر کی  
 اور یہ نہرین جاری ہیں نیچے محلوں میں رکھے کیا نہیں دیکھتے ہو تم بھلا میں بہتر ہوں اس  
 کہ یہ حقیر ہے اور بات بھی اچھی طرح نہیں کر سکتا اور تو اس جگہ محذوف ہے اور محذوف  
 ہونا غلط ہو کا نہایت اسکی تکبر و دلالت کرتا ہے کہ بہت خیریت کی انکی طرف نہ کی اگر نہ

مذکور ہوتا تو یوں ہوتا اُمّ انانیر اور یا ام بمعنی سنگ تو محذوف کی حاجت نہیں پس کیوں نہیں پہنائے گئے اسکو گنگن سونیکے فرعون جسکو ممتاز کرتا تھا گنگن پہناتا تھا یہ طعن کرے کہ خدا کا رسول اسحال سے ہوتا یا اتنی فرشتے اُسکے ساتھ آگے پیچھے پس خفت بیان کریں تو کم آگے پس تابعداری کریں تو کم نے اسکی تحقیق وہ تھی قوم فاسق پس جب جہو بھل دلائی ہو کہ بدلا یا پہننے اُسے پس ڈوبو دیا اُن سبکو پس کر دیا اُنکو گئے گزرے اور شل واسطے پچھلوتے اور سورہ شعراء میں مذکور ہے فالقی عصاہ فاذا ہے تعبان مبین و نزع یدہ فاذا ہی بیضار للظفرین پس ڈالا موسیٰ نے عصا پھر ناگہان وہ ہو گیا اثر دہا ظاہر اور نکالا ہاتھ اپنا پیر ناگہان وہ سفید تھا روشن واسطے دیکھنے والوں کے اور ایک جگہ یوں فرمایا کا تھا جان گویا کہ وہ ناگن ہی شک تطبیق یہ ہے کہ حیم میں تو اثر دہا تھا اور عسرت میں شک اثر دہے ایک ہونٹھ مکان کے نیچے دوسرا چھچی کے اوپر رکھ کر پھینکا ماری چاہا کہ معہ مکان نکل چکا شعلہ آگ کے مونہہ سے نکلنے شروع ہوئے اور جبکی طرف پھینکا مارتا جگر خاکستر ہو چکا اور آواز مہیب مثل شیر اور فیل مست کے آتے تھے وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ یہ کہیں آدھی اُسوقت مر گئے فرعون تخت علاج کے نیچے گر پڑا اور خوف سے کا پٹتا تھا اور عہد ایمان لائیکا کیا موسیٰ نے عصا اٹھالیا اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی کہ جب تخت طاؤس طیار ہوا اور حضرت شاہچہان نور الدین مرقدہ نے اوپر جلوس کیا تو سعد الدخان وزیر نے مذمین توقف کیا کہینے نذر ندی کہ پہلے وزیر کی نذر ہو تو اور لوگ دین بادشاہ نے فکر کیا یہ کیا بات ہے جو نذر کوئی نہیں دیتا اوٹھکر دو گانہ نماز کا ادا کیا پھر مرتبہ مرتبہ کہنے نذرین دین بادشاہ مخاطب ہوئے سعد الدخان کی طرف کہ کیا باعث تھا توقف نذر کا دست بستہ عرض کریں کہ حضور فرعون کا تخت عاچ کا تھا اوپر بیٹھ کر دعویٰ خدا کی کیا اور حضور کا تخت تو اُس سے کڑور درجہ بہتر ہے میں سوچا کہ حضور کی طبیعت دیکھوں کس طرف مائل ہے الحمد للہ کہ آپنے دو گانہ نماز کا ادا کیا اقرار عبودیت کا پایا گیا پھر میں نے نذر دی بیان یہ تھا کہ پھر فرعون نے پوچھا کہ اگر میں اسلام لاؤں تو اُسکی عوض کیا ملیگا فرمایا حضرت موسیٰ نے چار چیزیں ایک تو ہمیشہ جوان رہیگا دوسری سلطنت تیری ہمیشہ قائم رہیگی تیسری بجار کبھی نہ ہوگا چوتھی جنت ابدالا بد کو ملیگی گھر میں جا کر حضرت آسیہ بیوی اپنی سے مشورہ کیا انہوں نے کہا جلد قبول کر تیرے کہاں نصیب یہ چیزیں مفت ہاتھ آتی ہیں ہاں سے جو مشورہ کیا اُسے کہا اتنی مدت دعویٰ خدا کی کیا اب بندہ جگر دلت اختیار کر لگا اگر جوانی کی خواہش ہے تو خضاب سیاہ کر اور صحت کی واسطے

بکثرت طاؤس اٹھا اٹھا



حکیم حافظ کو تو کر رکھ اور ملک کو زوال باوجود ایسی حکومت کے ممکن نہیں اور جو تیرے  
 یا غوثین ہے وہی جنت میں ہے بلکہ یہ موجود اور وہ موہوم یہ دونو جادوگر ہیں اپنی  
 قلم و کے جادوگر جمع کر کے مقابلہ کرنا انکو دفع کر دینے قال للملأ حولہ ان ہذا ساحر علیہم  
 یسیدان یخیر حکیم من ارخصکم لہجۃ فماد انما مروں کہا فرعون نے سرداروں سے تحقیق یہ البتہ  
 جادوگر ہیں دانا ارادہ کریں کہ نکالیں مکمل ملک تمہارے سے بسبب جادو کے پس کیا  
 امر کرتے ہو قالوا رجبہ واخاء والبث فی المدائن حاشرین یا تو کہ بکل ساحر علیہم کہا انہوں  
 ڈھیل دی اسکو اور اسکے بھائی کو اور بھیج شہر و نین چوہ دار و نکو کہ لا ین ہر جادوگر و علم  
 و انوکو جمع السحرة لمیقات یوم معلوم وقیل للناس ہل انتم مجتہون لعلنا نخرج السحرة ان  
 کا تو اہم الغالبین اور کہا گیا لوگوں سے آیا ہو تم جمع ہو نیوالے شاید کہ ہم اتباع کریں  
 جادوگر و نکا اگر ہوں وہ غالب فلما جاد السحرة قالو الفرعون انن لنا لاجرا ان کننا نحن الغالبین  
 جبکہ آئے جادوگر کہا فرعون سے آیا ہے ہمارے واسطے مزدوری اگر ہوئے ہم غالب قال  
 نعم وانکم اذا لمن التقرین کہا ہاں اور تحقیق اسوقت تم البتہ مقربین ہو گئے قال ہم موسی القوا  
 ما انتم بقولن کہا اے موسی نے ڈالو جو ڈالنے والے ہو تم ف اس جگہ یہ امر موسی کا داکٹر  
 بطلان کے تھا نہ امر معصیت پر قالقوا جباہم وعصہم قالو البعۃ فرعون اننا نحن الغالبون  
 پس ڈالی او نہ ہونے رسیان اور لکڑیاں اور کہا ساتھ غرۃ فرعون کے البتہ ہم غالب ہونگے  
 ف جادوگروں نے شعبہ کیا پارہ لکڑی رسیان لکڑی و سوپ میں ڈال دی وہ حرکت کرنے  
 لگے یہ جانا کہ موسی ڈر جائیگے قالقی موسی عصاہ فاذا ہی تلقف ما یا فکون پس ڈالا موسی نے  
 عصا اپنا پس ناگہان نکل گیا اسکو جو تھنل کیا تھا او نہ ہونے ف پھر شکر میں ایسی افراط  
 نفریط پڑی کہ چھ لاکھ آدمی اوپر تلے ہو کر مر گئے اور اثر دے نے رجوع فرعون کی طرف  
 کری وہ نیمہ چھوڑ کر بدحواس ہو کر بھاگا ستر قبیلہ قبط کی ایمان لائی اور فرعون کی بیوی کا  
 بھی اسلام قوی ہوا یہاں سے معلوم ہوا کہ ایسے شہد و نیر آدمی فریفتہ نہ ہو کہ اسکو ولی جائے  
 ان او لیادہ الا المتقون خرق عادة موقوف علیہ ولایت کا نہیں ہے جادوگر و نکو یقین ہوا  
 کہ نبی برحق ہے اور یہ اسکا معجزہ ہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ شعبہ کے فقط ڈالنے واسطے  
 ہوتے ہیں کچھ ضرر اسے نہیں ہوتا اور اسکا عصا سبکو نکل گیا یہ جادو نہیں فاقی لہجۃ  
 ساجدین قالوا انما یرب العالمین رب موسی و ہارون پس گرائے گئے جادوگر و سجدہ یز  
 کہا ایمان لائے ہم رب عالمین پر جو رب موسی اور ہارون کا ہے اسطر حکے یکے مومن ہوئے  
 کہ رب العالمین پر اکتفا کیا کہ فرعون شاید جائے کہ مجھ کو کہتے ہیں بلکہ تصریح کری کہ رب

موسیٰ و ہارون علیہ السلام قال انتم لم قبل ان اذن لکم انہ لکیرکم الذی حکم السحرة فلو تعلمون قطعاً  
 ایدکم و اجلبکم من خلاف ولا تسلیمکم اجمعین کہا فرعون نے کیا ایمان لائے تم پہلے حکم  
 میرے کی تحقیق یہ بڑا تمہارا ہے کہ سکھایا ہے تمکو جادو پس قریب ہے کہ جانو گے البتہ  
 مثلی کرونگا میں سیدھا ہاتھ کا ٹونگا پھر پاؤں بایاں پھر ہاتھ پانچواں پھر سولی دو ٹونگا سبکو تیرا  
 کہ اسی طرح کی تکلیف سے سبکو شہید کیا مگر ایک بھی ایمان سے نہ پھرا ایک عورت کے بچہ کو گالے  
 پھینک دیا جب بھی ایمان سے نہ پھرے اس بچہ نے اگ میں سے آواز دی کہ گھٹے دیکھنے میں  
 اگ ہے میں بائیں ہوں ایمان نچھوڑو جلد آئیں مشتاق ہوں تیرا اسطرح آسہ بنت نرا کو  
 دھوپ میں چومے کر کشید کیا حضرت مریم اور حضرت آسیہ کا نکاح قیامت کو آنحضرت سے  
 ہو گا قالوا لا یزنا الی ربنا متقلبون اننا نطعم ان نعفرنا ربنا خطایانا ان کنا اول المؤمنین  
 کہا جادو کروں نے کچھ ضرر نہیں ہمکو ہم طرف رب اپنے کے جانیا لے ہیں ہم طمع رکھتے ہیں یہ  
 بخشے رب ہمارا گناہ ہمارے اسیر کہ ہوئے ہم اول ایمان لائیا لے فت جب بنی اسرائیل  
 بہت تنگ ہوئے عرض کری کہ اب اس قوم سے ہمکو مخلصی ہو حضرت موسیٰ نے تشفی کری  
 کہ ایسا زمانہ انکی ہلاکت کا قریب ہے اپنے بدعا کری تین سال گیارہ مہینہ تک قطعی طرح  
 طرح کی بلا میں مبتلا رہو جس کا مذکور اوپر ہوا پھر کفر کی طرف خود کرتے رہے آخر نبی صلاح ہاماں  
 ایک مینار طیار کر کے اوپر چڑھ کر تیرا سے فرشتوں نے تیر خون آلودہ کر کے اونٹے پھینکے  
 خوش ہوا کہ خدا کو مار لیا اور موسیٰ کے بھی قتل کا ارادہ کیا پھر حکم آیا داود علیہ السلام موسیٰ ان کر  
 بجا دی اکہم بتھون اور وحی کری جیسے طرف موسیٰ کے یہ کہ لے نکل بندوں میرو فکو تحقیق تم  
 پیچھا کئے گئے ہو فت آخر ایک شب بنی اسرائیل کو جمع کر کے نکلے اور یوسف کے تابوت  
 کی وصیت چلی آتی تھی تلاش کیا ایک بوڑھیا نے کہا اگر میں جوان ہو جاؤں اور لے جی تم  
 مجھے نکاح کرو اور جنت کا وعدہ دو تو میں بتاؤں حضرت نے قبول کیا دریا نیل کا پانی  
 جاری تھا اپنے دعا کری پانی خشک ہو گیا تابوت نکال ہمراہ لیا اور عین شمس کی راہ لی  
 اور وہیں حضرت یوسف کو دفن کیا کہ مقابر ابا اجداد تھا مگر راستہ میں دریا نیل پڑتا تھا  
 یہ نوین محرم کو نکلے تھے اس روز ہر قبیل کے گھر میں ایک ایک عورت مر گئی تھی اسکی  
 تجسین میں مصروف رہے فارسل فرعون فی الدائن حاشین پس بھیجے فرعون نے بیچ  
 شہر و نئے چوہا روہ ایک ہزار شہر تھے اور بارہ ہزار قریہ تاکہ کہوین آئے ان ہولاد شہر  
 قیسطن و انہم لنا لعلظون دانا لجمع جادو زون تحقیق یہ ایک جماعت ہے تھوڑی سی  
 یعنی چھ لاکھ ستر ہزار اور تحقیق وہ ہمکو غصہ میں ڈالنے والے ہیں اور ہم البتہ سب کو

پھیرنے والے ہیں فرمایا اللہ نے جل شانہ فآخر جہنم من حیثیت و عیون و کنوز و مقام کریم کذلک  
 و اور شتا ہائی اسرائیل پس نکلا اپنے او کو باغون اور حشون اور مالون اور مجلسون و کثف  
 کے سے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور وارث کر دیا ہے بنی اسرائیل کو فایتعوبہم مشرقین پس  
 بیچھے لگے اُنکے سورج نکلتے یہ دسویں مہر کے تھے فلما تراء الجمع قال اصحاب موسیٰ انا  
 لکون پس حکمہ دیکھا ایک نے دوسرے کو کہا اصحاب موسیٰ نے تحقیق ہم پکڑے گئے  
 ایک نے دوسرے کو کہہ دیا لکھ فوج لیکر تعاقب کیا تھا حضرت موسیٰ نے جھڑکا قال کلا ان  
 معی ربی سہیدین گہا ہرگز نہیں تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے قریب ہے کہ راستہ لگا  
 فاصبرنا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فالتق فکان کل فرق کا لوطو العظیم پس وہی  
 کری ہننے طرف موسیٰ کے یہ کہ مار عصا اپنا دریا میں پس بھٹ گیا بارہ رستہ پر پس تھا  
 ہر فرقہ مثل پہاڑ بڑیکے ف موسیٰ علیہ السلام کھڑے رہے سب بنی اسرائیل چار  
 ساعت میں پار ہو گئے جب موسیٰ بھی گئے اتنے میں فرعون اگیا اسکو تر دہوا بھیج  
 مصر کا ارادہ کرتا تھا پھر نے کہا کبھی ایمان لائیکا ہا مان نے منع کیا کہ بزدل نہو تعاقب  
 کر نہیں لوگ نہیں گے خدائے سے یہ بعید ہے اور اسپر خوف چھا رہا تھا ایسا نہو کہ  
 وقت ہلاک کا اگیا ہو یہ ٹھٹھکا جبرئیل نے اپنے گھوڑیکو اُسکے گھوڑیے ملا کر دریا میں  
 ڈالا فرعون کا گھوڑا نہ کسکا لوگوں نے جانا یہ آپسے تعاقب کرتا ہے سب پیچھے اُسکے  
 چلے و ازلفنا ثم الاخرین اور پیچھے لگایا ہننے موسیٰ کے اُجھگہ دوسرے کو یعنی قبطیو تکو جب  
 سب قریل میں گئے دریا آگ سے جاری ہو گیا پیچھے پھرنے کا قصد کیا او دھر سے بھی  
 جاری ہو گیا حتیٰ اور کہ الغرق قال امت ان لا اله الا الذی امتت بہ بنو اسرائیل و انا  
 من اسلمین یہاں تک کہ جب پکڑا اسکو غرق نے کہا ایمان لایا میں تحقیق شان یہ ہے نہیں  
 کوئی معبود مگر وہ ذات کہ ایمان لائی او سپر بنی اسرائیل اور میں مسلمان ہوا کہا حضرت  
 جبرئیل نے اَلان وقد حصیت قبل و کنث من المفسدین اب ایمان لاتا ہے حال یہ کہ  
 تا فرمانی کری پہلے عذاب کے اور تھا توقف دیو نہیں اور کیچڑ دریا کی اوسکے مونہ میں جھڑکا  
 کہ شاید رحمت الہی جوش کرے تو یہ نجات پاوے محی الدین عربی نے دلیل پکڑی ہو  
 اس آیت سے اور کہا ہے مات فرعون طاہرا و مطہرا مگر یہ جمہور کے خلاف ہے کہ  
 نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ ایمان بامس قبول نہیں یوم یاتی بعض آیات ربک لا  
 یتفتح لفضا ایاہا مکن امت من قبل جس دن کہ آوے بعض نشانی رب تیر کی یعنی  
 عذاب یا موت یا قیامت نہیں نفع دیتا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا کہ نہ ایمان لایا تھا

پہلے اُسکے داخینا مونسى ومن معہ اجمعین تم اغرقنا الاخرین اور نجات دی ہے موسیٰ کو  
اور اُسکے ساتھ والوں کو سب کو اور ڈوبو یا دوسروں کو یعنی قبطیوں کو جس طرح اُنکے فرعون اور  
بیچھے قوم اُسکی غرق ہوئی اسی طرح قیامت کو بھی اُنکے قوم اپنی کے دوزخین داخل  
ہوگا یَقْلُدْ مُقْدَمَهُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ فَادْرَاْهُمْ النَّارُ وَبَشِّرَ الْیَاسِقَ الَّذِیْنَ  
اُنکے ہوگا قوم اپنی کے قیامت کے پس داخل کر لیا اُنکو الدوزخین اور بُرا ہے  
داخل ہونا داخل ہوئیوں کو اُنکا اسی طرح جو جن فرقہ کا سرکش ہوگا وہ پیش رو ہوگا اور  
صالحین کے پیش رو اتنی اُنکے ہونگے یوم ندعوا کل اناس با ما هم شملایا یعنی دیا شافعی  
دیا جنہلی دیا مالکی والداعلم اُس دن بلائیے ہم ہر گروہ کو ساتھ پیشوا اُنکے کے اور متاق  
کھینکے رہنا انا اطلعنا ساداتنا وکبرانا فاضلونا السبیلارہنا اہم ضعفین من العذاب وناہم  
لننا کبیرا اے رب ہمارے ہے تے تابعداری کری سردار اور بڑوں اپنے کی پس گمراہ کیا  
انہوں نے ہمکو راہ سے اے رب ہمارے دے اُنکو عذاب دوزخین اور ہمچکا ر اُنکو ہمچکا رنا بڑا  
اور ایک فرقہ میں کبیرا کی بدلہ کثیر اپنے مثلشہ کے ساتھ یعنی بہت بلکہ ایک دوسرے کو ملامت  
کرنی لگی کلمہ دخلت امہ لعنت احبنا حتی اذا دارکوا فیہا جمیعہ قالت اخرکم لاولہم رہنا  
ہو لاولہم لانا فہم عذاباضعف من النار قال لکل ضعف ولكن تعلمون ہر گاہ کہ داخل ہو  
ایک جماعت دوزخین لعنت کریگی ساتھ یوں کو یہاں تک کہ ملین گروہ زخمین سب کہیں گے  
پچھلی اُنکے یعنی تابع پہلوں کو یعنی متبوع کو اے رب ہمارے انہوں نے گمراہ کیا ہمکو  
پس دی اُنکو جو گئی مارا گئی کی فرمایا اُنکو سب کو گئی مارا ہے اور کس تم نہیں جانتے یعنی تابع  
فقط متبوع کہنی پر نہیں ہوتی اُنکے دلیں بھی جاو گناہ کا ہوتا ہے مگر انکی اشتعالک ہوتی ہے  
جیسے تاج یا میلے میں جائیکو اپنا جی چاہتا ہے لیکن دوسروں کی بلا نیکا انتظار کرتے ہیں  
اور اسد علیہم بذات الصدور ہے جیسے سراو کیوں کا مذہب ہے کہ جی کی ہشتیا سے پرہیز  
کرتے ہیں پھر چراغ تو بغیر جلائے کام نہیں چلتا راہ دیکھتے ہیں کہ کوئی کہے تو جلا لیں  
کوئی اتنی میں آہی جاتا ہے اور اُسے کہا جی ابھی چراغ نہیں جلا یا تو کہتے ہیں کہا  
چراغ جلاؤں وہ کہتا ہے ہاں اندھیرا ہو رہا ہے پھر جلاتے ہیں اور چکر سے کہتے ہیں کہ  
ہتیا اسکی سر مدعا اصلی پر آدین کہ تابع ہوں یا متبوع دنیا میں بھی اُنکے رسوائی سے  
اور قیامت میں بھی وَاَنْبِیَءُ فِیْ ہٰذِیْہِ لَعْنَةُ الَّذِیْنَ اَلْفِیْمَةُ بَشِّرَ الرَّفْعُ الْمَرْفُودُ  
اور پیچھے لگائے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کی بھی کیا بُری مدد ہے جو  
مدد کے گئے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا جا بجا قرآن میں مذکور ہے مگر اس مقام پر اتنا ہی کفایت

کرتا ہے اب اگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے ذلک انہی مذکور یعنی قصہ نوح علیہ السلام سے یہاں تک مِنْ اَنْبَاءِ الْمُقَرَّبِ خیرون قری سے ہے ف بستین قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم لوط اور اصحاب مدین اور مصر سے نَقَصَهُ عَلَيْكَ مَبَاقِیْہِمْ وَحَصِیْدُہِمْ بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے اے محمد بعض اُن بستیوں میں سے موجود ہیں اور اہل اُنکے ہلاک ہوئے اور بعض اُنکے مع اہل کے ہلاک اور نابود ہو گئیں ہیں ف یقال احصد الرزق اذا بلغ حصاده پس نہیں باقی اثر اور نکاح مثل کھیت کٹے ہوئے کے اگر کوئی شمشیر کرے کہ اتنے قرن کے قرن مخلوق اللہ نے ہلاک کر دی بڑا ظلم ہوا اُسکو دفع کیا وَمَا ظَلَمْنَا هُمُ وَلَا لٰكِن تَطَلَّوْا اَنْفُسَہُمْ فَمَا اَعْنَت عَنْہُمْ اَلِهَہُمْ اَلٰیَّیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَاءَتْہُمْ اَمْرٌ رَّیْکَ یَوْمًا زَادُوْہُمْ عَذَابًا لَّیْسَ اور نہیں ظلم کیا ہم نے اور نہ لیکن ظلم کیا انہوں نے اپنی جانوں پر پس نہ دفع کیا اُنے معبودوں اُنکے نے وہ جو پکارتے تھے اُنکو سوا اللہ کے کسی شے سے یعنی عذاب سے ہر گاہ کہ آیا اُنکو عذاب رب تیرا کیا اور نہیں زیادہ کیا اور معبودوں نے اُنکو سوا اُوٹے کے ف سبحان اللہ کتنی بڑا دے اللہ تعالیٰ کو اپنے سے ظلم کو دفع کرتا ہے حال انکہ اگر بیگناہ ساری مخلوق پر عذاب کرے تو بھی جائز ہے اور عقل سلیم اُسکو ظلم نہ بھی گے مثال اوسکی ایسی ہے کوئی صاحب باغ یا کشتی اپنے باغ یا کھیت میں سے انگوٹیاں ونٹ کچے توڑے یا پختہ اوسے ظلم نہ کریں گے کیونکہ تصرف اُسکا اپنے ملک میں ہے غیر ملک میں تصرف ظلم ہوتا ہے اسبطح سارا جہان اللہ کی ملک ہے اُسکو تصرف ہر طرح کا ہے چاہے بیگناہ کو پکڑے اور گہنٹکار کو معاف کرے مگر اپنے قاعدہ کے خلاف نہیں کرتا جیسا کہ فرمایا ام یجعل الذین امنوا و عملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام یجعل المستقین کالبغیاء کیا کر دینگے ہم اُنکو جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے مثل فساد کرنے والوں کے بیچ زمین کے کیا کر دینگے ہم پر ہنر گاروں کو مثل فاجر ونکست ف اور یہ جو خیال کرتے ہیں تعزیر پرست یا پیر پرست یا قہر پرست کہ ہو لا وشفھا ونا عند اللہ کی کوئی بھی اللہ کے عذاب سے کفایت نہ کرے گی اور ایسی غفلت پھار ہی ہے کہ اصل دین کو تو چھوڑ رکھا ہے مشکوٰۃ کی کتاب الایمان میں روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا ایک رجل نے یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم اتصلوہ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحتج البیت ان استطعت الیہ سبیلا اے محمد خبر دو مجھ کو اسلام سے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول اللہ کے ہیں

اور قائم کرے تو نماز اور دے زکوٰۃ اور رکھے روزہ و رضا لکھا اور حج کرے تو بیت المقدس  
 اگر طاقت رکھے تو زاد و راہ کی اب جو نجات کا راستہ ہے اسکو پس پشت پھینک رکھنا  
 اور شیطان راستہ کو اختیار کر کے موجب نجات کا جانتے ہیں مثلاً محرم میں تعزیر پرستی  
 دو روز و ناپائیدار دس روز کر کے سال بھر کو فراغت ہو گئے اسبطرح نذر بغیر اللہ یا ندا  
 بغیر اللہ کرتے ہیں مثلاً یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا اللہ یہ حرام ہے شرع میں ایصال ثواب  
 تو ثابت ہے اور ندامت کمال حماقت عقل کے برخلاف ہے کہ معطیٰ تو عبدالقادر ٹھہری  
 اور وسیلہ اللہ کو ڈالا اور معطیٰ کا مرتبہ اعلیٰ ہوتا ہے وسیلہ سے اگر یوں کہتے کہ یا اللہ  
 عبدالقادر کہ تیرے بندہ مقبول ہیں اُنکے وسیلہ سے ہم کو دے تو درست ہوتا اور جس  
 آدمی مانگتا ہے اُممیں تین صفتیں ہونی ضرور ہیں ایک تو اسکو سماعت ہو دوسرے  
 اذان پڑھنا وہ مالک بھی ہو تیسری نجیل بھی نہ ہو یہ اللہ ہی میں پائے جاتے ہیں نہ غیر میں  
 اگر گویا یوں کہے کہ فقیر چو کہا کرتے ہیں کہ اللہ کی واسطے دعا اسکے کیا معنی ہیں اول تو یہ  
 کہ فقیر سوال کرتا ہے حاضر سے نہ غایب سے دوسرے یہ کہ جس سے سوال کرتا ہے وہ مالک  
 بھی ہوتا ہے اگر اُسے دیا تو معلوم ہوا سخی ہے اور اگر ہوتے ہوئے ندیا اور تحقق دینکے  
 بھی تھا تو معلوم ہوا کہ نجیل ہے اور اللہ کو وسیلہ اسکا نہیں کہہ سکتے کیونکہ اُسکے معنی یہ ہیں  
 کہ اللہ کو قرض دو وہ ملک و قیامت میں کئی حصہ بڑا کر دینا جیسا کہ فرمایا من ذی الذی  
 یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعہ لہ اضعافاً کثیرۃ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ڈھیل دیتا ہوتا گہان  
 گرفت ہوتی ہے وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخْذَ الْمُقْدِرُ وَرَبُّكَ ظَالِمٌ إِنِّ أَخْذُهُ  
 كَالْبَعْدِ وَنَسْأَلُكَ اور ایسی ہی ہے پھر رب تیر کی جیکہ پکارتا ہے اہل قری کو اس  
 حال میں کہ وہ ظالم ہوتے ہیں تحقیق پہلے کیا دکھ دینے والی ہے سخت ف البوموسی  
 الاشعری سے روایت ہے کہ اقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یسئل للظالم حتی  
 اذا اخذه لم یفلتہ ثم قر صلی اللہ علیہ وسلم وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ اخذ ربك الخ رواہ الاشعری فرمایا رسول  
 اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ البتہ مہلت دیتا ہے ظالم کو یہاں تک کہ پکارتا ہے اُسکو پھر  
 نہیں چھوڑتا اُسکو پھر رُپی حضرت نے یہ آیت آخر تک روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم  
 شعر تو کہدے مرے اے رسول امین : والی ہم ان کیدی متین : اِنْ فِیْ خَلْقِکَ لَآیَۃٌ  
 لِّمَنْ خَانَ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ ذٰلِکَ یَوْمٌ تَجْمَعُوْا لَہُ الْاَنْسَاقُ خَلْقَکَ یَوْمٌ  
 مَّشْهُوۃٌ تحقیق بچ اسکے البتہ نشانی ہے واسطے اُسکے جو خوف کرے عذاب  
 اخرہ سے یہ دن ہے کہ جمع کئے جائیگے آسمان لوگ اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے ف



یعنی ان تصوینین نشانیاں ہیں اور جمع کئے جائیگے اولین اور آخرین اور حاضر کئے جائیگے یا گواہ لئے جائیگے انپر وما نوحسبک الکرل جیل معد و دیوم یات لا نکلم نفس لا یأذنه فمنهم من ستنفی و سقیلا و منہم من ہلک دیتے ہیں مگر واسطے مدت معلوم کے یعنی قیامت تک جسد ان کے وہ نہ کلام کر سکیگا کوئی نفس مگر حکم اُنکے سے بعض انکے بد بخت ہیں اور بعض نیک بخت و یعنی ہیبت الہی ایسی غالب ہوگی کہ کسیکو بحال بات کر سکی نہوگی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریگے امت اپنی کی شفاعت کے واسطے فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زلف و شوق خال الدین و فیھا ما دامت السموات و الارض الا ما شاء اللہ ان ربک ففعل ان ربک ما سیریدہ پس اے پر جو بد بخت ہیں پس فرمیں ہونگے واسطے اُنکے اُسمیں چلانا نہوگا اور گلابیٹھنا پست آواز ہمیشہ رہیگے اُسمیں جیتک کہ آسمان اور زمین قائم ہے مگر جو چاہے رب تیرا تحقیق رب تیرا کر ڈالنے والا ہے اُس چیز کو کہ چاہے رب آسمان اور زمین سے مراد دوام ہے جیسا کہ دنیا میں تھے یہ مدت کیونکہ وہاں آسمان زمین نہوگا اور استثناء سے مراد ہے جسکو چاہے تہوڑی مدت تک اُنکے بقدر گناہ کے واما الذین سعدوا ففی الجنة خال الدین فیھا ما دامت السموات و الارض الا ما شاء اللہ ان ربک ففعل ان ربک ما سیریدہ پس اے پر جو نیک بخت ہیں پس جنت میں ہونگے ہمیشہ رہیگے اُسمیں جیتک آسمان اور زمین اسی مدت دوام اُسکی کے دنیا میں مگر جسکو چاہے رب تیرا یہ دیا جانا ہے غیر مقطوع بیان شدہ سے مراد ہے کہ بعض مدت گناہ کے عذاب جھلکے داخل ہونگے تو اسقدر مدت اُنکی خلوت میں کم ہو گئے اور بعض اول ہے مرتبہ داخل ہونگے بعد الدین عمرو سے روایت ہے کہ خارج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقتی پدہ کتابان فقال اتدرون ما ہذاں الکتابان قلنا یا رسول اللہ الا ان تجزنا فقال للذی فی ید الیمنی ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنة واسماء ابادہم و قبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یراد فیہم ولا ینقص نہم ابدانہم ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل النار واسماء ابادہم و قبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یراد فیہم ولا ینقص نہم ابدانہم اصحابہ فقیہم اجمل یا رسول اللہ انکان امر قد فرغ منہ فقال سد دوام قاربوا فان صاحب الجنة یختم لہ بعلم اہل الجنة وان عمل اثنی عمل وان صاحب النار یختم لہ بعلم اہل النار وان عمل اثنی عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فتبدع اثنی عمل ثم قال فرغ ربکم من العباد فخلق فی الجنة و فریق فی السعیر رواہ الترمذی نبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ پچھو و لون و لون اُنکے کے دو کتابیں تھیں پس فرمایا آیا جانتے ہو

کیا ہیں یہ کتابیں کہا جیسے یا رسول اللہ مگر یہ کہ آپ خبر دین ہلکوں فرمایا اسکو جو دہنے ہاتھ میں  
 تھا یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اسمیں ہیں نام اہل جنت کے اور نام پاپوں انکے  
 کے اور قبیلوں انکے کے پھر اجمال کیا گیا آخر انکے پر پس نہ زیادہ کیا جائیگا اسمیں نہ کم  
 انکے کبھی پھر کہا اسکو جو بائیں ہاتھ میں تھا یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اسمیں ہیں  
 نام اہل نار کے اور نام پاپوں انکے کے اور قبیلوں انکے کے پھر اجمال کیا گیا آخر انکے پر پس  
 نہ زیادہ کیا جائیگا اسمیں نہ کم انکے کبھی پس کہا صحاب نے پس بیچ کس شمار کے میں عمل  
 یا رسول اللہ اگر ہے امر کہ تحقیق فراغت کئے گئے ہے اس سے پس فرمایا زکوٰۃ تم بر جو عمل سے  
 اور قربت حاصل کرو ساتھ اچھی عمل کے پس تحقیق صاحب جنت کا خاتمہ کیا جاتا ہے واسطے  
 اسکے ساتھ عمل اہل جنت کے اگرچہ کیسے ہی عمل کرتا رہے اور تحقیق صاحب نار کا خاتمہ کیا  
 جاتا ہے واسطے اسکے ساتھ عمل اہل نار کے اگرچہ کیسے ہی عمل کرتا رہے شعر در میان قعر  
 دریا سخت بندم کردئی۔ باز می گوئی کہ دامن ترکمن ہشمار باش۔ اور بہشت آٹھ ہیں دارالسلام  
 دارالقرار عدن جنت الماوی جنت النعیم جنت الخلد علیین فردوس اور دفع سات ہیں  
 جہنم جہیم سقر سحر باویہ حطہ نظی پیر اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونوں  
 ہاتھوں کے پس بھیجے کا دونوں کو پھر کہا فارغ ہوا رب تمہارا بندوں نے ایک فرقہ جنت میں اور  
 ایک فرقہ نار میں جب ازل میں یہ بات پھری ہوئی ہے تو فلا تکل فی مریۃ مما یعبدون  
 لہ ولا یرحمہ ما یعبدون الا کما یعبدون ابداً ہم من قبل وانا لسموٰ قوٰمہم  
 نصیبہم من غیر منقوصہ پس نہ تو بیچ مشک کے اس چیز سے کہ لو بختے ہیں یہ لوگ  
 نہیں پوچھتے یہ لوگ مگر جیسا کہ پوچھتے تھے باپ دادا انکے پہلے ان سے پس پورا دیکھتے ہم حصہ انکا غیر  
 کم کیا گیا ف یعنی اسمیں تسلی ہے واسطے بنی علیہ السلام کی کہ تو تعجب نہ کر انکے پوچھنے سے اپنا  
 عذاب کرینگے ہم جیسا انکے اکلونے پر کیا بسبب پوچھنے تو انکے کچھ کم نہ کرینگے اسمیں سے مشرکین  
 عرب کا قاعدہ تھا کہ ذات باری میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے مگر صفات میں جیسا کہ فرمایا  
 ولہی سکتہم من خلق السموات والارض یقولن اللہ اگر سوال کرے تو اسے محمد اسے کہنے پیدا کیا  
 آسمان اور زمین البتہ کہینگے اللہ نے مگر یوں کہا کرتے ہیں کہ ما نجدہم الا یقرؤنا ان اللہ رفق  
 نہیں پوچھتے ہم بتوں کو مگر اس واسطے تاکہ قریب کر دین وہ ہلکوا اللہ سے اس طرح ہمارے دیا  
 میں مشرکوں کا قاعدہ ہے کسی سے بیٹا اور رزق اور تندرستی مانگتے ہیں کیسی جو کی بھرتے  
 ہیں کیسی نذر نیاز کو فراخی رزق جانتے ہیں کیسی کہتے ہیں اسکی کوڑ ہو گئی ہے اگر اسکی  
 بھیٹ نہ دینگے تو مار ڈالیں گی کیسی بد ہو کیسی بیڑی کیسی چوکی کیسی کہڑائی کیسی کیسی تھکنک

کسیکونڈا کسیکی چڑیا کسیکا دونا کسیکی ریوڑی کسیکا گنا کسیکی حاضری کسیکا حلوہ کسیکی گچھلی رونی  
کسیکا مالیدہ کسیکے سری پائے کسیکا بکرا کسیکی سمنی کسیکا حلیم کسیکی کندوری کسیکا روٹ بوٹ  
کسیکا توشہ کسیکا دسترخوان کسیکی گائی کسیکا مرغ اغرض کہاں تک بیان کیجھ ایک دفتر چاہئے  
کسیکو اگر منع کرو تو کہتی ہیں اولیاء اللہ سے یہ لوگ منکر ہیں شہر تو ناکی گور مردان پرستی۔  
بگردی کا مردان کی نگردی۔ چنانچا ہے کہ ایصال ثواب اور شے ہے اور یہ شریکات اور  
ایصال ثواب تو وہ ہے کہ بے تعیین وقت اور بلا قید طعام مخصوص ہو جو میسر آئے خواہ نقد  
یا کپڑا یا کھانا اسکے ستمی کے ملک کر کے جسکو چاہے ثواب اسکا بخشدے یہ شرعاً جائز اور موجب  
ثواب کا ہے اگر کوئی یون کے کہ ہم اور کہانے پر بھی بلا خصوصیت طعام واحد کے درست  
جانتے ہیں تو اؤسے ہم سوال کرتے ہیں کہ چند بار تم نے ساری عمر میں نذر نیا ز کری ہے کبھی  
اس طعام مخصوص کے سوا اور طعام پر بھی کری ہے آپ اپنے جی میں متصفی کرو لاستفت قلبک  
و لواقناک المفتون اسی طرح محفل مولود شریف کہ احداث اسکا سن چھ سو زمانہ اربل بادشاہین ہوا  
روز بروز اور سہین بدعتیں اس زمانہ تک پڑھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ نماز تارک کا فرہین  
اور ہکا تارک کا فر کہا جاتا ہے اور اس محفل کے کرنیوالے اگرچہ فساق اور کسبیان اور رشو بخشا  
تارک صلوٰۃ ہوں وہ محب رسول ہیں اور مولود کر نیسے سارے حکام دین کے اُنسے مرفوع ہیں  
مثل روافض کے کہ دس روز روٹا پینا کر کا کر لیا پھر کچھ عبادت کی حاجت نہ رہی سلطان بڑا دشمن  
ہو اول ایسی صورت کی بدعت سکھاتا ہے کوئی اسکو جو انجام دے پھر انتہا اسکا کفر ہوتا ہے فرین  
لہم الشیطان اہما لہم جیسے تیمور بادشاہ اول تبرک کر بلا سے لایا تھا اب انتہا پرستی اور  
زنا اور نذر بغیر اللہ ہو گیا اور مولود شریف میں ذکر ولادت اور وفات اور حجرات کا انکار کسیکو  
نہیں عین ایمان ہے مگر جو بدعات ہر زمانہ میں آجنگ پڑھتے جاتے ہیں اسکا ترک واجب ہے  
جیسا کہ ہمارے مرشد پیشوا امام ربانی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ حضرت اگر اس محفل کو  
دیکھتے تو ہرگز راضی نہوتے اتبوقیام وغیرہ اور بدعات زیادہ اس زمانہ میں ہوتے جاتی  
ہیں اگر پہلے سے اسکا رد بوجہ احسن ہوتا تو اس حد کو نہ پہنچے **حشیہ** شاید گرفتار  
چو پرشد نشاید گذشتن پہل۔ اب یہ بلا عالم گیر ہو گئی شیطان بڑا دشمن ہے وہ کہہ چکا ہے  
فما اغویٰنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لاثینہم من بین یدیم ومن خلفہم ومن ایمانہم  
ومن شمانہم ولا تجد اکثرہم شاکرین پس قسم ہے اغواء تیر کی البتہ بیہوشاں گانا واسطے اُنکے راہ  
تیری سید ہی پر پھر آؤنگا اُنکے پاس لگے اُنکے اور پیچھے اُنکے اور داہن اُنکے سے اور بائیں  
اُنکے سے اور نہ پاؤنگا اکثر اُنکے کو ایمان لانے والا اس معلوم ہوا کہ جس راستہ میں آدمی

طبیعت کا لگاؤ دیکھتا ہے رہیں انکو دھوکا دیتا ہے اسکو خبر بھی نہیں ہوتی مثلاً اباراجہ  
تو مسلمان چلے آتے ہیں اور آپ بھی مسلمان کہلاتے ہیں اگر شیطان انکو کہے چلو صاحب ذرا  
جمناجی کو پوچھ آؤ تو شیطان ایسا بیوقوف تو نہیں جو یوں کہے جانتا نہیں کہ جواب دینگے  
کہ ہم مسلمان اور یہ کام ہندو لگا ہے بھلا ہم کیونکر کریں ہاں اس دم میں آجائیکے کہہ کر  
خواجہ خضر کا مالیدہ مانو اور وریا پر بیڑا اُنکے نام کا چہرہ فوراً مان لینکے اور اسکو بُرا بھی نہ کہے  
بلکہ موجب ثواب کا جائیکے علی ہذا القیاس بت کو سجدہ نہ کرینگے تعزیر قبروں کے اگے سر کو دے  
دے مارینگے گنگا جلی لائیکو عیب جائیکے قدم شریف کا پانی تبرک سمجھ کر صراحتاً نہیں لائینگے  
اگرچہ کبھیوں نے زمانہ کی اجرت سے پانی بھر دیا ہو ہر دوار کے تیرتھ کو بُرا جائیکے میدنی  
خواجہ صاحب کی ساتھ سر کے بل چلیں گے مدعا اصلی برآویں جو جو کام اگلی امتوں میں ہوئے  
وہی ان میں بھی ہوتے ہیں ابتدا سورتمیں جو مشرکین عرب نے مکذیب اس قرانکی باہین  
کری ہے ہواسطے حضرت کی تسلی کے واسطے فرمایا وَلَقَدْ اَنْبَاْنَا مُوسٰی الْکِتٰبَ وَاَخْتَلَفْنَا  
فِیْہِ وَلَوْ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّیْكَ لَفَقَضٰی بَیْنَهُمْ وَاَسْتَفْہَمَ  
لَیْسَ مِنْکَ مِنْہٗ مَشْرَبٌ اور البتہ تحقیق دی ہوئے موسیٰ کو کتاب  
پس اختلاف کیا گیا اوسمیں اور اگر نہ ہوتا کلمہ کہ سبقت کیا گیا رب تیرے کی طرف سے البتہ  
فیصلہ کیا جاتا درمیان اُنکے اور البتہ وہ تحقیق بیچ شک کے ہیں اس قران سے ڈگد امین  
ف یعنی اختلاف کیا قوم موسیٰ نے تو ریت میں بیچ تصدیق اور مکذیب کے جیسا کہ عرب  
اختلاف کرتے ہیں اور کلمہ جو سبقت کیا گیا ہے وہ تاخیر حساب اور جزا و سزا ہے مخلوق  
کیواسطے دن قیامت کے نہ دنیا میں وَاِنَّ کُلَّ لَآئِمَّا لَیُّوْۤا فِیْہُمْ رٰسَدًا اَعْمٰلُہُمْ  
اِنَّ رَبَّکَ لَیَّحْکُمُ الْخَیْرَ اَوْ یُخْیِرُہُمْ اَلْبَیْضَ اَوْ یَسْوَدُّہُمْ اَلْاَسْوَدَ اَلْاَسْوَدَ اَلْاَسْوَدَ  
اُنکے کے تحقیق وہ ساتھ اُنکے کھل کرتے ہیں خبردار ہے ف اِن ایک قرآن میں تحقیق کے  
ساتھ ہے اور مازائد ہے اور لام تو طیب ہے قسم کا جو مقدر ہے ایک وانگ کے بدلے ستر  
نازین باجماعت دی جائیگی اور بعض کے اوپر ایسی رحمت ہوگی دلائل مدیون سے بحکم خدا  
راضی ہو جائینگے اور دونو بہشت میں جائینگے شعر گریار کند میل تلمالی محب نیست۔ شاہان  
چہ عجب گریو از نگہ دار۔ فَاَسْتَلْقٰہُمْ کَمَا اَمَرْتُ وَمَنْ لَّا بَ مَعَکَ مَوٰلَا تَطْعَمُوْا  
اِنَّہٗ یَمٰا تَطْعَمُوْنَ بَعْضُہُمْ سِتْمًا کَرَامًا عَلٰی کُلِّ مَعْلُوْمٍ کہ جیسا کہ امر کیا گیا ہے تو اور مضبوط  
رہیں وہ جو ایمان لائے ہیں ساتھ تیرے اور تمنا و فکر و حدود اللہ سے تحقیق وہ ساتھ آپ  
کر عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ف یعنی الاستقامت فوق الکرامت حدیث میں آیا ہے

ان احب الاعمال عند اللہ اور مستحق دوست تراعمال کا نزدیک اللہ کے جو کہ مداومت کے ساتھ ہو وَلَا تَرْكُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِهَا السَّيِّئِينَ اَوْ لَيْسَ لَكُمْ دُونُهَا مُنْقِصُونَ ۝ اور نہ مائل ہو تم طرف اولوں کو گو نکلے جنہوں نے ظلم کیا پس اس کمری تلوگ اور نہیں ہے واسطے تمہاری سوائے اللہ کے کسی مدد کر مینو انوسے پھر نہ مدد کئے جاؤ گے یعنی میدان نکر و طرف گنہگاروں کے اور مداہنت نکر و تاکہ مستحق نار کے ہو جاؤ جاننا چاہئے کہ مداہنت اور خلق میں لوگ تمیز نہیں کرتے مداہنت اُسے کہتے ہیں کہ حقوق الہی سے درگزر کیا جائے قیامت کے میدان میں جب حوض کوثر برداخل ہو گئے یہ لوگ فرشتہ روئیں گے حضرت فرمایا گئے یہ امت میری ہے فرشتے عرض کریں گے آپکو نہیں معلوم جو احد اٹھ کیا ہے انہوں نے بعد آپ کے آپ فرمایا گئے سچھا سچھا فی النار لما داهنوا اہل المعاصی دور کر دو دور کر و طرف اگ کے کیونکہ مداہنت کرے انہوں نے اہل معاصی گھر میں بیوی ما زنیہ و زحور ذرا بھی غصہ نہیں کرتے اگر کھانا وقت پر پکا کر نہ دے مار نیکو طیار ہو جائیں مداہنت کا نام خلق رکھ چھوڑا ہے خلق اُسے کہتے ہیں کہ اپنے حق سے درگزر کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے فرمایا و انک علی خلق عظیم ایک اعرابی آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے کیا ترے باپکا مال ہے اور چادر گاڑ ہے کی حضرت کے گردن مبارک میں ڈالکر کھینچے وہ گردن مبارک کہ نازک تر شاخ گل سے بھی تھے نشان رگڑ لگا پڑ گیا صحابہ کو نہایت غصہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قتل کریں اس منافق کو اپنے فرمایا نہیں مجھ کو کہا ہے تلو تو نہیں کہا جاؤ اسکے اونٹ غلہ سے بھر دو اور دوا دنٹ اور سوا اسکے دینا کہ تم نے سپر غصہ کیا ہے پھر مسکرا کر فرمایا کہ میری گردنیں تیری چادر کا نشان ہو گیا ہے اُسکا قصاص تو میں تم سے لوں گا اعرابی بولا میں بد لا نہیں دوں گا اپنے درگزر کری باوجود ایسے خلق کے حقوق الہی میں یہ حال تھا کہ کیسے کیسے جہاد و قتل کفار کئے کہ ظاہر ہے بیان کی حاجت نہیں وہاں درگزر نہ برابر نہ کرے اب برعکس معاملہ کہ اپنے حق میں تو ایسے جست ہیں کہ گالی کے بدلہ دس گالیان دینگے اور ایک طمانچہ کے بدلے شاید آدھ مو اہی کر دیں اور ایک پیسہ کے بدلے روپیہ لیکر بھی پیچھا چھوڑیں اور حقوق الہی میں یہ شستی ہے کہ کفار و فجار سے میل جول ہم یہاں ہم نوا رہیں اور شادی تہنی میں حصہ بخرائے کبھی چین بچیں بھی نہیں ہوتے حال انکہ حکم ہے کہ ولا تکرہوا الخ اب آگے فرمایا کہ تم نے قرائے حق ہو نیکی بہت دلائل بیان کئے اور کفار کے تیرا کہنا نہیں مانتے تو انکو اب مومنہ نہ لگا اپنے ربکی عبادت میں مصروف ہو دو اَقْبِرُوا لَمْ تُحِیْوْا الشَّاهِدَ وَ تَرَكُوا لِغَايِمٍ مِنَ الْمَيْتِ اِنَّ اَحْسَنَ ذٰلِکُمْ اَلِلسَانُ

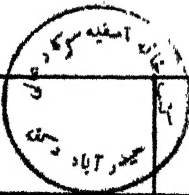




حاصل کرو جنت کا وعدہ نماز کی محافظت کرنیوالوں کو ایسا مگر عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم توضع فیہ حسن وضو وہ تم یقوم فیصلی رکعتین مقبلًا علیہا بقلبہ ووجہہ لا یستوی لہ البختہ رواہ مسلم عقبہ بن عامر سی، روایت ہے کہ باقر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا کرے وضو اپنا پھر کھڑا ہو پس نماز پڑھے دو رکعت توجہ ساتھ ساتھ دونوں رکعتیں ساتھ توجہ دل کے اور مومنہ کے واجب ہوتی ہے اس کے لئے جنت روایت کیا اسکو مسلم نے فہم یعنی جیسی توجہ مومنہ کی قبلہ کی طرف ہے ایسی ہی توجہ دہلی طرف المدینہ کی ہو حدیث میں آیا ہے واعبد ربک کاتک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک عبادت کر رب اپنے کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اسکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اسکو پس تحقیق وہ تجھ کو دیکھتا ہے اور صل شکلات کی واسطے بھی نماز کبریت احمر کا حکم رکھتے ہے فرمایا یا ایہا الذین امنوا تعینوا بالصبر والصلوۃ صبر کو اور نماز کو ایک ایت میں جمع کیا ہے سیدنا بیان بھی فرمایا وَاٰمُرُکُمْ بِاللّٰهِ لَا یُضِیْبُکُمْ اَجْرُ الْحَسَنَاتِ ۱۰ اور ہر کہ اسے محمد بن تحقیق الدین بن خضایج کرتا اجر نیک کاروں کا ف یعنی ایذا و کفار اور تکذیب قرآن پر اور وعدہ کاموں انبیاء سے صبر ہے جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے مغیرہ مصر کو خط لکھا تھا کہ ہم خاندان نبوت اہل بلا اور مصیبت ہیں ایک بیٹے میر کو بھیڑ یا کہا گیا بجائے اس کے تجھ اسکا تھا اُس سے دل بھلاتا تھا تو نے اسکو پکڑ رکھا ہے میں چاہتا ہوں اسکو میرے پاس روانہ کر دے حضرت یوسف کو اپنا حال ظاہر کر نیکا اچھی حکم نہوا تھا اپنے جواب میں لکھا صبر کا اجر والظفر کا ظفر واجب یہ جواب آیا یعقوب علیہ السلام نے سنتے ہی کہا واسد اس کلام بو انبیاء کی آتی ہے حضرت کو بھی اس واسطے صبر کا حکم ہوا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اس پر صبر کرو پہلے بھی اتنی ہی گذرین ہیں کہ کل کے کل ایمان نہیں لائے مگر تھوڑی دلوں کا کہ ان من القرون من قبلكم الوا بقیۃ ینھون عین الفساد فی الارض الا فلیک لا یسئلن اخبیکنا منھم واثبتہم الذین طسوا ام اتروا ذرۃ وکسکنا نوا حجبہ میں پس کیوں نہیں ہوئی ام ماضیہ سے پہلے سے صاحب زمین اور فضل کے کو منع کرتے فساد سے بیچ زمین کے لیکن تھوڑی سی اون لوگوں میں سے کہ تجھ کو دیتے ہو اور پیروی کریں اون لوگوں نے جو ظالم تھے وہ اتر رہے تھے نعمتوں میں اور تھے وہ گنہگار وقت کو لالچنے ہلاکی ہے معنی یہ ہوے کیوں نہیں تھی کہ ی بری کا مونس کل اہل قرآن نے مگر تھوڑوں نے منع کیا من بیانہ سے یعنی وہ وہ ہیں جنکو نجات دی ہننے اور ماسوا قلیل کے اور دن نے ابتاع کیا ظالمون متعین کا امین نسلی ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو

کہ ہدایت پر تھوڑے ہی آدمی ہوتے ہیں پھر اگر یہ خیال ہو کہ ان پر عذاب کیوں نہیں آتا وَمَا  
كَانَ رَجُلٌ يَمْلِكُ الْفَرَى بَطْنًا وَآهْلُهَا مُصِيبًا اَوْ نہیں شان ہے  
رب تیرے کی یہ کہ ہلاک کرے بسنیو نکو ساتھ ظلم کے اس حال میں کہ اہل اُسکے مومن ہوں ف  
آیا ہے کہ جس قریہ میں ایک بھی مومن ہوتا ہے وہ قریہ ہلاک نہیں ہوتا اگر کوئی شبہ کرے  
الہ کو ہدایت پر پیدا کرتا فرمایا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَاحِدَةً اَوْ اگر  
چاہتا رب تیرا البتہ کرتا لوگوں کو اہل دین و احد ف لیکن وہ حکیم ہی کیا اسمین انواع  
انواع کی حکمتیں ہیں کہ ایک کا دوسرے کام پڑتا ہے اور طرح حکم دنیا کا انتظام ہے وَ  
لَا يَزَالُ النَّوْءُ مُتَخَلِّفِينَ اِلَّا مَنْ رَجَعَ رُبُّكَ اور ہمیشہ ہنگے اختلاف کریں  
مگر جن پر رحم کیا رب تیرے نے ف یعنی یہود نصاریٰ مجوس وغیرہ اور جبر یہ قدر یہ وفیض  
وغیرہ کہ صول دین میں مختلف ہیں فرقہ اول تو رسالت کے منکر ہیں اور ثانی اہل سنت کے  
صول جو ضروریات ہیں اُسکے منکر ہیں اور دلائل ان سے اشارہ ہے کہ ہمیشہ قیامت تک  
دین میں اختلاف کرنیوالی پیدا ہونگے جیسا کہ اس زمانہ میں سید احمد خان ہے کہ قرآن کی  
تحریف کری ہے الامن رحم سے اشارہ ہے طرف اہل سنت و الجماعت کی وہ حنفی اور  
شافعی اور حنبلی اور مالکی ہیں اگر کوئی یوں کہے یہ بھی تو مختلف ہیں جواب یہ ہے کہ اُنکے  
صول متقی ہیں اختلاف مسائل فرعیہ اور قیاسیہ میں ہے یہ موجب رحمت کا ہے اختلاف  
العلماء رحمت اگر کسی کو شبہ ہو کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ لوگوں کو امت واحدہ نکلیا کہ مختلف نہوتے  
فرمایا وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَاَسْطٰی سے اختلاف کے پیدا کیا انکو ف یعنی فرقہ ضالک  
تاکہ حقیقت حق کی ظاہر ہو واما تعرف الاشیاء باضدادہا اور دوسری یہ کہ وَتَمَّتْ  
كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا مَنَازِعَ لَهُمْ مِنْ اِحْسَانٍ وَالنَّاسُ اَجْمَعُونَ  
اور تمام ہو چکا کلمہ رب تیرا البتہ بھرنکا دوزخ کو جنات اور انسان سب سے ف  
یعنی روز ازل میں ہم کلمہ چکے ہیں کہ جنات سرکش اور انسان مختلف ہیں فی الاصول سے ہم بھرتے  
وَكُلٌّ اور ہر قصہ ف منصوب ہے ساتھ فعل مابعد کے اور تنوین عوض مضاف الیہ  
کی ہے تقدیر یوں ہوئی نقص کل مایحتاج الیہ نقص علیک مِنْ اَبْنَاءِ الرَّسْلِ بیان  
کرتے ہیں ہم اوپر تیرے خبر رسولوں سے مَا وَهَّيْنَا مِنْ مَّيْذَنٍ مِّنْ اَنْبِیَآءٍ  
رَبِّهِمْ اَوْ اَمْوَالًا فِیْ هٰذِهِ الْحَقِّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٌ لِلْعَالَمِیْنَ  
کہ ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ انہیں ہر ایک کے دل تیر کو اور آیا تیرے پاس بیچ اس اخبار  
یا آیات کے حق اور نصیحت اور پند واسطے مومنین کے ف یعنی تیرے دلوں کو سلی ہو کہ

کہ اگلی ہفتوں نے نافرمانی کری تو متحی عذاب کے ہوئے اور مومن جو خاص کئے گئے ساتھ ذکر کے بسبب نفع کے اور کفار منتفع نہیں ہوتے اور ایمان نہیں لاتے وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ أَعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَاكِفُونَ لَكَ أَنْ تَنْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ اور کہہ انکو جو ایمان نہیں لاتے عمل کرو تم اور اپنی حالت کے یعنی تکذیب اور کفر ہم عمل کرتے ہیں اپنی حالت پر یعنی تصدیق اور توحید اور انتظار کرو تم عذاب کا ہم انتظار کر نیوے ہیں ثواب کا فاعلموا امر ہے تہدید کی واسطے اگر کہیں کہ عذاب کا وعدہ کرتے ہو کب آئیگا تو کہہ دے اُنسے مجکو علم نہیں وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَشْيَاءِ بِرَحْمَةٍ إِلََّا مَرَكَّةٌ ۝ اور واسطے اسد ہی کے ہے غیب آسمانوں اور زمین کا اور طرف اُسکے رجوع ہوتے ہیں کل امور ف و دونوں جار مجرور مقدم فرمائے تاکہ فائدہ تخصیص کا ہو یعنی اسد کے سوانہ تو غیب کا علم ہے کیکو اور نہ معج امور کا ہے کیکی طرف جب مرجع امور کا اُسکی طرف ہو تو مصدقین کو جزا اور اور مکذبین کو سزا دیگا دن قیامت کے اب تو انکی طرف خیال نہ کر فاعلموا کہ وہ تو کل علیک پس اکیلا جان اُسکو اور عبادت کر اُسکی اور بھروسہ کر اوپر ف یعنی وہ کفایت کریگا مجکو کفار کی سرکشی سے جس حالت میں کہ اُسکے نزدیک غیب اور شہود برابر ہے اور نامی اور حال اور استقبال کا کل علم تو و مآربک بغا ذیل عملاً تعلمون اور نہیں ہو رہا غافل اوس سے کہ کرتے ہو تم یا یہ کفار ف ایک قرآن میں یا تے تخانی ہے یعنی تمہارے نیکوں اور توحید اور تصدیق کو بھی جانتا ہے اور کفار کے بدیوں اور شرک اور تکذیب کو بھی جانتا ہے پس سب بد لادی جائیگے واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



## قطعة تاریخ از طبع مولف

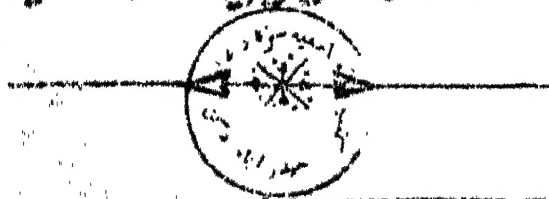
ہوں مستفید اس سے لکھ خاص اور علوم  
ہاتف نے یوں کہا کہ چھپی منظر علوم  
۱۰

ہے یہ کتاب بسکہ عجیب جامع علوم  
اغلاط کا جدا کیا سر اس سے یک قلم

اس طبع کی بلا اجازت کوئی شخص نہ چھاپے

## صورتہ مکتبہ الفقیر مقظا علی التفسیر الجامع للنیر الکثیر

الحمد لله والصلاة على نبيه ابا بعد يقول العبد الفقير محمد حسين عفا الله عنه  
 کہ میں نے اس تفسیر جامع نیر کثیر سنی بظہر علوم مولفہ جامع معقول و منقول  
 تائب رسول حبی فی الدمولانا ابو احمد مولوی محمد سیدار خان صاحب اودھ  
 الدالمتان کونج اکثر مقامات سے دیکھا سب مضامین برکات آگین اسکے  
 مطابق کتاب و سنت کے متمم حجت دین و ملت کے پائے والدیہ  
 امراض شرک و بدعت کی شفا ہے اور دروہ مصیبت اور بیماری نفس  
 امارہ کی دوا ہے بہت سے ضروریات دینی کے حامل سب ہر خاص و  
 عام کا مدعا میں نے اس سے حاصل ہے قبل الدرنہ و جل سببہ مشکور اللہ کان  
 حسیما و غفورا حق سبحانہ و تعالیٰ تاقیامت اسکو انکی باقیات صدائے  
 رکھے اور جملہ مومنین و مومنات کو اس سے نفع داریں بخشے اور حضرت موت  
 اوانہ الدتعالیٰ کو مصداق الدال علی النہر کفائد فرمائے آمین یا رب العالمین



# مسائل زبان اردو موجودہ کجنامہ تجارتی مطبعہ بنگالی دہلی

نقص

<p>فہرست جلدی</p>	<p>تفسیر سورہ بروج اردو تفسیر زاد الآخرة اردو منظوم</p>	<p>تفسیر ابن کثیر در حاشیہ زہدہ قلوب۔ مزارہ المکرم</p>	<p>تحریم النساء راہ جنت کشتہ</p>
<p>تفسیر غزالی اردو پارہ تہذیب قطع کلان نظامی صحیح</p>	<p>ہر جہاں جلد تفسیر رونی اردو از مولانا</p>	<p>تفسیر فتح المکرم ترجمہ تفسیر خلاصۃ التفاسیر اردو</p>	<p>گلزار جنت بنگالی تبلیغ الغافلین اردو</p>
<p>ایضاً پارہ پنجم دہلی در حاشیہ تفسیر فاتحہ اردو</p>	<p>روشن احمد صاحب مطبعہ دہلی در حاشیہ تفسیر انفا الاعمال بالنیات</p>	<p>یہ تاور تفسیر اردو زبان مختصر کتابوں کے حوالے سے کبھی</p>	<p>تحفۃ الزوجین ستہ ضروریہ و شیشیہ</p>
<p>تفسیر مراد بیہ اردو پارہ نم تفسیر سورہ فاتحہ اردو</p>	<p>الموسوم حسن الاعمال بنگالی جمال النساء المعروف بکرم</p>	<p>کئی ہے قیمت فی جلد مختصر تفسیر موضح القرآن کامل</p>	<p>مالابہ اردو زاد المعاد در بیان کائنات</p>
<p>تفسیر سورہ یوسف منظوم تفسیر ترجمہ جلال افغانی اردو</p>	<p>تفسیر آریہ لہد خلقنا الانسان فی حسن تقویم</p>	<p>در ہفت جلد از شاہ عبدالرحیم تفسیر حقانی زبان اردو</p>	<p>از مولانا قطب العین خان رح رائد و نکی شادی</p>
<p>حفسہ اول سورہ بقرہ حفسہ دوم آل عمران کے آخر تک</p>	<p>تفسیر خلیل علی پارہ الم ایضاً پارہ پنجم زبان اردو</p>	<p>مطبوعہ مطبعہ بنگالی یہ تاور تفسیر سلسلہ دومین ساتھ</p>	<p>تحفہ جمالیہ رائد و نکی شادی رسالہ کلمات کفر</p>
<p>حفسہ سوم مائدہ سے انعام کے آخر تک حفسہ چہارم انعام سے بقرہ کے آخر تک</p>	<p>جواہر التفاسیر اردو مطبوعہ لکھنؤ تین پاروں</p>	<p>جلد میں تمام ہوگی اسکی پانچ جلد میں طبع ہو چکے ہیں تین چکی</p>	<p>بد النکاح مسائل و نکتہ ہلال فضائل شہور الصیام</p>
<p>حفسہ ششم تفسیر عم و تبارک تفسیر قادری ترجمہ اردو</p>	<p>ادبیرہ سورتوں کی تفسیر ہے جو کتب مجترہ اور تفاسیر</p>	<p>فردخت جاری ہے اور چھٹی جلد قریب اختتام ہے</p>	<p>ہشت کا دروازہ اسین رمضان کے مسائل عین</p>
<p>تفسیر حبیبی کشوری کا فہرست جلد تفسیر سورہ تحریم منظوم اردو</p>	<p>متعدد سے اقتباس کیا ہے پارہ الم سورہ یوسف سورہ بقرہ</p>	<p>کتاب مسائل فقہیہ اردو راہ نجات بنگالی صحیح و مختصر</p>	<p>ترغیب السجاۃ رسالہ متر عورت بنگالی</p>
<p>تفسیر کریم در حاشیہ شیخوں کی از مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رح</p>	<p>سورہ فتح سورہ فتح سورہ فتح سورہ فتح سورہ فتح سورہ فتح</p>	<p>حقیقۃ الصلوۃ مع ساری شرع صحیحی منظوم</p>	<p>خیر الکلام فی بناء اللہ تعالیٰ مسئلہ الاحکامی مسائل اللہ تعالیٰ</p>
<p>تفسیر سورہ ہود از مولانا سید ارخان صاحب دہلی</p>	<p>سورہ بقرہ سورہ بقرہ سورہ بقرہ پارہ تبارک حکم</p>	<p>رسالہ حقیقۃ اردو بنگالی فلاح دارین اردو</p>	<p>واقعہ الوساوین بنگالی تحقیق الحق صدیقی</p>
<p>تفسیر سورہ نوح اردو</p>	<p>تفسیر سورہ الفجر منظوم</p>	<p>احکام العیدین اردو</p>	<p>تسلک العشر</p>

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
زبدۃ الناسک کلام مخفی	تمیز الکلام نظامی	شریعت کا کوڑا	نسائی شریف اردو
از مولوی شید احمد خان گنگوہی	حسن المسائل ترجمہ اردو	تعلیم طفلان در قرأت	ابوداؤد مترجم اردو
سعادت ایزن بدعت علی	کنز الدقائق	تعلیم النساء فی شروط الایمان	اکابر امام محمد ترجمہ اردو
سعادت ایزن نظامی	نافعہ خریداران مجتہبی	قواعد التوبہ	ترمذی شریف مترجم اردو
زاوہ سبیل فی ارغلیل اردو	غایۃ الاوطار ترجمہ اردو	مجموعہ قرأت شانزدہ رسائل	مظاہر حق ترجمہ اردو
صبح کا ستارہ مجتہب	در مختار - کشوری	رفیق الصالحین	از نوادہ قطب الدین غانصا
قیامت نامہ شمس ثانیہ	بہار المسلم	تبصرۃ الجمعہ	طریقہ النجاة فی ترجمہ صحاح
ہادی الناظرین ترجمہ	تطہیر الاموال	خلاصۃ المسائل	سلیحہ مشکوٰۃ بزبان اردو
آداب الصائمین - فاروقی	فتاویٰ میلاد	تیسیر الصلوٰۃ	حاصل - دوم - حضور
الشمس اللامعہ کرامت	رسالہ حقہ	چشمہ فیض	حقیقہ نامہ ابن حصون - منجم
جہاننامہ از مولوی شید احمد خان	سجرات المؤمنین مجتہبی	مسائل آب مصر	حدیث مشکوٰۃ کی عام فہم اردو
کنز المصلی	ترکیب الصلوٰۃ مجتہبی	حسین الحقیقہ و ارشاد الی اللہ	ترجمہ بوکر طبع کی کئی زبانیں
فتاویٰ مالگیری اردو	فتاویٰ احتیاط الظہر	کتب حدیث بزبان اردو	مشارق الانوار اردو
خطبہ حجہ منظوم	فتاویٰ بے نظیر	چہل حدیث مترجم اردو	سلیقہ ترجمہ دارالافتاء - اہلسن
زجر شبان غیت کیا بیان	غذیۃ الطالبین ترجمہ اردو	تفسیر شرح چہل حدیث منظوم	ہندوب و اخلاق کی تمام فہم
از مولوی علی علی رحیم	مفتاح النجۃ محشی مجتہبی	از مولوی ادا علی الشک مجتہبی	جمع کی بین -
سعدۃ المصلح از مولوی علی علی رحیم	رسالہ علماء الصلوٰۃ	بلوغ المرام مترجم اردو	بہار خلد - شرح شامل مسئلہ
کفایت المصلی از عبد اللہ	آب حیات نظامی	فیض الباری اردو ترجمہ	ریاض الجنان بدین ترجمہ اردو
دیوبندی منظوم	مجموعہ مستقفا و رباب	سیرت بخاری مطبوعہ لاہور پارہ اول	ریاض الصالحین از امام نووی
مجموعہ تسع رسائل	اثبات بست رکعت حرافی	ایضاً پارہ دوم	تحفۃ الانبیاء از عبد اللہ
رفاء المسلمین ترجمہ مسلمان	عدم جواز موالت با غیر اہل اسلام	ایضاً پارہ سوم	مجالس الابراہیم ترجمہ اردو
از مولانا شاہ احمد علی شاہ	عدم جواز اولیٰ سہرام	ایضاً پارہ چہارم	کشتی المعطر از عبد اللہ
ضروری مسائل حالت موتی	جواز نماز جمعہ در بلاد ہند	ایضاً پارہ پنجم	
تاوقات جو کچھ کرنا چاہئے	رسالہ مانعۃ الزنا	ایضاً پارہ ششم	
سب کچھ ہے - مجتہبی	اثبات السہو	ایضاً پارہ ہفتم	
خلاصۃ الفقہ	تعلیم النساء	سلم شریف مترجم اردو	